كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ٥

الحمد للہ الغنی کہ نسخہ

غنچۂ راگ

۱۲۷۹ھ

بنام تاریخی علم وفن موسیقی مین مولفہ جناب مستطاب نظام الدولہ نواب حاجی محمد مردانعلیخان بہادر مغفور رئیس مرادآباد بعد نظر ثانی حضرت مغفور

بوقت طبع باردوم

فی الحال

بطریق یادگار مغفور بار چہارم

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ مین چھپکر شایع ہوا

ماہ جون سنہ ۱۹۱۱ء

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم وفن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جس کی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے ملاحظہ ومعائنہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی از ان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے بین صفحہ جو سادہ ہین اُنمین بعض کتب علم موسیقی ونایاب زمانہ اُردو وغیرہ کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب علم موسیقی اُردو

نغمۂ دلربا - حصۂ اول اُردو نظم از منشی جگناتھ سہائے
ایضاً - حصۂ دوم -
قانون ستار - مع نقشہ ٹھاٹھ ستار ہر راگ کے مرتبۂ سید صفدر حسین خان -
نغمۂ جانفزا - معروف بہ تحفۂ بے بہا -
تسہیل الستار - از مرزا رحیم بیگ

مجموعات نایاب زمانہ

عجائب المخلوقات - ... با تصویر واشکال رنگین کار مختلف یہ نادر ذخیرہ قابل دید ہے -
ایضاً بمراتب بالا بغیر رنگ
ترجمۂ مطلع العلوم ومجمع الفنون مترجمۂ منشی زین العابدین خان صاحب -
باغ اعجاز جواہر - از منشی جواہر لال صاحب
مطلع العجائب - با تصویر رنگین -
ایضاً - بغیر رنگ -
سلک مسلسل -

برآرندۂ حاجات مصنفۂ منشی اقبال صاحب

حرز سلیمانی - از خواجہ محمد اشرف علی -
عقد ثریا - در بیان فال تعویذ ونسخہ جات مجرب
طلسم عجائب - مع تصاویر از معین الحق علی
کلید سخن - یعنی شرح انٹرنس کورس -
معلم السیاست - مترجمۂ مولوی الٰہی بخش صاحب
دائرۂ علم - حصۂ اول - چند معلومات عین
رد الاباطیل - خیالات شگون وغیرہ کی اصلاح
کلام الملوک ملوک الکلام - ترجمہ ارشادات حضور لارڈ ڈفرن بہادر -
رسالہ معلم العمل - مولوی محمد عبد الحی صاحب
عقل وشعور -
مکتوبات لارڈ ڈفرن - از پنڈت رتن ناتھ
نافع خلائق - از محمد زردار خان جاگیردار
اندر جال - اُردو وناگری -
طلسم فرنگ - یعنی مسمریزم وعمل مقناطیسی کا بیان -
تاثیر الانظار - خلاصۂ طلسم فرنگ -

كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ

الحمد للہ الغنی کہ نسخہ

غنچۂ راگ

۱۲۷۹ھ

تمام تاریخی علم و فن موسیقی میں مولفہ جناب مستطاب نظام الدولہ نواب حاجی

محمد مردان علیخان بہادر مغفور رئیس مراد آباد بعد نظر ثانی حضرت مغفور

بوقت طبع بار دوم

فی الحال

بطریق یادگار مغفور بار چہارم

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں چھپکر شایع ہوا

ماہ نومبر ۱۸۹۶ء

تقریظ طبع غنچۂ راگ
منجانب مطبع ہنگام اختتام تصنیف و آغاز طبع

یہ عمدہ اور معتبر کتاب علم و فن موسیقی ہند مین منجملہ تالیفات جناب نظام الدولہ نواب
محمد مردان علی خان بہادر مغفور کے ہے آپ کی طبیعت علم دوست اور تحقیق پسند
واقع ہوئی تھی چنانچہ ہزارون روپیہ انعام اپنے ملک پنجاب اور ممالک مغربی و شمالی و راجستان کے
مدرسون مین دیا اور اکثر سوسایٹی اور مدرسون مین کتب سے امداد کی اور ہمیشہ بعد فراغ امور
منصبی کے سیر و مطالعہ کتب مین صرف اوقات کی چونکہ طبیعت مین جودت اور تلاش اور
تحقیق تھی اسلیے اکثر مفید باتات و ادویات و معدنیات آپ نے اپنی تحقیقات اور تلاش اور
تجربے سے نکالین اور اکثر نادر کتب ہر علم و فن علم دوستی سے تلاش کرکے بہم پہونچائین اور وہ
واسطے فوائد عام کے اس مطبع کو عطا کین جو طبع و مشتہر ہوئین اور خود بھی علم جفر و علم مسمریزم
و علم کیمیا اور تواریخ مین کئی کتابین تالیف فرمائین اور فن شاعری مین بھی آپکا کلیات طبع ہوا چونکہ علم
موسیقی ہند ملک ہند سے گمنام ہوچلا تھا اور اس فن کی کوئی مبسوط و جامع کتاب باسانی میسر نہ تھی
اسلیے آپ نے اسطرف بھی توجہ کی اور یہ کتاب عام فہم اردو مین اسلیے تالیف کی کہ ہند کے
اس علم و فن مشہور کا نام و نشان باقی رہے۔ گویا اس علم کو پھر زندہ جاوید کردیا ابتدائی زمانہ
فرصت مین آپ نے اسکی واجبی تحقیقات کی اور اسکے اصول و فروع پر مطلع ہوکر مشکل مطالب
نہایت سہل کرکے لکھدیے جس سے یہ کتاب عام فہم ہوگئی جس شائق کو کچھ بھی استعداد ہوگی
وہ اس کتاب سے سب علمی مطالب باسانی سمجھ لیگا اور جو جو ابتری پائی گئی یا بیان خلاف
قیاس تھا یا فن موسیقی مین مشکلات اور نقص اصلاح طلب تھے انکو بنام مؤلف صاف صاف
بیان کردیا ہے امید ہے کہ اگر انپر غور اور عمل ہو تو نقص موجودہ اصلاح پذیر ہوجاوین اور یہ
قدیم علم و فن ہند جو دنیا مین لاثانی ہے از سر نو تازہ دم ہوکر قیامت تک یادگار باقی رہے
اور اہل ہند اس سے لطف اٹھائین اور مغالطون سے نجات پائین باوجودیکہ آپ نے
اسکی تحقیقات مین صرف توجہ کی اور کاملین فن کو شش مین کار اور گویون کے جو اکثر حصص

ہند مین نامی گرامی اور استاد مسلم الثبوت تھے سنا اور تحقیقات کماحقہ کی۔ اور جو دقت نظر اور
سماعت سے اِسکے اصول علمی ذہن نشین کیے اور جو عمل طلب یا اہل طلب تھے اُنکو بذریعہ ستار کے
ثابت کرکے تسکین خاطر حاصل کی مگر بسبب حفظ اوقات عزیز کے یون کبھی برسون نہ سنا حالانکہ
زمانہ اقتدار منصبی مین ریاستون سے آپکو تعلق رہا جہان اِسکے اسباب بکثرت موجود ہین
اور مروج ہی مگر آپ نفور رہے اور علاوہ حفظ اوقات کے یہ معمولی بات ہی کہ جو شخص راگ
شناس اور اصول علمی سے واقف ہو جاتا ہی پھر اُسکو بجز اُستاد کامل ہین کارہ اور گویون
کے دوسرے درجہ کے گویون کا گانا پسند نہین آتا بلکہ ناگوار ہوتا ہی۔ اور چونکہ آپ کی
طبیعت حکیمانہ تھی اِسلیے ابتدا سے امورات منصبی مین صرف اوقات عزیز کے پابند
رہے اور ایسے اشغال فضول مخرب اوقات سے ہمیشہ نفور رہے۔

جو مختصر سوانح عمری آپ کا کلیات نظام مین لکھا ہی اُس سے واضح ہی کہ آپ ایک صاحب
اوقات اور باخدا اور پاک باطن تھے اور طمع اور حب دنیا سے وارستہ اور برکات او(ر)
نسبت باطنی سے جو فضائل خدا داد آپ کو حاصل تھے وہ آپ کے کمال باطنی پر دلیل
روشن ہین اور باایہمہ منکسر مزاج خلیق بامروت جہان آشنا ہر دل عزیز اور انتظام
ملکی و مالی مین یکتا اور حیز طبیعت اور جفاکشی مین فرد۔ اور باایہمہ علوے منصب کبر و نخوت
سے پاک۔ غرض ایسے جامع الصفات صاحب عقل سلیم و تجربہ کار و باوضع متقنات زمانہ سے
ہوتے ہین۔ چونکہ یہ نسخہ آپ کا ایک یادگار تھا اور بخلاف مطبوعہ سابق کے بعد مدت وائکے
نظرثانی مین جسقدر صحت کامل اسکی کی گئی تھی اور سوا اسکے یہ کتاب ایک قدیم علم و فن ہند کی تھی
اور واسطے محققین اور شائقین کے بس کارآمد اِسلیے ہمنے باجازت حضرت مغفور اُسکو تین مرتبہ طبع
کیا تھا چونکہ بوفور خواہش خریداران کل جلدین فروخت ہوگئین لہذا بار چہارم اسی نسخہ نظر
ثانی کردہ حضرت مغفور سے من و عن نقل ہو کر طبع رابع کی نوبت آئی امید ہی کہ یہ کتاب ہر دل عزیز
عام پسند ہو اور واسطے شائقین کے سودمند ہو ع غرض نقشی است کز ما یاد ماند۔

علاوہ علوم مروجہ کے ہند کے اور علوم غریبہ اور اُنکی کتب عجیبہ بھی زبان سنسکرت مین باوجود
بیقدری علوم موصوف اور کم توجہی اہل ہند کے کہین کہین پائی جاتی ہین کاشش اگر

ایسے ہی اور علم دوست لوگ بھی توجہ دلی ہمہ دل فرمائین اور علوم عجیبہ ہند کے ہندی اور
سنسکرت کو اُسی زبان مین اور واسطے فوائد عام کے اُردو زبان عام فہم مین تالیف فرماکر
طبع کرائین تو جو علم ہند ملک ہند سے ناپیدا ہو چلے ہین اور اُنکی کتب بھی کمیاب ہین وہ
باقی رہین اور تمام اہل ہند اُنسے فائدہ تام حاصل فرمائین ورنہ جن مالکان کتب نے
ایسی نایاب کتب شہرت سے محروم کرکے بقول سعدی ع برلے نہادن چہ سنگ و چہ زر
چھپاکر رکھی ہین نہ اُنسے اُنکا نام ہے نہ آیندہ اُنکا نشان ایک دن وہ بھی غذاے کرم ہوکر
ملک سے ناپید ہو جاوینگی اور جن طباع اور علم دوست صاحبان تصنیف و تالیف کو ایسی
کتب کے موجود ہونے سے فی زماننا موقع تالیف و ترجمہ اور ناموری کا میسر و
ممکن ہے وہ بھی اس وقت کو ہاتھ سے کھو کر کفِ افسوس ملینگے۔ در خانہ اگر کس است
یک حرف بس است فقط

شبیہ نوائین نامدار

نظام الدولہ منتظم الملک نواب حاجی محمد مردان علی خان بہادر مغفور

رئیس مرادآباد



بقلم اکبر —۲۴۸—

كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ

الحمد لله الغنی کہ نسخہ

غنچہ راگ

۱۲۷۹ھ

بنام تاریخی علم وفن موسیقی مین مولفہ جناب مستطاب نظام الدولہ نواب حاجی

محمد مردانعلیخان بہادر مغفور رئیس مراد آباد وبعد نظر ثانی حضرت مغفور

بوقت طبع بار دوم

فی الحال

بطرز یادگار مغفور بار چہارم

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ مین چھپکر شایع ہوا

ماہ جنوری ۱۸۹۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر سر مین نہان ہی سرِ حمدِ ستار ہر بانگ مین ہی نعتِ رسولِ مختار
ہر نغمہ مین ہی مناقبِ آلِ نبی ہر صوت مین ہی صفاتِ اصحابِ کبار

بعد حمد و نعت کے واضح ہو کہ علم موسیقی منجملہ اور علوم معقول کے مدت دراز سے رائج ہی اور ہر ملک اور ہر قوم مین جیسی بولی اور وضع دیس دیس کی علحدہ ہی علی ہذا یہ بھی باوضاع مختلف مروج ہی مگر ہین ہندوستان سے بہتر نہین ہی یہان کے امرا اور فقرا اُسکو عبادت جان کر برتتے رہے — ہند مین روز بروز اِس علم نے ترقی اور رونق پائی اور یہان تک بسیط اور مشکل ہو گیا کہ اب اُسکے صاحب کمال بھی کمیاب ہین بسبب ترک رواج کے شرفا سے اور شایع ہونے اُسکے اقوام رذیل مین معیوب اور ذلیل ہو کر اصول علمی بھی مفقود ہو گئے حتی کہ عند التحقیق بجز اِسکے کہ طالب کو یہ عام گویئے خود غلط مغالطہ مین ڈالدین تشفی نہین ہوتی اسلیے مولف نے یہ انتخاب مختصر تیار کیا تاکہ شایقین اُس سے بہرہ اندوز مدعا ہون نام تاریخی اسکا غنچۂ راگ ہی قطع نظر اسکے کہ یہ علم جزو علم مجلس کا ہی اور واسطے خاصان خدا اور حضرت صوفیۂ باصفا کے گویا غذاے روح کہ اُنکو قبض سے مقام بسط مین لاتا ہی اور واسطے تصفیہ

باطن اور ترقی ذوق وشوق الی اللہ کے اکسیر ہی نسبت حلت و حرمت اُسکے اختلاف ہی
مگر وہ مزامیر قطعی حرام ہین جو ممنوع ہون۔

شروع کتاب

واضح ہو کہ اس کتاب کی تین فصل اور اکیس مقام ہین

فصل اول سُر۔ اسمین سُر اور اُسکے اقسام کا بیان ہی اور اُسکے سات مقام ہین۔

مقام اول۔ وصف اور تعداد سُر کے بیان مین۔

مقام دوم۔ مخارج سُر کے بیان مین یعنی سُر کہان سے پیدا ہوئے ہین۔

مقام سوم۔ بادی وغیرہ اقسام سُر کے بیان مین۔

مقام چہارم۔ سکاری وتیور و کومل وغیرہ سُرون کے بیان مین۔

مقام پنجم۔ تین گرامون کے بیان مین۔

مقام ششم۔ سُرون کے سُرت کے بیان مین۔

مقام ہفتم۔ مورچھنا اور کلا کے بیان مین۔

فصل دوم راگ۔ اسمین کل راگ اور راگنی اور اُنکے اقسام اور ترتیب کا بیان ہی
اور اُسکے آٹھ مقام ہین۔

مقام اول۔ تقسیم اور تعداد راگ و راگنی کے بیان مین۔

مقام دوم۔ بیان فصل او موسم اور رُت مین جو ہر ایک راگ کے واسطے مقرر ہی۔

مقام سوم۔ پتر بھارجا اور راگنی ہاے راگ کے بیان مین۔

مقام چہارم۔ مقام فارس یعنے فارس کے راگ کے بیان مین۔

مقام پنجم۔ تال کے بیان مین۔

مقام ششم۔ النکار کے مین۔

مقام ہفتم۔ حروف آکلاپ کے بیان مین مع علامت سُر و سپتک کے۔

مقام ہشتم۔ وصف حروف تان کے بیان مین

فصل سوم۔ تال کے بیان مین اور اُسکے چھ مقام ہین۔

مقام اوّل ـ ماترہ کے بیان مین ـ

مقام دوّم ـ تال کے بیان مین ـ

مقام سوّم ـ لَے کے بیان مین ـ

مقام چہارم ـ ساز اور اُسکے اقسام کے بیان مین ـ

مقام پنجم ـ تال اور اسکے اقسام اور بول کے بیان مین ـ

مقام ششم ـ رقص کے بیان مین ـ

خاتمہ ـ قواعد ستار وغیرہ و راے مولف نسبت علم و فن موسیقی ہند و حالت موجودہ آن ـ

فصل اول سُر کے بیان مین اور اسکے سات مقام ہین مقام اول سُر کے بیان مین

واضح ہو کہ مدار گانے راگ و راگنی کا سات سُر پر ہی جیسے بقاء وجود ہر بشر کا چار عناصر پر آدر سُر اُس آواز در انسے مراد ہی جو منھ سے سر بستہ نکلے اور محض آواز سامع کو حظ بخشنے گو کسی درجہ پر ہو یعنی خواہ بلند یا پست مگر قوت قوی اور نغمہ شناسی اور ضبط نفس درکار ہی اور درجے سُر کے سات ہین ـ کھرج ـ رکھب ـ گندھار ـ مدھم ـ پنچم ـ دھیوت ـ نکھاد ـ کھرج کو اسلیے شڈج کہتے ہین کہ وہ سُر اول ہی بلکہ سُر ہفتگانہ کا منبع اور مرجع ہی کہ اُسی سے سُر شروع اور پھر اُسی پر سُر تمام ہوتا ہی واضح ہو کہ سُر کھرج سال بھر اور دوازدہ ماہ تک کام مین آتا ہی اور باقی چھ سُر با یام موسم معین یعنے دو دو سُر کے واسطے چار چار ماہ کی فصل معین ہی مثلاً رکھب و گندھار موسم گرما یعنے تابستان مین ـ مدھم و پنچم موسم برشکال یعنے برسات مین دھیوت و نکھاد موسم زمستان یعنے سرما مین ـ کھرج وہ سُر ہی جو سب چیزون سے پست ہو اور رکھب وہ جو اُس سے ایک درجہ معینہ بلند ہو علی ہذا تا سُر نکھاد اور نکھاد وہ جو چھ سُرون سے بمقدار معین بلند ہو مقدار بلندی ہر سُر کی مقام سُرت مین ہی اور سُر نکھاد کو سُر مہاوت خالی بھی اسلیے کہتے ہین کہ مخرج اُسکا فیل ہی ذکر اُسکا مخارج سُر مین آویگا اور واسطے اختصار کے مجموعہ ان سب سُرون کا سرگم پدھنی اور سرگم پدھتی مقرر ہی یعنی ہر سُر کا حرف اول سَ اور رکھب کا رَ گندھار کا گَ مدھم کا مَ پنچم کا پَ دھیوت کا دَ یا وہ واسطے مدموت کے دَہ اسواسطے کہ حرف دھ اور ہ شامل نہو تو سُر کی آلاپ مین سکتہ

اور ثقالت پڑتی ہی ہندی مین دھ ایک حرف یعنی ہ ساتھ د کے کا بجز وہی اور نکھاد کا ن ہے
ی یعنی فی بغرض ء صوت کے یہان بھی حرف ی زیادہ کرتے ہین ۔

حروف سرگم بشکل									
	حروف ابجد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	سر	کھرج	رکھب	گندھار	مدھم	پنچم	دھیوت	نکھاد	[illegible]
	۔۰	۱	۲	۳	٤	۵	۶	۸	

غرض یہ سپتک مجموعہ ساتون سُر کا اسلیے بنایا گیا ہی کہ آسانی سے ہر راگ راگنی کو اُسی کے
سرون مین جو سُر ہون آلاپ سکین اور یاد رہے کہ اس راگ راگنی کے یہ یہ سُر مین ملو رنگ
راگنی کی صورت سرون کی صحت کے ساتھ قائم رہنے یہ بات اسی سپتک مین ہی ورنہ اور
کسی گیت مین ممکن نہین ہی مگر اُسوقت کہ راگ راگنی کی شکل ذہن مین محفوظ ہو ۔ اور لازم ہی
کہ جس ترکیب اور ترتیب سے سُر گم مین سُر ہون اسی ترکیب سے گائے جائین اور یہی
مقصد ہر ایک سپتک کا ہی مگر سُر گم یون آلاپین کہ حرف سرگم اپنے سُر مین آلاپا جاوے مثلاً
س کھرج رہے رکھب ہو جاوے م مدھم رہے علی ہذا ۔
جاننا چاہیے کہ اگر سُر یعنی کھرج سے نکھاد تک بطور عروج کے سیر اور آلاپ کرین جیسے سرگم
پدھنی تو اُسکو اصطلاح موسیقی مین ارُدہی اور اگر بالعکس اُسکے نزول کرین مثلاً نی دہ پمگرس تو
اُسکو باضافہ حرف الف کے آرُوہی کہتے ہین اور مجموعہ ہر ہفت سُر کو سپتک اور سب تین سپتک
ہین یعنے تین گرام مین ایک ایک گرام کی ایک سپتک ہی ۔ ذکر گرامون کا اُسکے مقام مین
آویگا ۔ الغرض ادنی اعلی اوسط تین درجے آواز کے قایم کرکے فی درجہ سات سات سُر
قرار دیے ہین اسلیے سب تین سپتک حاصل ہوتے ہین اول سپتک کو مندر دوسری
سپتک کو مدھ مدھیا صرف مدھ تیسری کو تار کہتے ہین حسب ترتیب اُنکے مخارج
بھی علیحدہ علیحدہ مقرر ہین اول سپتک کا مخرج ناف ہی دوسرے کا گلو تیسرے
کا تارک سر یعنے دماغ اور دوسرے سپتک کے سر کھرج کو ٹیپ کہتے ہین ٹیپ

سُر یعنی کھرج کے المضاعف اور دوچند کرنے سے مراد ہی جاننا چاہیے کہ سُر اور سُرت جسکا ذکر آگے آیگا شی واحد ہین صرف باہم ان دونون کے فرق اعتباری ہی جیسے مخرج سُر کھرج کا زیر ناف رکھب کا ناف گندھار کا قعر معدہ مدھم کا معدہ پنچم کا قلب دھیوت کا حنجر نکھاد کا دماغ ہی پس جو سُر کہ اپنے اصل مخرج سے نکلے وہ سُر ہی اور جو اُسکے درمیان یا حوالی سے نکلے وہ سُرت ہی یا کلا مگر یہ نہین ہی اور اگر سُر اپنے مخرج سے بقدر ایک ماترے کے نکلے یعنی بمقدار لکت دگر کہ اس علم کی اصطلاح مین یہ ایک ایک لفظ بجاے ایک ایک ماترے کے مقرر ہی مثلاً (آ) خواہ بالضم ہو خواہ بالفتحہ خواہ بالکسر یعنے آیا آیا اِ بلا مد کے تو وہ سُر اور اگر اس سے بڑھے یعنے اا تو وہ درجات سُر کے شمار ہون گے مثال سُر اور سُرت کے مانند دریا اور موج کے ہی دونون ایک چیز ہین فرق صرف فرضی اور اعتباری ہی اور سلیے تفریق اُسکی خوب دریافت ہوتی ہی غرض سُر وہ ہی کہ جو روشن اور آشکارا ہو اور سُرت بخلاف اسکے مخفی و پوشیدہ ہو اور ایک حساب سے سُر ایک کم پچاس ہین مگر گلو مین اسقدر طاقت نہین البتہ سارنگی یا کسی اور ساز سے اُن سب کا نکلنا ممکن ہی اور نقشہ سے بھی بخوبی ذہن نشین ہوگا یعنی اول سات سُر قایم کرین پھر اُن سُر ہفتگانہ کی رکھب کو کھرج قرار دیکر اسکے حساب سے سات سُر اسی طرح سینک اول کے نکھاد کو کھرج قرار دیکر سات سُر قائم کرین گویا سات کو سات مین ضرب دین تو ۴۹ سُر حاصل ہوتے ہین۔

سُر ہفتگانہ

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷							
س	ر	گ	م	پ	دھ	ن	۱						
	س	ر	گ	م	پ	دھ	ن	۲					
		س	ر	گ	م	پ	دھ	ن	۳				
			س	ر	گ	م	پ	دھ	ن	۴			
				س	ر	گ	م	پ	دھ	ن	۵		
					س	ر	گ	م	پ	دھ	ن	۶	
						س	ر	گ	م	پ	دھ	ن	۷

مقام دوم مخارج سُر کے بیان مین

واضح ہو کہ متقدمین و حکماء سلف سے بعض نے مخارج سُرہاے ہفتگانہ مذکورہ کو ہفت فلک بقید سبعہ سیارہ کے قرار دیا ہی اور بعض نے جانور یعنی آواز کسی سُر کی مثل فلانے جانور کے ہی مگر اُسمین اختلاف ہی اور ہر ایک سُر کی تاثیر اور مزاج بھی مقرر کیا ہی اور بعض نے سات سوراخ منقار ققنس کو لکھا ہی مگر بے اصل ہی و نزد بعض موجد اسکا حکیم فیثاغورس شاگرد حضرت سلیمانؑ ہی نزد بعض حضرت آدمؑ نے بیان شہادت حضرت ہابیل مین جو شہید ہوئے اور حضرت یعقوبؑ نے فراق حضرت یوسف مین بین اور مضامین حالیہ بالحان درد انگیز ادا کیے مگر کتب معتبر مین اسکا ذکر نہین مگر زبور داؤد علیہ السلام مین اکثر گانے اور ساز کا ذکر ہی آنکو قریب اڑہائی ہزار سال کے گذرے جیسے ملک شام مین عبادت نغمہ مین بین رائج ہی اور ہنوز امت موسیٰؑ و عیسیٰؑ مع ہود سنت عبادت مین جاری ہی اور توریت مین آصف بن برخیا کو مغنی کا سردار لکھا ہی و نزد بعض حضرت داؤدؑ جو قرأۃ زبور و عبادت الٰہی خوش الحانی سے کرتے تھے اور خوش الحانی اُنکو ایک خداداد معجزہ تھا اِسکے موجد مین بعض نے لکھا ہی کہ جب حضرت موسیٰ رود نیل سے گذرے ایک پتھر پڑا دیکھکر حضرت جبرئیل سے اُسکو پوچھا جواب دیا کہ یہ پتھر لے لو شاید کسی کام آوے چنانچہ جب نبی موصوف مع اپنی قوم کے چالیس دن ایک جنگل مین رہے اور پانی تمام ہوگیا تب اللہ تعالیٰ سے دعا کی حکم ہوا کہ عصا اپنا اُس پتھر پر مارو ملتقی پانی کے سات چشمے اُس پتھر سے بہ نکلے اور ہر قوم مین علیحدہ علیحدہ چشمۂ آب روان پہونچ گیا اور ہر چشمۂ آب روان سے وقت روانی آب کے زیر و بم مین صدا موسیٰ فی حتی نکلی اور یہ بھی لکھا ہی کہ موسیٰ کو ملہم نے ندا دی کہ یا موسیٰ قی یعنے موسیٰ یاد کر لے کہ بسبب کثرت استعمال کے لفظ قی اور ح دور ہو کر فقط موسیقی رہگیا مگر یہ بات خلاف ہی یعنی یہ علم و فن قدیم سے ہی کچھ حضرت موسیٰ کے عہد سے نہین نکلا دوسرے لفظ فی حتی زبان عربی ہی اور نیز تمام حالات حضرت موسیٰ توریت مین ہین کہین اسکے ایجاد کا ذکر اُس پتھر سے پانی نکلنے مین نہین ہی بعض نے مخرج راگ کا زہرہ لولی و قوالۂ فلک کو لکھا ہی اہل ہنود نے موجد اسکا مہادیو قرار دیا ہی حکماء ہند مین اسکی ایجاد وابستہ انمین ست

بحث ہری بھی قول اہل ہند ہو کہ تمام سرپایا سر سے قطع نظر انسان کے اگر انکو دیوتا و اوتار
سمجھکر قوم اجنبہ سمجھا جاوے تو اور زیادہ قدیم اور دیرینہ متصور ہو حقیقت مین گانا اور
رونا سبکو آتا ہو اسلیے یہ موسیقی ہر ملک اور قوم مین اپنی اپنی وضع پر بہ اشکال جداگانہ
پیدا اور رایج ہوا یہ بات ہرگز تیقن نہین کہ عرب اور فارس کا موسیقی جو وہان کے
کسی حکیم سے رایج ہوا وہی ہندوستان مین آکر پھیلا ہو بلکہ ظاہر ہو کہ جسطرح
وہان پر حکیم اور بزرگ سے نکلا ہو اسی طرح ہند کے بھی حکماء اور بزرگون
سے کوئی زمانہ انسے خالی نہین رہا ہند مین بھی پیدا ہو کر رایج ہوا ہو ورنہ یہ
شبہہ ہوتا ہو کہ اگر اور اقالیم سے آکر یہان رایج ہوا تو یہان کا موسیقی جو اور
ولایت کے راگون سے بالکل مغایر ہو ان اقالیم مین پہونچکر کیون نہ رایج ہوتا
سوا اسکے اور اقالیم کا اور ہند کا موسیقی باہم بالکل مغائر ہو فارس اور فرنگ کا موسیقی جو
ساز اور آواز مین سُنا اُس سے اُسکی حقیقت اور خوبی کما حقہ سمجھی گئی ہو بلکہ اب ایسا دیکھا
اور سُنا گیا کہ خراسان اور ایران مین ہند کی صحبت اور آمد و رفت سے ہند کے بعضے
راگ رایج ہونے لگے اور نیز انگریزی باجون مین چند عرصہ سے ہند کی راگنیون کی
ٹون یعنی گت خوش آیند اور دلچسپ سمجھکر بجنے لگی ہو بخلاف ہند کے کہ کسی ولایت کا راگ
ہند کے راگون مین اسطرح آج تک آکر شامل اور رایج نہین ہوا اور یہ یقین کہ ہو خلاصہ
جیسی کہ ہر ملک کی زبان اور اوضاع مختلف ہین اُسیطرح موسیقی بھی ہر ملک اور قوم مین مختلف ہو
بقول بعضے یہ لفظ تین طرح ہو موسیاقی ۔ موسیقی ۔ موسقی ۔ اور دو لفظ زبان عبرانی سے
مرکب ہو ۔ موسا بمعنے ہوا اور قی بمعنی گرہ یعنے ہوا کی گرہ بعض نے لکھا ہو کہ اس علم وفن کا
مخرج شہر گوالیار ہو بعض کا قول ہو کہ جب حضرت موسیٰ کو طور پر معراج ہوئی تو تجلی جمال
الٰہی سے کوہ طور سات پارہ ہو کر ہر پارہ بصداے مختلف آسمان پر گیا اسکی صداے
سرون کا استخراج کیا ہو مگر بے اصل ہو توریت مین کہین اسکا ذکر نہین ہوا اور مہادیو کا
ملکوت سے سیکھنا اور برہما کا بھی اس علم کا بانی ہونا بے دلیل لکھا ہو بلکہ یہ کہنا چاہیے
کہ مثل علم وفن کے لوگ اُسکو بھی علی قدر علم اپنے اپنے زمانہ مین ایجاد کرتے اور بہتر ترقی …

اصطلاح

اصلاح پر پہونچانے گئے واللہ اعلم

نمبر شمار	نام سُر	نام سُر	نام ستارہ	[illegible]	[illegible]	رنگ وکیفیت سُرہا
				اسماء مخارج سُر ہفتگانہ		
۱	س	[illegible] اول	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نام ممار کا ہندی مین کھرج ہی رنگ سفید وسُرخ مائل بسیاہی
۲	ر	دوم	عطارد	پپیہا	[illegible]	نیلگون یہ سُر ناقص سُرون کا ہی
۳	گ	سوم	زہرہ	گوسفند یا فیل	[illegible]	سفید گندمی یہ سُر سُرون مین عمدہ ہی
۴	م	چہارم	شمس	کلنگ یا کوکلا یا طاؤس	[illegible]	تاریک وسُرخ
۵	پ	پنجم	مریخ	کویل یا کوکلا	[illegible]	سُرخ
۶	دھ	ششم	مشتری	اسپ یا درس	[illegible]	سپید یا زردی
۷	ن	ہفتم	زحل	فیل یا اسپ	[illegible]	سیاہ رنگ

نکھاد سُر کا مخرج فیل ہی اسواسطے اُسکو مہاوت خانی سُر وا ایراپت بھی کہتے ہین جو مراد فیل سے ہی مگر یہ بھی خلاف قیاس ہی سُر صرف ایک درجہ آواز کا ہی جو موجدان فن موسیقی نے مقرر کرلیا ہی و بس ـ نزد بعض چار اور تین سُر کی راگنی بھی ہوتی ہی مگر غلط ہی البتہ صرف استائی تین سُر کی ممکن ہی ـ

مقام سوم
بادی سُر وغیرہ کے بیان مین

واضح ہو کہ ترتیب اور ترکیب ہر راگ اور راگنی کی کم پانچ سُر اور زیادہ سات سُر سے نہین ہی باینہمہ کہ انکی بناے انھین سات سُر سے ہی مگر پھر بھی باہم ہر ایک راگ اور راگنی کے فرق اور مغایرت ہی پس واسطے تمیز اور فرق باہم ہر راگ اور راگنی کے ہر ایک راگ اور راگنی کے سرون مین سے کسی سُر کو جو اُسمین مرکب ہین اُس راگ اور راگنی کا اصل اور کسی سر کو مددگار ایک دوسرے سُر کا اور کسی کو ایک دوسرے کا دشمن قرار دیا ہی تا کہ ہر راگ مین فرق پیدا ہو اور سب علٰحدہ علٰحدہ صورت پر قائم رہین اس اعتبار سے سُر چار قسم ہی بادیؔ ـ سمبادیؔ ـ انبادیؔ ـ ببادی ـ بادی وہ سُر ہی جو اپنے مقر اور مرکز پر قائم ہو اسیواسطے اُسکو اصل بھی کہتے ہین کہ گھٹ بڑھکر یا کسیطرح بدل نہ سکے اور اُس سے راگ اور راگنی پیدا ہو یعنے صورت اور روپ بگڑے جیسے دھیوت اور بھیرون راگ اور مدھم مالکوس راگ کے کہ یہ سُر ان راگون مین بادی ہین سلیے انکو راگ مذکور کا اصل قرار دیا ہی سمبادی معین اور مددگار بادی سُر کا ہی کہ اُسکے شمول سے وہ راگ افزون ہوتا ہی یعنے دیدہ و دانستہ اُسمین دوسرے سُر کا کسیقدر رنگ ملاوین انبادی وہ جو کہ اپنے مقر سے تھوڑا سا زیادہ بڑھے اور وہ معاون سمبادی کا ہی مثلاً ٹوڈی اور کانھڑی مین سُر گندھار بادی اور دھیوت سمبادی اور باقی پنچم وغیرہ سب سُر انبادی ہین اور تیور گندھار ببادی ہی ببادی وہ جو اپنی حد سے بڑھکر غیر ہو جاوے ببادی مراد دشمن سے ہی اور واقعی ببادی سُر راگ اور راگنی کا دشمن ہی کہ اُسکے شمول سے راگ بالکل بگڑ جاتا ہی مثلاً کسی راگ مین جو سُر اُسکی ترکیب مین نہو اور وہی

له بادی بمعنی بولنے والا بادی بمعنی ... انبادی بمعنی ... سمبادی بمعنی ... ببادی ... ۱۲

سُر داخل کرین تو ضرور وہ راگ بگڑ جاویگا اور اصل صورت اُسکی قائم نرہیگی غرض نغمہ سرائی
ان چارون صورت سے خالی نہین ہی اقسلیم راگ مین بادی سُر بمنزلہ بادشاہ اور
سمبادی سُر بمنزلہ غنیم کے ہی اور واسطے تمیز و فرق باہمدگر ہر راگ و راگنی کے بادی
اور ببادی سُر مین کئی کئی سُرت کا فرق اور بعد واقع ہی نہ بارہ سُرت سے زیادہ نہ چار
سُرت سے کم مثال نقشہ مین درج ہی اور انکشاف اُسکا برتاو سے ممکن ۔

مقام چوتھا سکاری تیور و کومل و اتکومل کے بیان مین

	تعداد سُرت درمیان بادی اور ببادی سُر کے		
خانہ سُر بادی	خانہ سُر ببادی	تعداد سُرت باہم ہر دو	مثال راگنی
گندھار	مدھم	۱۲	بلاول
ایضاً	الضاً	۸	بہاس
ایضاً	ایضاً	۶	کلیان
پنچم	دھیوت	۴	مالسری

واضح ہو کہ وقت گانے راگ و راگنی کے ہر سُر کبھی اوپر کو عروج کرتا ہی اور کبھی نزول مثلاً
رکھب اگر بطرف کھرج کے مائل ہو وہ نزول ہی اور اگر بطرف گندھار کے چڑھے وہ عروج
عروج کو چڑھاو اور نزول کو اُتار کہتے ہین پس حالت عروج و نزول ہر سُر کے تین تین درجے ہین
سوا اسکے سدھ درجہ اصلی سُر کا ہی اس حساب سے ہر سُر کے سات درجے ہوئے اور
بغیر اس عروج و نزول کے راگ صورت نہین پکڑتا پس سدھ وہ کہ جو سُر بغیر عروج و نزول کے
اپنے مستقل مقام اور حالت اصلی پر قائم ہو اور تین درجے نزول کے یہ ہین کومل ۔ اتکومل ۔
سکاری کومل وہ جو سدھ سُر سے ایک درجہ نزول کرے اور اتکومل وہ جو دو درجے
اور سکاری وہ جو تین درجے اُترے عروج کے بھی تین درجے ہین تیور تیورتر تیورتم
تیور جو سدھ سُر سے ایک درجہ اور تیورتر دو درجے او تیورتم تین درجہ عروج کرے اور سوا
سُر کے واسطے سُرت اور مورچھنا اور کلا کے بھی یہ درجات معین ہین ٭
اور جو سُر از روے وضع اور ترکیب سرگم ہر راگ و راگنی کا پہلا سُر ہی اُس سُر اول کو اصطلاح مین

عروج سر			شدھ	نزول					
تیور تر	تیورتم	تیور		کومل	اتکومل	سکاری	[illegible]	[illegible]	گریہ کہتے ہین چنانچہ اول راگ وراگنی مین واضح ہوگا اور گریہ مراد گھر
۳	۲	۱		۱	۲	۳	[illegible]		سے ہی۔

مقام پنجم گرام کے بیان مین

مخفی نہو کہ اس علم کے موجدون نے اصل تین سُر قرار دیے ہین کھرج پنجم ٹیپ بالائی یعنی کھرج دوسری سپتک کی پس ان تینون سُر سے تین گرام مراد ہین اور گرام لغت مین سُرون کے مجمع کا نام ہی جہان سب سُر جمع ہون اور گرام عبارت وقف سے ہی کہ جب آواز کو پست کرکے ہر مقام پر قایم کرین اور پھر مقام اصلی پر آجاوین۔ پہلا کھرج گرام۔ دوسرا مدھم گرام۔ تیسرا گندھار گرام ہی اور مرجع ان سب کا کھرج گرام ہی کہ اکثر راگ اسی سُر سے پیدا ہوکر پھر اُسی پر ختم ہوتے ہین اور طریق ہر گرام کا یہ ہی کہ اول گلو مین اپنی آواز کو یہانتک پست کرین کہ اُس سے اور زیادہ پستی ممکن نہو اور پہلے سپتک مین پنجم سُر تک پہونچین اور اُسکو کھرج سُر شمار کرکے پھر وہان سے اُسکی کھرج ثانی پر جاوین بطریق رو ہی مذکورۂ سابق کے تو اسکو کھرج گرام کہتے ہین اور وہان سے پھر بطریق رو ہی کے دوسرے سپتک مین مدھم سُر پر پہونچکر اُسکو کھرج اعتبار کرکے اُسکی دوسری کھرج پر جاوین تو اسکو مدھم گرام کہتے ہین اور پھر بطریق رو ہی کے تیسری سپتک مین گندھار سُر تک جاوین اور اُسکو کھرج سمجھکر دوسری کھرج پر پہونچین تو اُسکو گندھار گرام کہتے ہین شاید کسی کامل اور قوی انسان کے گلے سے دو گرام اُتر سکین مگر تین گرام کا تو گلو سے کیا ساز سے بھی اُترنا محال وغیر ممکن ہی اُسمین بھی اسقدر گنجایش نہین اور مخارج ان ہر سہ گرام اور تینون سپتک کے ایک ہین یعنے مخرج گرام اول کا ناف عرف منڈر اور مدھم گرام کا مخرج گلو عرف مدھ مدھ یا فقطہ یا کمٹ اور مخرج گندھار گرام کا تارک عرف تار ہی مخفی نرہے کہ یہ تینون سُر واسطے گرام کے اسواسطے خاص اور مقرر ہوے اور سوا انکے اور کوئی سُر گرام مقرر نہین کیا گیا کہ گرام سے حاصل سمبادی ہی اور سمبادی سوا ان سُرون کے اور کسی سُر مین

یا یا نہین جاتا حال اسکا مین ۵ سے دریافت ہوگا اسلیے کہ کبھی سُر پنچم ہو جاتا ہی مانند خانہ نمبر ۱۵ کے اور پنچم سُر مانند خانہ نمبر ۸ کے یعنی کھرج اور کبھی رکھب پنچم جیسے کہ بحسب ترتیب گرام اول مندرجۂ نقشہ کے رکھب نمبر ۹ پنچم ہو سکتی ہی اور پنچم رکھب مانند خانہ نمبر ۱۲ کے اور گندھار دھیوت جیسا کہ گرام اول مین گندھار نمبر ۱۰ ہو سکتا ہی اور دھیوت گندھار ہو جاتا ہی مانند خانہ نمبر ۱۳ کے نسبت ساز و گلو کے حال ہر سہ گرام کا نقشہ طبع زاد مولف سے کماحقہ دلنشین ہوگا۔

گرام سہ گانہ مع شرح ہر سہ سپتک و ۲۱ مورچھنا

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	حروف سُرہاے سرگم ہر سہ گرام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	[illegible] اول	۱	س	[illegible]			[illegible]	[illegible]	سُر اول کھرج کا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
		۲	ر	۱								
		۳	گ	۲								
		۴	م	۳								
		۵	پ	۴	۱	س						
		۶	دھ	۵	۲	ر						
		۷	نی	۶	۳	گ						
۲	[illegible] دوم	۸	س	۷	۴	م	[illegible]	[illegible]	سُر دوسری کھرج کا	[illegible]	[illegible]	
		۹	ر	۸	۰							
		۱۰	گ	۹	۱	س						
		۱۱	م	۱۰	۲	ر						
		۱۲	پ	۱۱	۳	گ						
		۱۳	دھ	۱۲	۴	م						
		۱۴	نی	۱۳	۵	پ						
۳	[illegible] سوم	۱۵	س	۱۴	۰		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
		۱۶	ر	۱۵	۱	س						
		۱۷	گ	۱۶	۲	ر						
		۱۸	م	۱۷	۳	گ						
		۱۹	پ	۱۸	۴	م						
		۲۰	دھ	۱۹	۵	پ						
		۲۱	نی	۲۰	۶	دھ						
		۲۲	س	۲۱								

مؤلف

کہین سے صاف معلوم ہوا کہ گرام سات سات سُر کا ہی یا کم کا اس عبارت سے جو اوپر مذکور ہوئی
اور نقشہ سے تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ گرام اول ۷ سُر کا اور گرام دوم اور گرام سوم تینون گرام مع ۴
کھرج کے ۵ سُر کے اور اگر کھرج چوتھی دور کیجاوے تو ۴ سُر یعنی بقدر دو سپتک کے گرہ قیاس
اسلئے کہ گرام گویا مجموعہ ایک ایک سپتک کا ہی اور نیز بحث مورچھنا سے جسمین ہر گرام پوری سپتک
سُر ہفتگانہ کا ہی وہ آگے آویگی اور سرگم مندرجہ خانہ نمبر ۳۱ سے یقین ہوتا ہی کہ ہر گرام ضرور
سات سات سُر کا ہی اور بعض نے مدھم گرام سات سُر کا اور باقی دونون گرام دس دس
سُر کے لکھے ہین واللہ اعلم۔

مقام ششم سُرت کے بیان مین

مخفی نرہے کہ سُرت بائیس ہین اور سُرت گویا سُر کا ایک شعبہ ہی اور ہر ہر سُر ہاے ہفتگانہ
کے کئی کئی سُرت مقرر ہین اور سُرت سُر کی ذات سے پیدا ہی یعنے سُر اگر بقدر لگپ اور کچھ کمی ہی
تو سُر ہی اور اگر اُس سے بڑھے تو وہ درازی سرت ہی اور یہ حروف بجاے ایک ماترہ کے
شمار ہوتے ہین اور اصل مین سُر اور سُرت دونون ایک ہی چیز ہین شرح نقشہ مین لکھی ہی فرق
فرضی سُر اور سُرت کا اور تعداد سُرت کی چوتھے خانہ مین ہی یعنے سرت بصورت نقطہ اور
سُر باشارۂ حرف معمولی سرگم کے لکھا ہی ہین اور ستار کے ٹھاٹھ اور اُنکے پردون
کے فاصلہ سے حال اِسکا خوب روشن ہوجاتا ہی نزدیک بعض شکم وناف سے گلو وتارک
سر تک ۲۲ رگین ہین جو کہ ان سات سُر کے نکلنے مین شامل ہین اور یہ ۲۲ سُرت بھی اسی
کے مناسب ہین مگر باعتبار علم تشریح کے غلط ہی بلکہ آواز خلا سے نکلتی ہی

۲۲ شرت شر ہفتگانہ مع نام و تفصیل شرت

[illegible]	[illegible]	[illegible]	نام شرت ہائے بست دوگانہ مع اسماء مختلفہ	[illegible]
۱	شریعنی کھرج	۴	دباونی کمودنی چندوتی یا چندروتی نزدبعض تیرا ابیجا سے دباونی سندا یا سندرکا۔	[illegible]
۲	رکھب	۳	سوی رنجنی رگتکا نزدبعض ہیجا سے سوی دیاونی	[illegible]
۳	گندھار	۲	بجرا کرودھی نزدبعض اودیا یا کرودھا۔	[illegible]
۴	مدھم	۴	جتی برساونی یا برسارنی ریڑاھنی ماریجنی یا مارجنی نزدبعض بجرو پربت	[illegible]
۵	پنچم	۴	سندتی یا چھنی رگتا سندھنی الاپنی	[illegible]
۶	دھیوت	۳	رکرا یا سندھنی رسیاروتی یا روہنی	
۷	نکھاد	۲ ۲۲ کل	بترا یا اوگرون چھونپی یا چھوبھنکا	

مقام ساتوان مورچھنا کے بیان مین

آشکارا ہو کہ جسطرح سرت سُر کا شعبہ ہی اسی طرح مورچھنا سُرت کا شعبہ ہی علی ہذا القیاس کلا مورچھنا کا شعبہ ہی اور کلا ۱۶ ہین اور مورچھنا ۲۱ یعنی فی گرام گرام ہاے سہ گانہ سے سات سات مورچھنا مقرر ہین جداول سے اسم وار سب کا حال واضح ہوگا۔ اور اصطلاح مین مورچھنا ایک وقفہ سے مراد ہی جو درمیان دو سُر کے واقع ہوتا ہی جیسے ایک سکون درمیان ہر دو حرکت متحرک چیز کے مثلاً کھرج سے رکھب کی طرف بطور رو ہی کے جاوین تو درمیان ان ہر دو سُر کے جو ایک سکون واقع ہوگا پس وہی سکون مورچھنا ہی اور بغرض مزید انکشاف کے جدول گرام کی جو اُسکے مقام مین درج ہی ملاحظہ کرنی چاہیے جس سے قیاس کیا جاتا ہی کہ اُن ۲۲ سُر کے ہر دو سُر کے درمیان سے جو دو سُر کے درمیان والے خط کے مقابل خانہ نمبر ۵ مین عدد لکھے گئے ہین ایک ایک وقفہ یعنے مورچھنا اخذ اور فرض کیجاوین تو وہی ۲۱ مورچھنا پیدا اور حاصل ہونگے۔

مورچھنا کھرج گرام اول

نمبر	نام مورچھنا	نام سُر ابتداء الاپ مورچھنا	سرگم الاپ ہر ایک مورچھنا گرام اول باشارۂ حروف سُر مفتگانہ
۱	اُترسندا	س	س رگ م پ دہ نی نی دہ پ م گ ر س
۲	رنجنی	نی	نی س رگ م پ دہ دہ پ م گ ر س نی
۳	اتراتہا	دہ	دہ نی س رگ م پ پ م گ ر س نی دہ
۴	سدھ کہرجا	پ	پ دہ نی س رگ م م گ ر س نی دہ پ
۵	مجھری کرنا	م	م پ دہ نی س رگ گ ر س نی دہ پ م
۶	اسوکرانتا	گ	گ م پ دہ نی س ر ر س نی دہ پ م گ
۷	اپھردکتا	ر	رگ م پ دنی س س نی دہ پ م گ ر ....

مورچھنا مدھم گرام دوم

نمبر شمار	نام مورچھنا	نام سُر ابتدائے الاپ مورچھنا	سرگم الاپ ہر ایک مورچھنا
۱	سوبری	م	م پ دہ نی س رگ گ رس نی دہ پ م
۲	ہرناسواد	پ	پ دہ نی س رگ م م گ رس نی دہ پ
۳	کلوپنا	دہ	دہ نی س رگ م پ پ م گ رس نی دہ
۴	بارگی	نی	نی س رگ م پ دہ دہ پ م گ رس نی
۵	پرکھرکا	س	س رگ م پ دہ نی نی دہ پ م گ رس
۶	سدھیا	ر	رگ م پ دہ نی س س نی دہ پ م گ ر
۷	کورپی	گ	گ م پ دہ نی س رر س نی دہ پ م گ

مورچھنا گندھار گرام سوم

نمبر	نام مورچھنا	نام سُر ابتدائے الاپ مورچھنا	سرگم الاپ ہر ایک مورچھنا
۱	بیرا	گ	گ م پ دہ نی س رر س نی دہ پ م گ
۲	بسالا	م	م پ دہ نی س رگ گ رس نی دہ پ م
۳	سومکھی	پ	پ دہ نی س رگ م م گ رس نی دہ پ
۴	پستارکا	دہ	دہ نی س رگ م پ پ م گ رس نی دہ
۵	رونی	نی	نی س رگ م پ دہ دہ پ م گ رس نی
۶	برکتا	س	س رگ م پ دہ نی نی دہ پ م گ رس
۷	النتا	ر	رگ م پ دہ نی س س نی دہ پ م گ ر

باقی حال مورچھنا کا کہ کس کس سپتک منجملہ سپتک ہائے سہ گانہ سے متعلق ہیں مقام گرام مذکورۂ سابق سے واضح ہوگا۔

مؤلف

سُر کا حال جہان تک اُسکی حقیقت اور تفصیل سے متعلق ہی صحیح ہی اور سوا اُسکے اور جو باتین لکھی
ہین وہ خلاف عقل و بے اصل ہین۔ مگر کتب قدیم مین جو پایا اِس تالیف مین اُسکا انتخاب
کیا گیا ہی۔ نقل کفر کفر نباشد۔
یہ علم علوم معقول سے ہی اسلیے اسکو عقل اور تجربے سے بڑا علاقہ ہی اور اسکی حقیقت اور ماہیت
عمل سے از خود کھلجاتی ہی اور جسقدر عمل مین کمال اور فکر مین اُس سے مناسبت ہو اُسیقدر اُسکے
نکات معلوم اور حل ہو جاتے ہین ظاہر ہی کہ سُر کی بنا ہوا پر ہی اور یہ تو مسلم ہی کہ خلا محال ہی
ہر حرف اور خلا مین ہوا ہی اور جیسا وہ متحرک اور محسوس ہو بس وہی سُر ہی اِسلیے سُر کچھ آواز بشر
پر ہی منحصر نہین بلکہ جو آواز ہی وہ سُر ہی مثلاً آواز رعد برق وہوا یا جو مکان یا درخت یا دریا و سیلاب
و حیوان و بیل اور گل وغیرہ کسی شے سے محسوس ہو یہ سب سُر سے خالی نہین۔ رہے درجات سُر وہ
ہر ایک آواز کے زیر و بم و کمی و بیشی سے پیدا ہوتے ہین علی ہذا آواز انسان بھی ہی اُسکے اُتار چڑھاؤ کا
نام سُر رکھا گیا یعنی ہر آواز سُر ہی و بس اور یہ جو سات سُر تک محدود اور مقرر کیے گئے ہین
اِسکا باعث ظاہر ہی یعنے موافق قدرتی طاقت بشری کے آواز انسان اِن درجات سُر سے
زیادہ بلند نہین ہو سکتی سب سے پست آواز کا درجہ سُر یا کھرج ہی اور سب سے بلند درجہ
آواز کا نام نکھاد ہی باقی پانچ سُر اِن اول و آخر سُر کے درمیان کے درجون کا نام ہی اور
وہی اصل سات سُر بلند اور پست آواز مین مکرر آتے ہین غرض علی قدر قوۃ انسان اگر
پست تر آواز سے جہان سے وہ نکل سکتی اور ٹھہر سکتی ہی اپنے گلے سے آواز نکالے اور
درجہ درجہ بلند کرتا چلا جاوے تو حد سے حد بلند آواز جو اُسکی طاقت اور گلے سے
پیدا ہو سکیگی بس وہ حد ان سرون کی ہی غرض یہ ساتون سُر آواز انسانی کے درجات
ہین اور یہی سات سُر اصل قرار دیے گئے ہین۔ اور سب راگ راگنی انھین سات
سرون مین گائے بجائے جاتے ہین اور ان راگھا سے موجودہ و مروجہ سے جہان تک
زیادہ ممکن ہون وہ سب کے سب یہی انھین سات سُرون مین گائے جا سکینگے۔
مگر واضح ہو کہ یہ سات سُر صرف گلے کے واسطے ہی محدود ہین ورنہ حساب سے اگر موافق جلال

صرف کے قیاس کیا جاوے تو ۹۴ سُر قائم ہو سکتے ہین مگر گلے سے ناممکن ہین البتہ ساز سے ۹۴ سُر سے جہان تک گنجایش ساز کی ہو بہت سُر ممکن ہین - چنانچہ شہنائی او بیلنوزہ او بانسلی اور کلارنٹ او سارنگی اور سرود اور ستار او بین مین ۱۹ اسُر تک ہین اور سب سے زیادہ سُر پیانون مین ہوتے ہین بلکہ اسکو سُرون کا دریا کہنا بجا ہی - مگر یہ نہ جاننا چاہیے کہ در اصل سی قدر سُر ہین جسقدر اُنمین سُر ہین بلکہ فی الاصل سُر حد درجہ سات ہی ہین اور اُنسے جسقدر زیادہ ہین وہ انھین اصلی سات سُرون کے ثنی یا مکرر ہین غیر نہین ہین - بعد سات سُرون کے پھر وہی سُر آتا ہی انھین سات سُرون مین سے کسی یکسی کا زیر یا بم مین سے ایک سُر ہی جب اسکو اصلی سُر کے ساتھ بجاؤ تو ایک ہی آواز ہوتی ہی گو زیر و بم یعنی بلندی پستی آواز کا فرق ہوتا ہی فرض کرو کہ سُر ایک مکان ہی اسکے اوپر جسقدر بالاخانے کے درجے ہین وہ اُسی حد مکان مین ہین اُس سے باہر نہین ہین فرق صرف بلندی و پستی درجے کا ہی اور وہ بلندی پستی اور ہی جو ایک اصلی سُر کے مقابلہ مین دوسرے اصلی سُر کو حاصل ہی مثلاً ستار کے درمیان کے سپتک مین سے سُر یعنی کھرج کو بجاؤ اور پھر نکھاد کے بعد ٹیپ کے پردہ کو بجاؤ تو گو حد آواز مین سُر ہفتم یعنے نکھاد سے بلند ہی مگر در اصل وہ ثنی اُسی کھرج کا ہی زیادہ تر سارنگی کی تربون اور بین کے تارون سے اُسکی صداقت ہوتی ہی - اور جو پردے اور سُر اپنے اصلی درجہ معینہ پر قائم ہین وہ صحیح اور اصلی سُر ہین اور جو بعض پردے اور سُر اُنکے ابربا درمیان مین بنا ہین وہ سب غیر صحیح ہین انھین کو سب دہ سُر کہنا چاہیے گو ایسے سُر انگریزی باجون مین سُرون کے سلسلہ مین داخل ہین اور گتون مین گائے بجائے جاتے ہین اور انگریزی راگ مین بندھے ہوئے اور مستعمل ہین مگر ہندی راگ مین وہ سُر متروک ہین اور غیر مستعمل ہین اور ایسے ایک سُر کے میل سے بھی راگ معاً بگڑ جاتا ہی اُسکو بڈا کہتے ہین —

اسیواسطے جب کسی انگریزی باجہ اور ساز مین ہندوستانی راگ کی گت بجائی جاتی ہی تو بجز اصلی سُر کے ایسے سُر چھوڑ دیے جاتے ہین - اور بین یا ستار مین جو بعض بٹھا سُر لگتا ہی وہ صرف قصداً بطور چاشنی کے اِس ترکیب سے لگایا جاتا ہی کہ اصلی راگ مین کھپ جاتا ہی

اور خوش آیند ہوتا ہی اسی طرح گانے مین گلے سے بھی ایسے سُر بطور چاشنی کے لگائے جاتے ہین مگر یہ کام مشاق اور ماہر کا ہی ہر ایک اُسپر قادر نہین ہی۔

اور ایک حالت مین ایسے جسقدر سُر ہین ان سب پر راگ اصلی صورت پر قائم ہو سکتا ہی مگر جب ایسا ہوگا تو پھر جو اصلی سُر ہین وہ بمقابل اُن بدار سرون کے بمنزلہ بدار کے غیر ہو جاوینگے اور اُنمین سے ایک سُر بھی ملیگا تو راگ بگڑ جاویگا مثلاً پیانو (نام ساز انگریزی ہی) انگریزی باجہ مین آج کے پردے چھیڑ دو اور دیکھو جاؤ کہ اصلی سُر کون سے ہین اور بدار کون سے — اول ایک گت کسی راگ کے اصلی سُر کے پردون پر بجا جاؤ اور پھر اُنکو چھوڑ دو اور وہی گت بدار سرون پر بجاؤ اُسمین فرق صرف اسقدر ہوگا کہ درجہ آواز کا بدل جائیگا مگر راگ بدستور بجیگا و بلا فرق قایم رہے گا۔

درجۂ آواز سے یہ مراد ہی کہ مثلاً دھیمی آواز کی حد کے اصلی سُرون مین جو راگ بجایا ہو وہی اُن بدار سرون مین دھیمی آواز سے گھٹ بڑھکر بجیگا یہ بات سارنگی اور سرود اور ستار اور بین مین بھی ممکن ہی مگر صرف سمجھنے کے واسطے ہی رہا گانا بجانا وہ صرف انھین اصلی سُرون پر ہی منحصر ہی اور آواز کے واسطے یہ درجات سُر اصلی بمنزلہ زینہ کے ہین جس سے آواز کا عروج و نزول ہوتا ہی۔

پس اب غور کرنے سے صاف ظاہر ہو گا کہ جب سے جہان پیدا ہوا تب سے ہی آواز پیدا ہی اور جب سے انسان پیدا ہوا اُسوقت سے ہی اُسکی آواز مین یہ قدرتی درجات یعنی سُر موجود ہین اور گانا رونا بھی ابتدا ہی سے ہی گو وہ کسی آہنگ یا وضع پر ہو اور سُرون کا محدود اور تقسیم اور موسوم کرنا یہ اُسی زمانہ سے ہوا جب سے کہ دنیا مین علم شروع ہوا اور لکھنا پڑھنا رائج ہوا۔

آواز افلاک آج تک کسی بشر نے سنی نہین آواز حیوان کی ضرورت نہین اسلیے کہ زیر و بم اور درجہ آواز تو خود اس حیوان ناطق یعنی انسان کی آواز مین موجود ہین۔ ایسے خیالات خام خلاف عقل در اصل جہّال اور بے علم لوگون نے لکھا ہی اور عوام نے اُسکو پتھر کی لکیر جان کر سچ سمجھکر مغالطہ کھایا اور حوالہ دیتا دُکن کا صرف اسلیے لکھدیا ہی تا کہ مذہبی لگاؤ سے

لوگ اسکا اعتبار اور یقین کرین۔ علی ہذا اہل چین و عرب و فارس و یورپ کے خیالات قدیم مثل اہل ہند کے اپنے ملک کے فن موسیقی مین جدا گانہ ہین مگر محض افسانہ۔

فصل دوم راگ کے بیان مین اور اُسکے آٹھ مقام ہین

مقام اول تقسیم راگ و راگنی اور اُنکی تعداد مین

واضح ہو کہ از روے تقسیم اول کے سب راگ اور راگنی تین قسم ہین۔ از بعض اُڈو بھی صحیح ہے اُڈو۔ کھاڈو۔ سنپورن۔ اُڈو راگ و راگنی وہ ہے جو پانچ سُر سے بنا ہو گو کسی ترکیب و ترتیب سے ہو یعنی تقدیم و تاخیر سُرون کی ضرور نہین مثلاً گوری کی ترکیب سگم دھن ہے اور ترکیب ملار کی دھن سگم پس دونون بسبب اسکے کہ پانچ سُر سے مرکب ہین قسم اول یعنے اوڈو ہین کھاڈو جو چھ سُر سے مرکب ہو مثلاً آویساکا اور ترکیب اُسکی گم پدہ نس ہے۔ واضح ہو کہ ترکیب سُر ہر راگ و راگنی کی اکثر مختلف ہوتی ہے اور یہی وجہ اُنکے فرق کی ہے اور سنپورن وہ راگ و راگنی ہے جو سات سُر سے مرکب ہے مثلاً سری راگ کہ ترکیب اُسکی سرگم پدھنی ہے پھر راگ دو قسم ہے مارگ وہ جو سب ملک مین بشکل معینہ گایا جاوے دیسی وہ جو ملک خاص مین خاص وضع پر گایا جاوے اور باعتبار تقسیم دوم کے پھر راگ و راگنی تین قسم ہے شدھ۔ سالنگ سنکیرن۔ سدھ بھی دو قسم ہے ایک سدھ دوسرا مہاسدھ سدھ وہ راگ و راگنی ہے جو اور کسی راگ و راگنی سے مرکب یا مشابہ نہو اور نہ کسی کا رنگ اور چھاپہ اُسمین ہو مگر اُس راگ کے بننے سُرت جلتے رہے ہون اور مہاسدھ وہ جو بصفات مذکورۂ بالا کامل اور موصوف ہو لیکن سب سُرت اُسکے قایم اور موجود ہون کوئی سُرت جاتی نرہی ہو سالنگ وہ جو کسی راگ و راگنی سے مرکب نہو مگر کسی کے رنگ سے شابہت رکھتا ہو سنکیرن بھی دو قسم ہے ایک سنکیرن دوسرا مہا سنکیرن سنکیرن وہ جو دو سدھ سے مرکب ہو جیسے بھیرون راگ کہ گوری اور کانڑا سے مرکب لکھا ہے اور مہاسنکیرن وہ جو دو سالنگ یا دو سنکیرن یا شدھ و سالنگ یا سالنگ و سنکیرن یا سنکیرن و سدھ سے یا دیگر نغمات مختلف سے مرکب ہو بعضے متقدمین نے راگ کو سدھ اور سالنگ و راگنی وغیرہ و سالنگ اور سنکیرن کہا ہے پس تقسیم اول راگ و راگنی کی باعتبار سُرون کے ہے اور دوسری تقسیم از روے رنگ کے

سوال مثلاً دو راگ یا راگنی جو باہم از روے ہر تقسیم مذکورۂ بالا کے متحد ہون تو انمین کیونکر فرق سمجھنا چاہیے **جواب** واقعی اکثر ایسے راگ اور راگنی ہین مگر فرق باہم اُنکے از روے سُرت کے ہی مثلاً کسی راگ و راگنی مین اُس شے کی سب سُرت موجود ہوتی ہین اور دوسرے مین اُسکی سُرت نہین ہوتین یا فوت ہوگئین یعنے کسی راگ مین ایک اوچھا سُر کم لگا دوسرے مین وہی سُر زیادہ لگا یا از روے ترکیب کے ایک مین سُر مقدم اور دوسری مین موخر ہین پس فرق باہم ایسی راگ و راگنی کے از روے سُرت اور ترکیب سُرون کے ہی۔

مقام دوم راگ ششگانہ بقید رت یعنی فصول ششگانہ

واضح ہو کہ موجدان علم موسیقی ہند نے سال بھر کی ۶ فصلین یعنے دو دو ماہ کی ایک فصل قرار دیکر راگ ششگانہ پر تقسیم کرکے ہر فصل سے ہر راگ کو منسوب کیا ہی تاکہ ہر راگ و راگنی مناسبت موسم و فصل اور اپنی خاصیت طبعی سے جو ہر راگ و راگنی مین ہی سمان باندھکر تاثیر کامل بخشے۔

شرح رُت اور راگ متعلقہ ہر رُت کے جدول مین درج ذیل ہی مگر واضح ہو کہ بجز میگھ اور ملار اور بسنت وغیرہ بعض کے اور سب راگ راگنی ہر فصل و موسم مین گائی جاتی ہین۔

نقشہ رُت و موسم ہر راگ بقید ماہ

نمبر شمار	نام راگ	نام رت یعنے فصل	موسم و بہار	نام ماہ ہندی	نام ماہ فارسی	نام ماہ انگریزی
۱	ہنڈول	بسنت رُت	بہار	چیت و بیساکھ	اسفندیار و فروردین	مارچ اپریل
۲	دیپک	گریکھم رُت	تابستان	جیٹھ و اساڑھ	اردی بہشت و خورداد	مئی جون
۳	میگھ راگ	برکھا رُت	برشکال	ساون و بھادون	تیر و مرداد	جولائی اگست
۴	بھیرون راگ	سرد رُت	برشکال یعنی میان گرما و برشکال	کنوار و کاتک	شہریور و مہر	ستمبر اکتوبر
۵	سری راگ	ہیم رُت	زمستان	اگہن و پوس	آبان و آذر	نومبر دسمبر
۶	مالکوس راگ	سسر رُت	خزان	ماگھ و پھاگن	دی و بہمن	جنوری فروری

مقام سوم راگ و تر و بھار جا کے بیان مین

واضح ہو کہ پرانے متون مین جو ان چار سنّ مروجہ حال سے آگے پانچ تعین راگ و راگنی کے
اقسام بہت پریشان اور طول و طویل تھے یعنے سمیرت وغیرہ مین سب آٹھ راگ تھے اور فی راگ
چھ چھ راگنی اور آٹھ آٹھ پتر اور بھار جا نزد بعض ۵ راگ مہادیو کے ۵ سر سے نکلے جو
پانچ طرف مین اور چھٹا مالکوس راگ پاربتی زوجہ مہادیو سے یعنے بھیرون راگ
دیپک میگھ سری راگ ہنڈول کھور یعنے جنوب
تت پورکہ یعنے مشرق ایشان سر یعنی فلک سدبا سر یعنی غرب باما سر یعنی شمال
کل ناٹک دکن کا یہ قول ہو کہ موجد اسکا مہادیو ہو وہ کل دیو کا افسر تھا سب دیو اسکے مطیع خصوص
چھ دیو مقرب تھے اور ان دیو پانچ پانچ پری یہ سب ۳۶ - اوقات معینہ مین اسکی خدمت کرتی
تھین اسلیے ہر ایک کا وقت اور نام مقرر ہوا مگر محض غلط ہو دیوون کو اس سے کیا حظ اور
مناسبت ہو تمام علوم معقول کے ساتھ خدا نے یہ موسیقی بھی انسان کو عطا کیا اور ہر ملک مین
علی قدر فکر مروج ہوا - نزد بعض موجد اسکا کرشن ہو نزد بعض آگے انسان و دیو مین باہم
اختلاط و رسم تھا دیو اور جن سے انسان نے یاد کیا و نایکان دکن نے انکو سحر سے مسخر کرکے سیکھا
ایک مدت تک تو سنسکرت زبان دیو مین تالیف و تصنیف اور گانا رہا اور اکثر مہادیو اور
کرشن وغیرہ کی توصیف مین دھرپد بطور عبادت بنا بنا کر گاتے رہے مگر راجہ اجین نے توصیف
حسن و عشق مین ایک دھرپد بنا کر بھیرون راگ مین بخشو نایک سے گوایا نایک نے پسند کرکے کہا کہ
ابتک تو یہ فن داخل ریاضت و عبادت تھا مگر اب لذات نفسانی مین حقیقت سے مجاز ہو گیا
اور اچھا نہوا پھر سلطان حسین شرقی جونپوری نایک وقت نے دو دو مصرعے بنا کر سلیس
راگنیون مین رائج کیا پھر نایک گوپال نے ترقی دی مشہور ہو کہ تغلق شاہ سابق دہلی کے
پاس وہ آکر سب پر فایق نکلا بادشاہ نے خجل ہو کر امیر خسرو سے کہا خسرو نے نایک کی قطع
اوڑا کر صبح کو قول مشائخ (الا کل شیٍ ما سوا اللہ باطل) وضع کرکے دوسرے دن نایک
کو سنایا وہ سنکر حیران ہوا تب سے وہ قول اور گانے والے قوال مشہور ہوئے
جب سے کہ راگ و راگنی نے از روے بھیرون یا بھرت مت و شیو مت

[illegible]

طریقہ قدما آخر موجد انسان کو بانی اور بانی ۱۹ مین نزد مولف مت طریقہ متقدمین اور بانی طریقہ متاخرین ہی ۱۲

وشنومان یاہنونت مت وکلناتھ مت کے انتظام تازہ پایا تب سے بالاتفاق چھ
راگ اور فی ہر راگ پانچ پانچ راگنی اور آٹھ آٹھ پتر اور آٹھ آٹھ بھاریا مقرر اور رائج ہین یعنی فی پتر
ایک ایک بھارجا ہر راگ بجاے مرد کے اور راگنی بجاے اسکی زوجہ کے اور پتر یعنی پسر کے
اور بھارجا بجاے بہو فرض کی گئی ہین سواے ان راگنی ہاے معینہ کے جو اور راگنیان
اسوقت بنین یا بنتی چلی آئی ہین وہ بطور فرع کے دھن فرض کیجاتی ہین **مثلاً پیلو** —
دھانی - **جنگلا** - **بروا** - **غارا** - **کافی** - وغیرہ جو ہون اکثر انمین سے بعض اصل راگنیون
سے بھی مشابہت رکھتے ہین مگر معتبر کتابون مین ذکر انکا نہین دیکھا غارا اور کافی غالب ہی
کہ راگ فارسی وغیرہ سے ہون کیونکہ ہندی نام مین حرف **ع** اور **ف** نہین آتا اگر ہندی ہوتا
تو گارا اور کابی ہوتا اور گانا جن چار طرز پر مروج ہی اسکا نام بانی ہی یعنے ڈاگر کھنڈاری
نہار گوبرہاری - واضح ہو کہ گانے مین چند عیب ہین گانے والے کو ضرور ہی کہ انسے بچے
اور سُر و شُرت اور وقت اور ترکیب اور ترتیب سُر کو ملحوظ رکھے اور جو شروط ہین انکو
بجالاوے تاکہ راگ راگنی سب خوبی سے آراستہ ہوکر سمان باندھے اور سامعین کو حظ
اور اثر بخشے ورنہ اگر ایک شرط بھی جاتی رہے تو لطف راگ کا جاتا رہے گا - گانے مین
منھ نہ بگاڑے نہ چپ و راست وحشیانہ دیکھے نہ گردن ہلاوے اور گلے کی رگین بھی نہ پھولین
نہ پیشانی پہ چین ڈالے نہ اعضاے بدن اور دست و پا و چشم کو ہلا دے کہ سننے والے کا دھیان
اسکی حرکات کی طرف بٹ جاتا ہی اور کٹھ پتلیون کا تماشا نظر آتا ہی یہ سب شعار بے تمیزی ہی
اور ہاتھ پیر مرغ بسمل کی طرح مارنا اور نیم قد کھڑے ہو جانا اور گانے مین منھ ٹیڑھا کرکے
روتی صورت بنانا یہ عادت طفلکی جو معیوب اور بدنما ہی اسکو اب بھلا دین گانے مین
دم مین بھی نہ ٹوٹے اور آواز بھی حد اعتدال سے باہر نجاوے اور دانت اور جبڑا دبا کر
یا ناک مین گانا اور بد آوازی سے آواز پھاڑ کر مثل حمار کے چلانا سخت عیب ہی بے سُرہ
اور بے تالہ بھی نہو اور ساز یا آواز بے سُری نہ ہو جاوے بڈاریا غیر سُرہ جو اُس
راگ سے متروک ہو بھولے سے نہ لگاوے اور الفاظ گیت کے غلط اور بے معنے
نہ ہو جاوین خیال اوقات راگ و راگنی کا بھی جو اسکے واسطے مقرر ہی ضرور ہی گو اسقدر

جائز ہے کہ دن کا راگ رگنی دن مین اور رات کا رات مین باختلاف وتقدیم وتاخیر اوقات گایا جاوے لیکن یہ نہ چاہیے کہ سوہنی شام کو اور کلیان صبح کو اور بلاول پیشین اور دھناسری چاشت کو بہر حال تمیز شرط ہے اس علم کے واسطے مثل حکمت ودیگر علوم معقول کے بقیاس یکمن علم رادہ من عقل میاں تمیز اور تجربہ لابد ہے نہ فقط علم کتابی نہ محض مشق عمل کام آتی ہے بلکہ علم اور عمل اور تجربہ اور تمیز سب کچھ جمع ہون تب تو گانا گانا ہے ورنہ منھ چڑھانا اصل یہ ہے کہ جب لائق کامل گانے والا ہو تو ایسا ہی سمجھدار سننے والا بھی ہو تب البتہ گانے کا بھی لطف ہے ورنہ وہی مثل ہے کہ اندھے کے آگے روئے اپنے نین کھوئے اب جیسے گانے والا کمیاب ہے اسیطرح سننے والے بھی نایاب ہین اس علم وفن کے اُستاد کو پنڈت کہتے ہین اور جو اُس سے بڑھے اُسکو گنی اور اُس سے بڑھے اُسکو گندھرپ یا گندھرپ بھی گاین پھر نایک کہتے ہین —

نایک صرف چار ہوئے۔ بیجو۔ گوپال۔ بھگوان۔ بخشو۔ جرجو۔ کو بھی جو عہد اکبرشاہ مین تھا نایک لکھا ہے اس وقت سرکار اکبرشاہ مین اہم صاحب کمال موسیقی نوکر تھے —

نبات خان۔ پربین خان بین کار۔ تان سین۔ تان ترنگ خان پسرش سوردھام باز بہادر والی مالوہ۔ میان لال۔ سرگیان خان۔ نایک برجو۔ رنگ سین سبحان خان۔ بابا گرام داس۔ انمین صرف ایک گوالیر کے بارہ شخص تھے اِس سے ظاہر ہے کہ گوالیر مین اِسکا چرچا اُس زمانہ مین بہت تھا۔ ایسا شخص جسکو اِس علم وفن مین مطلق کمال حاصل ہوا ہو اور اُسکا کوئی دقیقہ باقی نرہا ہو ہمارے نزدیک آج تک کوئی ہوا نہ ہوگا اور لوگ اپنے اپنے زمانے اور قدر استعداد مین بقول فضلنا بعضکم علی بعض ایک دوسرے سے بہتر وبرتر ہوتا ہے واضح ہو کہ میان تان سین کو رتبہ گندھرپ کا حاصل تھا اگر میان موصوف حرص دنیا مین پادشاہ کے پاس نہ پھنس جاتا تو کمال کامل حاصل کرکے وہ بھی مثل نایک بیجو وغیرہ کے اپنی لیاقت اور محنت سے استعداد علمی اور عملی بڑھا کر نایک ہو جاتا۔ تان سین خطاب ہے اصلی نام انھین یعنے تان راگ کی اصطلاح مین لفظ مشہور ہے اور سین زبان ہندی مین بمعنے سنان کے ہے یعنی تان سنان اب اُنکی نسل مین رحیم سین پسر امرت یادگار ہے

تفصیل راگ

بھیرون راگ مالکوس راگ سری راگ میگھ راگ ہنڈول راگ

دیپک راگ تفصیل ہر راگ و راگنی کی مع اوصاف اُنکے جو اُنسے متعلق ہین بنظر سہولت فہمی و اختصار و آسانی کے حصہ اول آیندہ مین درج کی گئی چونکہ یہ کتاب کتب قدیم کا انتخاب ہو اسلیے اُنہین کے مطابق راگ راگنی کے سرگم اور سپتک و اقسام و ترکیب مین لکھی ہو مگر بسبب امتداد زمانہ او تبدیلات اور ایجاد و بیقدری علم و فن اور تصرفات اور مفقودی کاملان فن کے فی زمانناً اکثر ترتیب سر بدل گئی ہو یا متاخرین نے جو بنا ئو اختیار کیا ہو وہی رائج ہی یہ باعث اختلاف بعض ترتیب و تعداد سُر و اقسام راگ و ترکیب راگ و راگنی کا ہو اور گانے کے سات اصول کو سپت ادھیا کہتے ہین یعنے سُر راگ تال - اسٹ یعنے ساز نرت یعنے رقص بھاؤ یعنے ادا ارتھ ہر ایک کا بیان اپنے محل پر آویگا انشاء اللہ تعالی اور واسطے آسانی وحفظ رسانی راگ و راگنی وغیرہ کے ایک جامع گوشوارہ لکھا جاتا ہو تاکہ کل حال راگ و راگنی کا یکجا ہو جائے -

اول بھیرون راگ مع ۵ راگنی

نمبر شمار	نام راگ و راگنی	سرگم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	وقت	ترکیب	سرگم
۱	بھیرون راگ	دھن سگم یا دھنی سرگم	۸	۷/۵	۱۰	یکپاس شب یا [illegible]	نزد بعض سدھ ہی فی ہو مرکب ہے نزد بعض مرکب ہر یو یا ہنڈول سدھ کانہڑا سے نزد بعض ترکیب دھن سرگب کی [illegible] مفصل وصف اسکا مقام ہفتم مع اسکی تان کے آویگا۔	دہ نی س گ م م گ س نی دہ
۲	بھیروی	مپدھن سرگ	م	۷	۰	صبح	مرکب از بیہاری سدھ للت سارنگ پنچم بلاول۔	م پ دہ نی س رگ گ رس نی دہ پ م
۳	بیراری	سرگم پدھن	س	۷	۰	آخر روز	مرکب از دیسکار ترون توڑی نزد بعض نام اسکا ابھیری ہے۔	س رگ م پ دہ نی نی دہ پ م گ رس
۴	مدھماد ھوی یا مدھماد	مپدھن سرگ	م	۷	۰	صبح	ملار شدھ کلیان مالسری سے۔	م پ دہ نی س رگ گ رس نی دہ پ م
۵	سندھوی عرف سندھو	سرگم پدھن	س	۷	۰	آخر روز	مرکب ہے اساوری ابھیری سے۔ اور اسکو سندھولا اور سندھولی بھی کہتے ہین۔	س رگ م پ دہ نی نی دہ پ م گ رس
۶	بنگال یا بنگالی	سرگم پدھن	س	۷	۰	آخر روز	دھناسری اور للت اور گوری سے۔	س رگ م پ دہ نی نی دہ پ م گ رس

اس سے پایا جاتا ہے کہ اس راگ مین ان راگنیون کا سمان اور رنگ قیاس کیا پایا جاتا ہے پہلے گئے مرکب لکھا ہے ۲۱۲۱۲

[illegible]

بعض کا قول ہو کہ اضع اس راگ کا مہادیو ہو اور اسی کے مُنھ سے یہ راگ پیدا ہوا ہو نزد بعضے بھیرون چار قسم ہو شدھ گیزی کڑل سنکیا سنکیرن ان چارون کو اور نیز گن کلی رام کلی سنکیرن کلی پرگاس کلی کو بھی بھیرون راگ کی راگنی مشہور کرتے ہین —

پتر یعنے پسر بھیرون راگ

ترکیب و کیفیت	نام	نمبر
مرکب دیوساکھ و بیلاوتی و بہارنگ و شدھ ملار و گونڈ سے —	ہرکھ	۱
شدھ ملار و بلاول و نٹ نارائن سے —	مادھو	۲
بلاول و اساوری و گوجری سے آمین بادی انبادی شرے آٹھ سُرت کا فرق ہو بادی اسکا گندھار اور بادی مدھم شر ہو —	بھاس	۳
للت و بسنت سے —	پنچم	۴
ذکر اسکا ہنڈول راگ مین آگے آویگا —	دیوساکھ	۵
ایضاً	للت	۶
ایضاً	بلاول	۷
ذکر اسکا اسی راگ مین گذرا —	بنگال	۸

بھاریجا راگ مذکور

نمبر	بھاریا	کیفیت
۱	بلاولی	مرکب از بلاول و سارنگ و کونڈ۔
۲	سورٹھ یا سورٹھی	پنچم و گوجری و گندھار و بھیرون و بنگال سے اور یہ دو قسم ہی شدھ و سورٹھ و سورٹھ سارنگ ۔
۳	کنبھاری	دھناسری و شیوراشک سے۔
۴	پھل گوجری	دیسکار و بنگال اور رام کلی و گوری سے۔
۵	پٹ منجری	ترکیب انکی پائی نہ گئی۔
۶	سوہا	ایضاً
۷	اندا ہی	ایضاً
۸	میری	ایضاً

دوم مالکوس راگ مع راگنی

نمبر شمار	نام راگ و راگنی	سُر گم	سُر گرہ	تعداد سُر	سُر متروکہ	وقت	ترکیب	سرگم
۱	مالکوس راگ	سرگم پدھن یا گم دھن	س	۷	۰	نیم شب سے فجر تک یا آخر پہر شب	مرکب از کلائرہ کردی دیکھا و بڈھنس و تنک۔ و نزد بعض مرکب پانچ سُر سے ہے اور سُر رکھب اور پنچم اس سے متروک ہے اور غیر مرکب یعنی سدھ ہے و نزد بعض پرچیا و بہاری و ہنڈولی سے اور فی زمانہ بھی سُر کا گانا بابلاکر [illegible]	س رگ م پ دھ نی نی دھ پ م گ رس یا س گ م دھ نی نی دھ م گ س
۲	ٹوڑی	سرگم پدھن	س	۷	۰	بعد یک پہر روز	کھٹ و اساوری و دھناسری سے و نزد بعض سدھ اور ٹوڑی دو قسم ہے ٹوڑی برآری بھاوری دیسی جونپوری لاچاری منگلیکہ بنگالی کھٹ اور ٹوڑی تان یعنی مشابہ سدھ اس کے علاوہ ہے بعض کے نزدیک ۱۲ قسم ہے—	س رگ م پ دھ نی نی دھ پ م گ رس
۳	گوری	سگم دھن	س	۵	رپ	آخر روز	گوجری و بیجاونتی و اساوری و سورٹھ سے و نزد بعض سدھ و نیز سمپورن گوری دو قسم ہے سدھ گوری چیتی گوری و نزد بعض بجائے گوری کے دھولسری و دھناسری ہے و نزد بعض گوری سات قسم ہے—	س گ م دھ نی نی دھ م گ س
۴	گنگاری یا گنگلی	نسگپ	ن	۵	رده	صبح	دیسی وللت و ٹوڑی و دیسکار و گوجری سے—	نی س گ م پ پ م گ س نی
۵	کنبھاولی	دھن سگم	ده	۶	پ	بعد دو پہر شب	ملار و مالسری سے	دھ نی س رگ م م گ رس نی دھ
۶	گکلب گنجیہ	دھن سگپ	ده	۷	۰	آخر شب	کیدارا و بلاول و پوربی و دیوگری و مادھو سے—	دھ نی س رگ م پ پ م گ رس نی دھ

سلہ دراصل سدھ ٹوڑی ایک ہی ہے اور تو راگنی جن ٹوڑی کا رنگ ملا دیا ہے وہ بھی ٹوڑی [illegible] ۱۲—۱۲—۱۲

موجد اور واضع اس راگ کا مہادیو یا کاتھ ہین اور اُنکے منہ سے پیدا ہوا۔ مالکوس دو قسم ہر دیسی اور مارگ اب دیسی جو پانچ سُر کا ہر رائج ہر اور سُر گم آسکی سگم دھن ہر یعنے رکھب اور پنچم سُر متروک ہر اور مارگ جو سمپورن ہر متروک ہے۔ اور رکھب و پنچم بطور چاشنی ملانا معتبر نہین ہے۔

پتر مالکوس راگ

نمبر شمار	نام پتر یعنے پسر	ترکیب و کیفیت
۱	گندھار	بجناو بدھنس و دیسی سے مرکب ہر۔
۲	مالی گورا	گوری و سورٹھ سے اور یہ چار قسم ہر شدہ مالی جیتی سری گورا
۳	کاموده	ترکیب اسکی دیپک راگ مین ہر۔
۴	بتر بھین	ذکر اسکا پایا نہ گیا۔
۵	شہانا	ترکیب اسکی جدول پتر میگھ راگ مین ہر۔
۶	کمر	ذکر اسکا پایا نہ گیا۔
۷	سدھ	ایضاً
۸	سکٹ	ایضاً

بھارجا مالکوس

نمبر شمار	نام بھاریا	کیفیت
۱	جیت سری	مرکب دھول و بیراری و دیسکار سے۔
۲	درگا	پنچم و کاموده و سدھ ونٹ و ہموو سے یہ نام غیر مشہور ہر۔
۳	سگھرائی	اڈانا و بلاول ونٹ نارائن سے۔
۴	گندھاری	گھٹ راگ و اساوری و دیسی سے۔
۵	بھیم پلاسی	دھناسری و سدھ و پوربی سے۔
۶	کامودھی	شور اشتک و گوری سے۔
۷	دھناسری	ذکر اسکا جدول سری راگ مین ہر۔
۸	مالسری	بشرح بالا۔

سری راگ مع ۵ راگنی

نمبر شمار	نام راگنی راگ	سرگم	تعداد سُر	سُر گرہ	سُر متروک	وقت	ترکیب	سُرگم
۱	سری راگ	سُرگم پدھن	۷	س	۰	آخر روز یعنی سہ پہر سے شام تک	مرکب بڈھنس و تنگ و گوری سے	س رگ م پ دہ نی نی دہ پ م گ رس
۲	دھناسری	سُرگ پدھن	۶	س	م	آخر روز بعد سہ پہر	اساوری اور ٹوری اور مارو سے۔ مگر اب سمپورن رائج ہے۔	س رگ پ دہ نی نی دہ پ گ رس
۳	اساوری	دھن سمپ	۵	دہ	رگ	قبل دو پہر دن سے	سدھ یا ساتنک ہے و نزد بعض سمپورن ترکیب دھپ گرس دو قسم ہے۔ سدھ اساوری جوگیا اساوری	دہ نی س م پ پ م س نی دہ
۴	مارو	سپکم دھن	۶	س	ر	آخر روز	گوری و پیج و سورٹھ سے۔	س پ گ م دہ نی نی دہ م گ پ س
۵	بسنت	سرگم پدھن	۷	س	۰	بہار بسنت میں دو پہر دن کو	دیوگری و نٹ و ملار و سارنگ و بلاول سے۔	س رگ م پ دہ نی نی دہ پ م گ
۶	مالسری	سرگم پدھن	۷	س	۰	یعنی بعد دو پہر دن کے	سنکرابرن و کولماد و مہادہ و سٹی سے و نزد بعض ترکیب دھن م گ رس ہے بغیر پنچم کے چار قسم ہے سدھ چیت مالسری پرتاپ مالسری و جول الہی	س رگ م پ دہ نی دہ پ م گ رسس

نزد بعض سری راگ ناف زمین سے پیدا ہوا گویا یہ راگ کفر سے پیدا ہوا معاذ اللہ ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی + مگر تو مصدر اسلام ہے جسمیں یہ راگ حرام ہے و نزد بعض آواز اژدہا سے جو گرد زمین کے حلقہ مارے تحت الثریٰ میں ہے۔ نزد بعض سالنگ یعنے گوری کا ہم رنگ اور مشابہ ہے و نزد اکثر سنکیرن ہے۔

پتر سری راگ

۱	سری ٹون	مرکب سری راگ و سنکھرابرن و مالسری سے
۲	گڑلاہل	بھاکر لو کلیان و کانہڑا سے
۳	ساونت	کامودھ و کیدارا سے
۴	سنکردن	لنگدہن و سورٹھ و بلاول سے
۵	کمٹ راگ	بیراری و اساوری و ٹوڑی و سیام و بہلی و گمند ہار سے اور متھلے سابق متروکہ مین جو ابراگ ہشتگانہ کے یہی ایک راگ تھا
۶	بدھنس	ماروا و ورالی و ہیتی و درگا و دھناسری
۷	دیسکار	ذکر اسکا میگھ راگ مین ہے
۸	راگیسر	بھیردن اور گوری و کیدارا و دیوگری و گندھار و سندھورا و ودھناسری و کانہڑا و اساوری سے

بھار جاسری راگ

۱	بجیا	مرکب پوریا و بھناوات و ٹوری سے بھناوات نام غیر مشہور ہے
۲	دھیان جی	ٹوری و بہاس و شہانا سے
۳	شرو	سوہا و بھیردن و سدھ سے
۴	کنبھ	دھناسری و سرستی سے
۵	کھیم	کانہڑا و سرستی و کلیان سے
۶	سسرکھا	للت و پنچم و کمٹ راگ و سوہا سے
۷	سرستی	نٹ نارائن و سنگھرابرن سے
۸	سوہنی	اسکی ترکیب نہ ملی

ذکر میگھ راگ چہارم

میگھ راگ برہما کے سر یا آسمان سے پیدا ہوا ہی ونزد بعض آواز گردش افلاک سے ونزد بعض صیملادر عدسے نکلا ہی جو اسکے نام سے مناسبت رکھتی ہی —

میگھ راگ مع ۵ راگنی

نمبر شمار	نام راگ و راگنی	سُرم	تعداد سُر	سُر گرہ	سُر متروک	وقت	ترکیب	سرگم
۱	میگھ راگ	دھن سرگ	۵	دھ	سپ	آخر شب یا پہر رات سے تا صبح ... وقت بین نصف نہار سے زوال تک	مرکب از کلیان وسانونت وکامودھ وبسنت ونزد بعض للت وللہاوتی وبھیرون دیوریا سے —	دھ نی س رگ گ رس نی دھ
۲	بھوپالی	سگم دھن	۷	س	۰	اول پہر شب	سدھ یا سالنگ ہی ونزد بعض مدھم متروک وسرگم پگ رس دھن ہی	س گ م دھ نی پ ر دھ پ نی دوم گ س
۳	گوجری	سگم پدھن	۷	ر	۰	اول پہر روز	مرکب از للتا ورامکلی ونزد بعض سدھ وترکیب رگم پدھ نس ہی اور یہ تین قسم ہی سدھ گھٹ سیام گوجری —	رس گ م پ دھ نی نی دھ پ م گ س ر
۴	دیسکار	سرگم پدھن	۷	س	۰	از آخر شب تا اول روز	سورٹھ و سرستی و پرچ سے ونزد بعض مدھم متروک اور ترکیب رگپدھنس ہی —	س رگ م پ دھ نی نی دھ پ م گ رس
۵	ملار یا ملہاری	دھن سگم	۵	دھ	رپ	نصف شب	سارنگ وسورٹھ وبلاول سے یا میگھ راگ وسارنگ سے نزد بعض سپھورن وترکیب دھنس رگم ہی اور یہ ۸ قسم ہی سدھ گونڈ دھوریا ملہار راماہی سوروای ساونت میگھاوی بستنی ہنڈولی [illegible]	دھ نی س ر گ م م گ س نی دھ
۶	تنک	سرگم پدھن	۷	س	۰	نصف شب	سری راگ وکانہرا وبھیرون سے —	س ر گ م پ دھ نی نی دھ پ م گ رس

پتر میگھ راگ

۱	کلائر	مرکب از نٹ و کانڑا و ملار و بلاول ــ
۲	شہانا	کانہڑا و بھیر دوست سے ــ
۳	باگیسری	دھناسری و کانہڑا سے ــ
۴	پوریا	دھول سری و تنگ و منگلا شنک و کانہڑا سے اور یہ چار قسم ہے سدھ پوریا دھناسری پوریا بھاس پوریا کلیان پوریا
۵	ستہ	مالیسری و سدھ ملار سے ــ
۶	سنکھرابن	کیدارا و بلاول سے اور یہ چار قسم ہے سدھ سنکھرا سنکھرابن سنکھرا آدشنک
۷	کانہڑا	ذکر اسکا دیپک راگ مین ہے ــ
۸	ننک یا ننگ	اسکی ترکیب نہین ملی ــ

بھارجا میگھ راگ

۱	کرنانت یا کانٹ	پنچم لت و گوجری و بھاس سے ــ
۲	کاودی	مارو و بھاکر و نٹ نارائن سے ــ
۳	گومنانت	دھناسری و کانہڑا و دھول و ابھری سدھ و مدھادم سے ــ
۴	بہادری	مارو و سنکھرابن سے ــ
۵	مانجھ	ملار و سورٹھ و بلاول و سارنگ سے ــ
۶	پربج	دھناسری و نٹ سے اور یہ دو قسم سدھ پربج جوگیا پربج
۷	نٹ منجری	نٹ و مالسری سے ــ
۸	سودنانت	اسکی ترکیب نہ ملی ــ

ہنڈول راگ مع ۵ راگنی

نمبر شمار	نام راگ و راگنی	سُر گم	تعداد سُر	سُر گرہ	متروک	وقت	ترکیب	سُر گم
۱	ہنڈول راگ	سگم دھن	۵	س	رپ	اول روز سے چاشت تک	مرکب از لیلاوتی وپنچم وپوریا نزد بعض پوربی وکلیان وکمود سے	س گم پ دھ نی نی دھ م گ س
۲	رام کلی	سگم دھن	۵	س	رپ	صبح بسنت رت مین	نزد بعض سدھ یا سالنگ ہی تروبعض ترکیب اسکی سگم دھن ہی —	س گ م دھ نی نی دھ م گ س
۳	للت	دھن سگم	۵	دھ	رپ	ایضاً	بیھاس ودیسی وپنچم سے اور یہ ۳ قسم ہی سدھ یا بہار کیدارا مارو نمتی للت للت للت للت	دھ نی س گ م م گ س نی دھ
۴	پٹ منجری	پدھن سرگم	۷	پ	۰	نصف شب در بسنت رت	ہاروو دھول ودھناسری وکنھاری سے اور یہ دو قسم ہی سوردھی تان بینی	
۵	برادر یا برادری بلاول یا بلاولی	دھن سرگمپ	۷	دھ	۰	اول روز	کلیان وکیدار سے شیر بلاوی اسکا گ بیادی مدہم بفرق ۲۱ سُرت کے ہی یہ ۱۴ قسم ہی سدھ بلاول کلب بلاول المیا سکل کہانچی جیجاوتی بلاول سنکھرابلاول کبیلی بلاول ایمن بلاول کامودی بلاول مدہم سیا بلاول سکیا بلاول سہاگ بلاول سوہا بلاول	دھ نی س رگ م پ پ م گ رس نی دھ
۶	ویسا گھ یا دیوساکھ	گم پدھنس	۶	گ	ر	ایضاً	سنکھرابرن وسدھ وملارو کامہڑا سے اور یہ ۳ قسم ہی دیوساکھی کن چھہ بھنور	گ م پ دھ نی س س نی دھ پ م گ

پتر ہنڈول راگ

نمبر شمار	نام پتر	ترکیب
۱	بسنت	ذکر اسکا سری راگ مین ہی ۔
۲	مالوہ	مرکب ہی بھاس وگوری وبرہج سے ۔
۳	مارو	گوری وبرہج وسورٹھ وسری راگ سے ۔
۴	بکہار	بھیرو وست وترکھمن سے ۔
۵	لنگدھن	کیدارا وبہاری سے ۔
۶	ناگ دھن	سوہو وملار وکدارا سے ۔
۷	کسل	ذکر اسکا نہ ملا ۔
۸	دھول	ایضاً

بھارجا راگ

نمبر شمار	نام پتر	ترکیب
۱	گروی	مرکب سوہا وسارنگ وگوری وگوجری سے ۔
۲	بیلاوتی	ذلیسکار وچیت سری وللت سے ۔
۳	چیتی	سانونت وللت وپوریا سے ۔
۴	پوربی	مالوا وگوری سے ۔
۵	پاروالی	دیوگری وگونڈ وپوربی وگوری سے ۔
۶	ترون	دلپسکار وپوربی وگوری سے ۔
۷	دیوگری	سادھ وپوربی وسارنگ سے ۔
۸	سرستی	مالوا وایمن وسورٹھ سے ۔

دیپک راگ مع ۵ راگنی

نمبر شمار	نام راگنی	سرگم	تعداد سُر	سر گرہ	سُر ترک	وقت	ترکیب	سرگم
۱	دیپک سماگ	سرگم پدھن	۷	س	۰	دوپہر دن یا پچھلی شب سے دوپہر تک	نزد بعض سدھیا نما القوی نزد بعض کیدارا و کامودہ و سدھو و نٹ و گیدھری سے نزد بعض لنک جوتی و سوبی و درگن جوتی سے مگر یہ نام غیر مشہور ہیں۔	س رگ م پ دھ نی نی دھ پ م گ ر س
۲	نٹ	سگدھپ مگر	۷	س	۰	آخر روز	سدھیا سے اتنک ہے اور یہ سات قسم ہے نٹ سدھ نٹ کدار نٹ کہانی نٹ نراین نٹ ابھیری نٹ مارو نٹ سانو ہیں۔	س نی دھ پ م گ ر رگ م پ دھ نی س
۳	کانہڑا	نسرگم پدھ	۷	ن	۰	اول پہر روز شب ماہ	سالنگ ہے و نزد بعض ۱۲ و بقول صحیح ۱۸ قسم ہے سدھ نایکی تھانا اڈانا سگھری ریکل مندریک باگیسری کوسیہ یا کوسیہ تستی کھمایچی سوبھی جیجاوتی درباری غلدا کرنالی دولتی شنگیلہ و نزد بعض سوہا سگھری و دھولیہ حسینی بھی مندرجہ اقسام بالا کی ہیں۔ متاخرین نے برہم ہو گیا کافی کو بھی کانہڑا کہا ہے۔	نی س رگ م پ دھ دھ پ م گ ر س نی
۴	کامودہ یا کامودیا	دھن سرگمپ	۷	دھ	۰	دوپہر روز	کونڈ و بلاول سے و نزد بعض ترکیب دھن رگم نس ہے اور یہ تین قسم ہے سدھ سانت نٹ و یالک کامودہ	دھ نی س رگ م پ پ م گ ر س نی دھ
۵	دیسی	رگم دھنس	۶	ر	پ	دوپہر روز	کھٹ راگ اور ٹوڑی سے و نزد بعض سمپورن و نزد بعض ترکیب رگم پدھنس ہے۔	رگ م دھ نی س س نی دھ م گ ر
۶	کیدارا	نسگمپ	۵	ن	ر دھ	نصف شب	بلاول و پوربی و لنگ سے اور یہ پانچ قسم ہے سدھ کیدارا سیام کیدارا نٹ کیدارا لنکتا کیدارا مارو کیدارا	نی س گ م پ پ م گ س نی

[illegible]

پتر دیپک راگ

ترکیب انها	نام پتر	نمبر شمار
مرکب از سنکرابرن و مدھماد و بلاول و لنگدھن —	نٹ ناراین	۱
کیداری و مارو و سرستی سے —	بھاکرا	۲
چھیت سری و کیدارا و کلیان و کانہڑا سے —	منگلاشٹک	۳
ملار و کانہڑا سے —	اڈانا	۴
ذکر اسکا میگھ راگ مین گذرا —	تنگ	۵
سنکرابرن و اڈانا و سوہنی سے —	رہس منگلا	۶
ذکر اسکا اوپر گذرا مکرر لکھا پایا —	منگلاسنک	۷
اسکی ترکیب پائی نہین —	کسم	۸

بھارجا راگ مذکور

مرکب رام کلی و منگلاشٹک و گندھار و سیام سے —	منگل گوجری	۱
سورٹھ و دھولسری و بلاولی سے اور یہ دو قسم ہی شدھ کانہڑا بیجاونتی	بیجاونتی	۲
رام کلی و سیام و گندھار و گوجری سے —	مالگوجری	۳
گوری و ترون و مارو سے —	منوہر	۴
بلاولی و کیدارا و شدھ کلیان سے —	امین	۵
امین و کیدارا و شدھ و کلیان سے —	ہمیر	۶
کلیان و دیسکار و گوری و سیام سے —	اہیری	۷
ذکر اسکا میگھ راگ مین ہی	بھوپالی	۸

مشہور ہی کہ میان تان سین تک اس فن کے کاملین مین برابر دیپک راگ کا جاری رہا مگر بعد میان موصوف کے بزرگ اُسکا موقوف ہو گیا اکبرنامہ وغیرہ تواریخ مین کہین اسکا ذکر نہین ہی یہ روایت خلاف قیاس و بے اصل ہی البتہ اکبرنامہ مین صرف اسقدر لکھا ہی کہ درین ہزار رہا ل مثل او نشان نہ ہند — اور فی زمانہ کدرے کو بجاے دیپک بعض گاتے ہین —

واضح ہو کہ بحسب منہاے مذکورہ سابق کے راگ ششگانہ مع راگنیون و پتر و بھار جا کے تمام ہو چکے اور اب ذکر بعض اون راگنیون کا ہی جو اُنسے علاوہ بطور رانچھ و دمن و چھایا وغیرہ کے مشہور و مروج ہین سوا اُنکے اور جو متفرق غیر مشہور تھین ذکر اُنکا فضول جانکر قلم انداز کیا جانا چاہیے کہ وضع کرنا راگنی کا سلف سے رائج اور جائز چلا آیا ہی اور قدیم سے کاملین عہد اپنی جودت اور رسائی طبع سے باہم دیگر راگ اور راگنیون مین ترکیب و تصرف کر کے راگنی وضع کرتے چلے آئے ہین اب بھی جنسے ہو سکے بنانا ممکن ہی[1] مثلاً کانہڑا اور اصل ایک راگنی تھی مگر اکثرون نے اُسمین اور راگنیون کا رنگ ملا کر بارہ کانہڑے مقرر کیے یا جیسے حضرت امیر خسرو نے بارہ راگنیان خود ایجاد اور وضع کین زیلف گھٹ راگ سے نکالی علی ہذا ایک سیام مین تصرف کر کے بارہ سیام مقرر کیے ۔ سلطان حسین شرقی جونپوری نے اپنی کمال جودت سے ٹوڑی مین تصرف کر کے چار ٹوڑی قایم کین ۔ جونپوری ٹوڑی مرکب اُز تو افق مقام فارسی و مالسری سے ۔ رسولی ٹوڑی مرکب ہی دھناسری و ملتانی سے ۔ راماں توڑی رام کلی و مالسری سے ۔ تھلی ٹوڑی مختلف چند راگنیون سے مرکب ہی نزد متاخرین سب ۱۴ ٹوڑی ہین ۔ اسیطرح میان تان سین نے درباری کانہڑا کانہڑا و کلیان و ملار سے اور جوگیا اساوری دیو گندھار و اساوری سے مرکب کر کے ایجاد کی اور پلاسی بلاس خان داماد میان موصوف نے اپنے نام سے وضع کی ذکر ان سب راگنیون کا اوپر نہین آیا اسواسطے ذکر اُنکا مع اقسام اُنکے کیا جاتا ہی سارنگ گیارہ قسم ہی شدھ سارنگ بندرائی سارنگ بدھنس لمرہون ساونت دھوریا دھولیا سورٹھی یا سورٹھیر سنجانک مدھمات یا مدھ مادھ گوبرہاری سنہاری کھماچ دو قسم ہی شدھ پرچیا ۔ بہاگ دو قسم ہی شدھ بھاگرا ۔ کلیان ۱۲ قسم ہی شدھ کلیان ایمن کلیان یمن بھوپالی پوریا ہمیر شیام سانورین کاموود نٹ بھیم کھیم ۔ جوگ دو قسم ہی شدھ منگلی سوہ منگلوادی ۔ سیام تین قسم ہی شدھ کلیان کیدارا ۔ ملار یا ملہار ۱۱ قسم ہی شدھ گونڈ دھوریا لرھون راندا سی سوروا سی سانونت سانورین شاکی بسنتی میگھاولی ہنڈولی ۔ واضح ہو کہ واسطے اختصار کے اصل نام ملا کر اکثر جگہ نہین لکھا صرف فرع نام لکھ دیے ہین مگر ہر جگہ اصل نام کے ساتھ ملا کر پڑھنا چاہیے

[1] مرزا احمد بن کا جو نایک وقت تھے ایک دو راگنی انہون نے بھی اسی ترکیب سے بنائی ہین

[2] [illegible]

مثلاً ملار کل اقسام کے ساتھ ملاکر پڑھا جاوے علیٰ ہذا مابقی —

مخفی نرہے کہ راگ کو مرد اور اُسکی راگنی پنجگانہ کو زن اور پتر و بھارجا ہشت گانہ کو پسر و زن پسر قرار دیا ہے
مگر صرف فرضی اور من سمجھوتا ہے اور محض بغرض انتظام اور سلسلہ بندی کے یہ بات ٹھہرائی
اب بھی اگر کوئی کامل فن اسکی سلسلہ بندی کرے اور بعض راگنیاں سواے پتر اور بھارجا
کے مانجھ اور ردھن اور چھایا وغیرہ متفرق و پریشان ہیں اُن سب کو بمناسبت کیفیت ہر ایک
کے راگ ششگانہ کی دختر قرار دیکر مسلسل کرا دے تو ممکن ہے لیکن ہذا اشبیہ اور صورت
راگ و راگنیوں کی جو قدیم سے مشہور اور کتب میں لکھی چلی آتی ہیں محض فرضی و طبع زاد
محض خلاف واقع و خلاف عقل ہیں اور بعض نادان سمجھتے ہیں کہ ضرور راگ و راگنی کی
صورت بھی ہے اسی واسطے بے رُت اور بیوقت نہ گانی چاہیے جیسا کہ فلاں گویہ نے فلانی راگنی
بیوقت گائی تھی کہ وہ راگنی پریشان اور گھبرائی ہوئی آنکھیں ملتی سامنے چلی آئی اور بد دعا دینے لگی
کہنے لگی کہ بیوقت کس کو اُمنے بلا کر ستایا ہے لاحول ولا ولا اصل لہا —

میاں تانسین اور نایک گوپال و نایک بیجو و بنات خان وغیرہ کیسے مرد باخدا اور اس فن
کے کامل یکتا و صاحب تاثیر تھے اور اکبر شاہ کیسا شوقین اور قدردان شاہنشاہ تھا اس وقت
کسی نے وقت یا بیوقت راگنی کو نہ بلا دکھایا راگ یا راگنی ہو اکا سمان ہے اسکا جسم محسوس خلاف
عقل ہے اور کسی نایک نے ایسا دعویٰ نہیں کیا مگر نادان جاہل اُسکو غلط مشہور کیے ہوئے ہیں
اور بقول نایک دکن ۶ دیو اور ۳۰ راگنی مہادیو کے خدام کے نام بھی خلاف عقل ہیں علیٰ ہذا
یہ بھی غلط مشہور ہے کہ فلانے کے کندھے اور شانہ سے سُر نکلا ہے ظاہر ہے کہ آواز حلق سے
نکلتی ہے خلاف عادت و قدرت کے ایسی بات قابل تسلیم نہیں —

مؤلف

فہرست ۲۲ راگنی جنکے نام کسی ملک یا قوم کے نام سے متحد ہیں —

۱	سندھوی	نام ملک سندھ	۲	بنگال	ملک بنگال یا بنگالہ
۳	مارو	نام ملک مارواڑ	۴	بھوپالی	شہر بھوپال
۵	تلنگ	ملک تلنگانہ واقع دکن	۶	للت	شہر للت پور

۷	سورٹھ	ملک سورٹھ واقع کاٹھیاوار	۸	گندھار	اصل نام شہر قندھار
۹	مالوا	نام ملک	۱۰	پوربی	پورب یعنے ملک مشرق
۱۱	کھماچ	نام شہر واقع گجرات	۱۲	سیام	نام ملک شمالی بنگالہ
۱۳	ملتانی	ملتان نام شہر	۱۴	بندرابنی	نام شہر یا نام شخص بیاء نسبتی
یہ سب نام ملک اور شہرون کے ہین جنسے یہ راگنیان موسوم ہین					
۱۵	گونڈ	نام قوم وحشی مثل بھیل اصل باشندہ ہندوستان	۱۶	اہیری	اہیر قوم مشہور
۱۷	گوجری	قوم گوجر	۱۸	نٹ	نام فرقہ تماشاگر
۹	یہ سب چار نام قوم سے منسوب ہین				
۱۹	شہانا		۲۰	بھاوری	
۲۱	ایمن				

یہ دونون نام زبان فارسی کے ہین گر فارسی راگون مین کوئی راگ اس نام کا نہین ہے —
راگون کے نام قدیمی ہین اور شہرون مین بھی بعض شہر مثل ملتان و قندھار کے ہزارون
برس کے بستے موسومہ قدیم شہر ہین —

تاریخون سے ثابت ہے کہ رواج زبان فارسی اس ایکہزار برس کے قریب سے شروع ہوا
مگر غالباً یہ راگنیان بہت پیچھے بنائی گئی ہین ان کل راگنیون کی نسبت میری یہ راے ہے کہ جو
راگنیان کسی ملک یا شہر یا قوم کے نام سے منسوب اور موسوم ہوئی ہین وہ اُس ملک یا شہر یا قوم
مین رائج ہونگی یعنے گانا رونا ہر زمانہ اور قوم اور ملک مین ہے ہر ملک کے گانے کی بلا تصنع
ایک خاص آہنگ اور ادا ہے اُسکو مصلحان اور کاملان فن موسیقی ہند نے اصلاح دیکر
اُسی کے نام سے موسوم کر کے مشہور اور مروج کیا اور پھر اُنکو کسی راگ کی راگنی یا پتر
قرار دیکر کتب مین درج کردیا اسکے سوا اور کوئی وجہ خیال مین نہین آسکتی —
آخر سب راگ راگنی ایک دفعہ نہین بنے اسی طرح بتدریج ہر زمانہ مین بنتے اور
ایجاد ہوتے آئے ہین چنانچہ متاخرین نے بھی اکثر راگنیان بنائی ہین یا مثل

کانھڑے اور توڑی وغیرہ کے اُنمین اور ما در راگنیون کا رنگ ملا کر کئی کئی نام سے موسوم کیا ہی قس علی ہذا۔

مقام چہارم بیان راگ فارس مین

بقول بعض وقت تحویل آفتاب کے ایک برج سے دوسرے برج مین ایک آواز باشکال مختلف ہر بار سرزد ہوتی ہی اسواسطے اُسکو بارہ مقام قرار دیکر راگ مقرر کیا ہی پس فارس مین کل بارہ ۱۲ مقام ہین اور راگنی کو شعبہ کہتے ہین اور ہر شعبہ چند چند نغمہ سے مرکب ہی اور ہر راگ مع اپنے شعبہ کے ہر برج بروج دوازدہ گانہ افلاک سے متعلق ہی اسلیے وقت اور تاثیر سب کی علحدہ ہی چونکہ شب و روز کی ۲۴ ساعتین ہین اسواسطے شعبے بھی چوبیس قرار دیے اور ہر شعبہ اول پستی اپنے مقام سے اور شعبہ ثانی بلندی اپنے مقام سے پیدا ہوتا ہی اور نغمہ بحساب ایام سال کے تین سو ساٹھ ہین اور وہ سب شعبون پر منقسم ہین سوا اسکے آوازہ چھ ہین۔ آوازہ مراد راگنی سے ہین۔

فارسی آوازششگانہ

نمبر شمار	نام آوازہ	نغمہ ہائے آوازان	وصف
۱	سلک	۱۲	پستی اصفہان و بلندی زنگولہ سے پیدا ہوتا ہی۔
۲	گردانیہ	۹	پستی عشاق و بلندی راست سے۔
۳	نوروز	۴	پستی بوسلیک و بلندی حسینی سے۔
۴	گوست	۵	پستی حجاز و بلندی نوا سے۔
۵	بادہ	۵	پستی کوچک و بلندی عراق سے۔
۶	شہناز	۶	پستی بزرگ و بلندی رہاوی سے۔

مقامات دوازدہ گانۂ فارسی مع شعبہ و اوصاف آنہا

نمبر	نام مقام	برج	وقت	تاثیر	تفصیل شعبہ بشرح تعداد نغمہ جس سے وہ مرکب ہے
۱	راست	حمل	بعد طلوع آفتاب	تفریح و نشاط	مبرقع پنجگاہ فی ۵ نغمہ
۲	اصفہان یا صفاہان	ثور	ایک پہر رات	ایضاً	تبریزہ نغمہ نیشاپورک ۶ نغمہ
۳	عراق	جوزہ	چاشت یا سہ پہر روز	ایضاً	عراق ۵ نغمہ مخالف یا رہاوی ۸ نغمہ نزد بعض روی عراق یا مخالف ۵ نغمہ مقلوب ۶ نغمہ
۴	کوچک	سرطان	آخر شب	اندوہ	رکب ۶ نغمہ بیاتی ۵ نغمہ
۵	بزرگ	اسد	نیم شب	ایضاً	ہمایون ۴ نغمہ نہفت ۱۰ نغمہ یا ۲ نغمہ
۶	حجاز	سنبلہ	وقت زوال روز	ذوق شوق	سہ گاہ ۳ نغمہ حصار ۸ نغمہ یا ۲ نغمہ
۷	ابوسلیک	میزان	سہ پہر یا بعد زوال	شجاعت	عشیران ۱۰ نغمہ صبا ۵ نغمہ
۸	عشاق	عقرب	قریب شام یا پیشین	״	زائل ۳ نغمہ اوج ۸ نغمہ یا ۲ نغمہ
۹	حسینی	قوس	آخر شب یا صبح	ذوق شوق	دوگاہ ۲ نغمہ محیر ۸ نغمہ
۱۰	زنگولہ	جدی	•	اندوہ	چارگاہ ۴ نغمہ غزال یا غزال ۵ نغمہ
۱۱	نوا	دلو	•	شجاعت	نوروز خارا ۶ نغمہ یا ماورالنہر یا ماہور ۶ نغمہ
۱۲	رہاوی	حوت	صبح	ذوق شوق	نوروز عرب ۶ نغمہ نوروز عجم ۶ نغمہ

واسطے یادداشت اسماء مقامات دوازدہ گانہ کے رباعی لکھی جاتی ہے **رباعی**

عشاق مراقد حسینی ستا پور است ‏— در پردۂ بوسلیک رہاوی و نواست
چون گشت بزرگ در صفاہان و عراق ‏— زنگولہ حجاز و کوچک اندر راست

علاوہ اس کے گوشہ ۴۸ ہیں جن میں ۱۱ مشکوک ہونے سے قلم انداز کیے اور ۳۷ باقی ماندہ یہ ہیں
ترانہ، نشابک، عزیب، سوار، غم، دابیات، رکب، سرافراز، بستہ نگار، بیات، کردانیہ

نہاوندک دلبر کمال اوج نگار وصال ستستر شبران غزال عرب انگیر بحسہ کمال اصلی اعتدال گلستان تبریز گیزی حیرت جمالی رقع نو معتدلہ مثنوی پہلوی شفا —

واضح ہو کہ موافق ہند کے فارس مین بھی تال اپنی وضع پر رائج ہے اور وہ شانزدہ ہین واسطے آگاہی کے منجملہ اسکے ۱۴ تال کے نام درج ہوئے اور دو تال کا نام پایا نہ گیا بحر مراد تال سے ہی اور بحر بمعنی وزن شعر کے بھی ہین بحر دوبک بحر دور بحر ثقیل بحر خفیف بحر ہزج ضرب بحر دو رافشان ماہین ضرب الفتح فاختہ چیز نیم ثقیل اذفر از صمد رمل ہزج سوا اسکے مخمس ترک ضرب یا ترکی دو تال اور بھی بعض کے نزدیک ہین —

مؤلف

وجہ تسمیہ بعض مقامات شعبہ یعنی راگ و راگنی و بحر فارس بزبان عربی —

عراق حجاز عشاق حسینی غریب مبرقع عشیران بحسہ غمزہ ابیات کرب عرب کمال مخالف زائل اصلی اعتدال حیرت جمالی معتدلہ مقلوب محتریہ مثنوی وصال شفا غزال حصار یہ ستائیس نام راگ و راگنی ملک فارس کے خاص زبان عربی مین ہین اور روح افزا دونون زبان کا مرکب نام ہے —

سوا اسکے تال کو فارس مین بحر کہتے ہین یہ لفظ بھی عربی ہے اور منجملہ شانزدہ تال فارس کے دس تال کے نام بھی زبان عربی مین ہین بحر دور ثقیل خفیف ماہین ضرب الفتح اذفر رمل ہزج مخمس — خالص نام زبان عربی ہین اور چار ضرب مشترک اللسانین ہین —

واضح ہو کہ عہد پادشاہان فارس تک فارس مین خالص زبان فارسی ہی رائج تھی —

اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان مقام شعبہ یعنے راگ و راگنی اور بحر یعنے تال کا وجود ملک فارس مین اُسوقت تک نہ تھا اور جب حضرت سعد بن وقاص نے آغاز صدی اول ہجری اور عہد خلافت ثانی مین ملک فارس کو فتح کیا تب سے زبان عربی کا رواج

ملک فارس مین ہوا اور جسطرح ہند مین ایشیائی بادشاہان اسلام کے عہد تسلط سے زبان فارسی ہندوستان مین ہندی زبان سے مل کر اردو بن گئی اسیطرح فارسی زبان بھی زبان عربی سے مل جل کر قند مکرر ہو گئی غالباً بعد تسلط اہل عرب کے فارس مین یہ مقام اور بحر رائج اور ایجاد ہوکر عربی نام سے موسوم ہوئی اور خاص لفظ مقام شعبہ و نغمہ بھی عربی زبان کے ہین چونکہ عرب کا تسلط ممالک بعیدہ مین تھا اور وہ علم و فن کے دوست تھے اور اکثر علوم و فنون نے انکی ذات سے اُنکے ممالک مفتوحہ مین رواج پایا اور ایک ملک سے دوسرے ملک مین کیا اسلیے یقین ہے کہ یہ مقام و بحر بھی اُنکے عہد مین ہی فارس مین وضع و مروج ہوئے ہون اندرین صورت باقی آٹھ مقام اور شعبے فارس کے قدیمی ہین جو وہان رائج چلے آتے ہین —

بعض ایرانی افغانستانی وغیرہ ایشیائی گویندہ و سازندہ یعنے گانے بجانے والے جو سُنے گئے اُنھون نے ہندوستانی راگ راگنیون سے استنباط کرکے بعض بعض اپنے ملکی اور فارسی مقام کو مرکب کرکے نئے طور پر خوش آیند بنا لیا ہے اب اہل فرنگ کے باجون مین بھی اکثر ترکانت مثل نغمۂ ہندی کی اور بعض ٹون ہندی راگنیون سے اخذ کرکے بنائی ہے غرض اسیطرح ایجاد اور رواج ہوتا چلا آیا ہے — واللہ اعلم بحقیقتہ —

مقام پنجم بیان تان مین

واضح ہو کہ منجملہ سُر ہفتگانہ کے چار سُر تک تان کو دخل ہے اور باقی پانچ سُر سے سات سُر تک راگ کو دخل ہے جیسا کہ مقام اول مین گذرا تان چار قسم ہے اوّل آرچک وہ کہ جسمین ایک سُر بار بار آوے مثلاً س س دوم راگھانگ وہ کہ جسمین دو سُر آوین باعتبار روہی وار دہی کے مثلاً س ر ر س سوم سامک وہ جسمین تین سُر آوین باعتبار مذکور کے مثلاً س ر گ و گ ر س چہارم تان اور بھی اُسمین سرون کی ضرب و تقدیم و تاخیر سے پیدا ہوتی ہین چہارم سُرانگ جسمین باعتبار مذکور کے چار سُر آوین س ر گ م و م گ ر س — اور بتقدیم و تاخیر سُرون کے اُسمین بائیس تان اور بھی حاصل ہوتی ہین — ضرب اور تقسیم تان اصطلاح مین کوٹ تان پرستار کہتے ہین اس حساب سے کل پانچ ہزار چالیس تان ہین منتظم

انتظام

اختصار کے ایک قاعدہ مختصر لکھا جاتا ہی جس سے حساب دان سمجھ لیگا باقی تفصیل طول ہی مثلاً اگر ایک سُر کو اسی مین ضرب دین تو بطریق روہی دار وہی کے ایک تان حاصل ہوتی ہی جیسے س س اور بطریق مذکور کے دو سُر کی ضرب سے دو تان مثلاً س ر اور ر س اور تین سُر کی ضرب سے چھ تان مثلاً س ر گ و ر س گ و س گ ر و گ ر س و گ س ر و ر گ س اور اگر ان چھ تان کو چوتھے سُر مین ضرب دین تو اسکے چارگونہ یعنے چوبیس تان حاصل ہون اور پانچوین سُر کی ضرب سے ان چوبیس کی پنجگانہ یعنے ۱۲۰ تان اور چھٹے سُر کی ضرب سے ان ۱۲۰ تان کی ۷۲۰ ہے ۔ اور انکے ساتوین سُر کی ضرب سے ۵۰۴۰ تان حاصل ہوتی ہین ۔

مقام ششم بیان النکار مین

واضح ہو کہ اہل ہند کی اصطلاح مین النکار مراد علم بدیع [illegible] بیان [illegible] فصاحت کلام حاصل ہوتی ہی اور یہان مراد فصاحت [illegible] ہی کہ دو سُر باہمدیگر یعنے ایک سُر دوسرے سُر سے بخوبی ملجاوین [illegible] ستار تان اور راگ اور تال سب النکار پر موقوف ہی النکار دو قسم ہی ایک آستائی [illegible] ہی کہ بجنسہ تان کے اول کا سُر تان کے آخر مین آوے اور اسکی سات قسمین ہین دوسری [illegible] تان اسکی بارہ قسم متفرق ہین تفصیل انکی بسبب طول کے زائد جانکر ترک کی ۔

مقام ہفتم ذکر حروف آلاپ مین

واضح ہو کہ آلاپ کے حروف مقرر ہین اور وہ مفرد بھی ہین اور مرکب بھی مفرد جیسے آ نا [illegible] اور مرکب جیسے [illegible] تنو اننہ تنوم تنہ نا [illegible] سوا اسکے اس قسم کے الفاظ اور حروف مرکب اور مفرد اور بھی بن سکتے ہین مثلاً [illegible] تون نوت آن [illegible] سلف سے متقدمین بجائے سُر و سرگم راگ و راگنی کے ان حروف کو آستائی اور انترے کے عوض گاتے آئے ہین اسلیے کہ سرگم کے گانے سے سروں مین جنبش اور فرق بخوبی ظاہر نہین ہو سکتا اور ان حروف مین بخوبی و بآسانی سُرت و گمک [illegible] ارکان راگ و راگنی کے دریافت ہو جاتے ہین نام مجموع ان حروف کا ترانہ ہی باقی [illegible] دھرپد کبت خیال

ٹپہ ٹھمری کھمٹہ دادرا غزل چوبولہ وغیرہ واسطے رجھاؤ اور ذوق شوق کے ہی اور اگر آ او آی واو کو آواز بڑھا کر راگ راگنی کے سُرون کو الاپین اُسکو الاپ کہتے ہین غرض گانے کا اصول الاپ بعدہ ترانہ پھر سرگم باقی گیت وغیرہ و بقول ضعیف ترانہ کے یہ آٹھ حرف ہین سوا سے دھرکٹ وتردت کے تا آ نا آ یا نا را دا سواے انکے اور کوئی حروف داخل ترانہ نہین واضح ہو کہ الاپ کے چار استھان بمعنے مکان اور جاے معین کے ہین استھان اول بادی دوم سمبادی تیسرا انبادی چوتھا بیبادی ہی استھان اول بادی اور وہ اصل اور بنا ہر راگ و راگنی کا ہی دوسرا استھان مذکور پہلے استھان کے مقابل ہی کہ اس سے راگ راگنی تقویت پاتے ہین تیسرے استھان سے راگ و راگنی کو رونق اور جلا ہوتی ہی اور چوتھے استھان سے راگ اپنی صورت اصلی سے متغیر ہو کر بگڑ جاتا ہی کچھ ذکر اسکا مقام سوم مین گذر چکا ہی پس ہر راگ و راگنی کا اچار اور آغاز بادی استھان سے کرکے کھرج پر پہنچین اوسکو سنبھار اول کہتے ہین سنبھار بمعنے ابتدا اور آغاز کے ہی دوسرے مرتبہ مین کھرج سے سب سرون پر سیر کرکے اور سمبادی کو زیر نظر رکھکر بادی پر آوین پھر کھرج پر آوین اُسے سنبھار دوم کہتے ہین اور تیسرے مرتبہ مین کھرج یا بادی یا سمبادی یا انبادی سے اس راگ کی کھرج بالائی یعنے ٹیپ پر جا کر اور شکل راگ کے روپ کو مد نظر رکھ کر پھر کھرج پر آوین اسے سنبھار سوم کہتے ہین چوتھے مرتبے ٹیپ سے بھی بلند جا کر کعب یا گندھار تک صورت راگ کی ذہن نشین رکھ کر دو تین بار کھرج پر ارجاع یعنے آمد و رفت کرین اور پھر کھرج پر آجادین اُسے سنبھار چہارم کہتے ہین پس یہ چارون طریق کل راگ و راگنی کے واسطے لازم ہین کوئی راگ و راگنی اس سے خالی نہین۔

مقام ہشتم وصف حرف تان مین

واضح ہو کہ تان کا دستور نہایت عمدہ ہی تان کو اصطلاح مین تان پرستار کہتے ہین اور حرف الف الاپ مین بہت جگہ کام آتا ہی بلکہ اچار اور آغاز گانے کا اُسی سے ہی اور اصطلاح مین نام اُسکا کار ہی اور وہ ایک الف مفرد اور ممدود ہی یعنے آ اور کبھی مرکب ہوتا ہی حرف یاے یعنے ای وامی اور کبھی واؤ سے یعنے او واؤ پس اُسکو بعد ترانہ کے

ایک درجہ یعنے ایک ماترا اعتبار کرتے ہین اور کبھی وقت ضرورت کے حرف مرکب یعنے آئی
واؤ کو دو ماترا مقدار تلفظ کے یعنے دو درجے شمار کرتے ہین اور الف ممدودہ مکرر دو سہ کرر بلکہ
اُس سے بھی زیادہ بہت جگہ آتا ہے اور اکثر واسطے گمک کے لاتے ہین مثلاً آ وا وا آ آ آ آ وا ای
ای ای ای وا آؤ او او پس تان سُر سے خالی نہین اور سُر بھی تین حال سے
خالی نہوگا یعنے منجملہ سپتک ہاے سہ گانہ کے سُر ایک اُن سپتک سے ہوگا سپتک اول
مراد اُس سے ہے کہ اول سُر ہاے بست قایم کرکے اُسکی مناسبت سے بتدریج ے سُر قایم کرین سپتک
دوم وہ کہ اول سپتک کے کھرج کو دوچند کرکے ٹیپ فرض کرین اور اسی طرح ے سُر
قایم کرین سپتک سوم وہ کہ اول سپتک کی کھرج کو سہ چند بلند کرکے کھرج تصور کرکے بتدریج
ے سُر قایم کرین یہی سپتک سہ گانہ ہین فقط ہر راگ کی تان کے لکھنے کی یہ ترکیب ہے کہ اول نو لفظ معمولی
مین جدا جدا لکھے جائین پھر جو لفظ کہ اُن نو لفظون سے جس سُر مین گایا جاتا ہو وہ سُر اُس لفظ کے
مقابل رقم کرین اور سُر مذکور مثلاً اگر اول سپتک سے ہے تو علامت اُسکی ایک مد اور اُسکو حرف
مذکور کے سر پر یعنے اوپر لکھین اور سُر مذکور دوسری سپتک سے ہے تو علامت اُسکی دو مد اور علامت
سپتک سوم کی تین مد لکھنی چاہیے مثلاً سا پا کے ہوگا اگر مذکور سدھ ہے تو علامت اُسکی ایک نقطہ
سُر کی پیشانی پر لکھین اور تیور سُر کے ایک فتحہ اور تیور تر کے دو فتحہ اور تیور تم کے تین فتحہ بلحاظ درجات
عروج سُر کے اُسکے سَر پر لکھین گے جیسے تیور تیور تر تیور تم علی ہذا القیاس علامت کومل - اتکل
سنکارہ - کی بطور کسرے کے لکھی جاویگی - واضح ہو کہ اَن درت - کرتت یہ چار لفظ ضروریات تان
ستار سے ہین مفصل حال اُنکا فصل سوم تال مین آویگا پس اَن چوتھا حصہ لکھ کا اور علامت اُسکی
شکل سا ہلال کے ہے اور درت بصورت ہ صفر یعنے ہاے ہوز کے اور کبھی اُسکی صورت
صفری پر خط محرف بھی وصل کیا جاتا ہے اور لکھ بصورت الف کے گر ابصورت آ ہمزہ کے
لیکن ایک حرکت اُسکے اوپر زیادہ ہوگی مثلاً اور اَن بقدر ربع یعنے چہارم حصہ ایک
ماترے کا ہے اور درت نصف ماترا اور لکھ دیا لگ بجاے ایک ماترے کے یعنے بمقدار
تلفظ کے ایک درجہ اعتبار کیا جاتا ہے اور بدلکھ برابر کو ایک ماترا اور ربع ماترا حساب کرتے
ہین اور علامت الف پر کبھی خط محرف بھی وصل کرتے ہین الغرض گانے مین خیال

دھر پد وغیرہ کو ان درجات کے مقدار اور قعداد پر برتنا ضرور ہی تاکہ جو سُر جس درجہ اور جس سپتک کا ہو اُسی مقدار اور درجہ مین برتا جاوے۔

علامات حروف تان

نمبر	نام حروف ماترا	علامت ایک	شرح
۱	ہرسہ سپتک	یا ـــ	خط سپید مثلاً ـــ یا ـــ
۲	شدھ سُر	٠	نقطہ
۳	تیور تیور تر تیور تم	زبر	بصورت فتحہ کے سُر کے اوپر لکھا جاوے گا۔
۴	کومل اتکومل سکاری	زیر	بصورت کسرہ سُر کے نیچے لکھا جاوے گا۔
۵	آنج	ں	بصورت ہلال کے یہ ایک ماترے کا چوتھا حصہ ہی
۶	درت	ہ	بصورت ہاے ہوز یہ ماترے کا نصف حصہ ہی
۷	لگھو یا لگ	ا	بصورت الف یہ ایک ماترا پورا ہی۔
۸	گرو	ء	بصورت ہمزہ۔
۹	پلت	ءا	بصورت ہمزہ کے اور اُسکے سر پر ایک حرکت ہی۔

مگر یہ علامات فرضی صرف واسطے سمجھنے درجہ اور حد سُر کے ہین اب اگر کوئی شخص نئی علامات مقرر کردے اور وہ عام مین مشتہر اور مروج ہو جاوین تو جائز ہی انگریزی کتاب مین بھی اسی قسم کی علامات مقرر ہین گو صورت مین کچھ تفاوت ہی۔

اوّل تان بھیرون راگ کی۔ واضح ہو کہ یہ روپ راگ مذکور کا باعتبار سمپورن کے یہ ہے وہ نی س رگ م پ پ م گ رس نی وہ بس سُر اول یعنی گرہ یہ اُسکا دھیوت ہی گرہ یعنی خانۂ راگ ہی یعنے صاحب خانہ کو آرام اور قرار گھر مین ہی اور گھر سے نکلتا ہی اور پھر گھر مین آتا ہی اور سُر گندھار انس اور سُر کھرج بیانس ہی اور انس کو بمقابل سمبادی کے ہو بمعنے جان اور روح کے ہی یعنے جسطرح انسان کے بدن مین روح دائر و سائر ہی جس سے وہ زندہ ہی اسی طرح سُر گندھار بھی اس راگ کا انس یعنی بمنزلہ جان کے ہی

کہ کمال لطافت اور خوبی سے اس راگ مین ساری اور جاری ہی اور بابس کہ بمقابلہ انبادی
کے ہی جس سُرپر تان اس راگ کی تمام ہوتی ہی چاہیے کہ سُر کھرج پر تمام ہو بلکہ ہر راگ و راگنی کا
مرجع او ر اختتام سُر کھرج پر چاہیے کہ یہ اصلی سُر ہی اور بعضے تان راگ مذکور کی فی زماننا گندھار
سے کہ وہ انس راگ مذکور کا ہی شروع کرتے ہین —
دھ نی س ر گ م پ گ ر س نی نی دھ نی سا مخفی نرہے کہ تان
چند قسم ہی آستائی پرن سنچاری پرن ابھوگ پرن جھولی پرستار تان آستائی پرن
وہ کہ سُر کھرج بہ نسبت اور سرون کے اسمین بکثرت اور بار بار آوے اور اکثر اچار یعنے
آغاز بھی اسکا سُر کھرج سے ملا ہو مثلاً س گ ر س س نی دھ نی اسا
ر س ر س نی دھ نی سا دھ نی سا س نی دھ پ م دھ
نی س م گ ر س م گ ر س س گ م پ دھ پ
م گ ر سا س نی دھ نی س نی دھ پ م دھ نی س ر
س باقی سب تان آستائی پرن کی قیاساً اسی طریقہ پر استنباط کرنی چاہئین
اور اچار یعنی آغاز اسکا جس سُر سے مناسب ہو جایز ہی اور آچار تان سنچاری پرن کا
اکثر دھیوت سر سے ہی اور کبھی پنجم یا گندھار یا مدھم سُر سے بھی ہوتا ہی اور درمیان
تان آستائی پرن اور سنچاری پرن کے صرف یہ فرق ہی کہ اول تان بطور آستائی کے
اور دوسری تان بطور انترہ کے ہوتی ہی تان سنچاری پرن یہ ہی —
نہ در ت نوم اون اون نہ تنہ تا انہ ای
دھ نی س س س س نی س س س پ نی س س دھ
ای نا ا ا نہ تو اون اون ادم
نی دھ پ م گ ر ر ر س
تیسری تان ابھوگ پرن اسکا اچار گندھار اور مدھم سُر سے ہے مثلاً
نہ در ت توم نہ تنہ نہ رے تا تنہ نہ ری نا توم تا نہ

نہ د ت تو ام نہ تنہ نہ نہ رے تنہ ا نہ
م دھ دھ پ دھ دھ پ دھ نی دھ م پ پ

نہ نہ ری ای ای نا ا ا تو اون ام نا ا

مٓ گٓ گٓ مٓ پٓ مٓ گٓ رٓ رٓ رٓ سٓ نی سٓ سٓ

چوتھی جھولی تان آپچا اسکا ہر سُر سے جاتا ہی مثلاً

انہ تنہ نہ ری تنہ توم نہ رے نا نہ ننا توم

انہ نہ نہ نہ انن ری تہ نہ توم نہ رے

سٓ سٓ سٓ رٓ سٓ دٓ نیٓ سٓ پٓ مٓ گٓ گٓ رے

اے تا نہ نہ تا ا نو اون ام

گٓ سٓ سٓ رٓ رٓ رٓ سٓ

	تان اول مالکوس راگ	

ا نا ا ا ا ا نہ ری ای نا ا توم

مٓ گٓ مٓ گٓ گ گ مٓ م گٓ گٓ سٓ

تان اول ہنڈول راگ جسکا سُر رکھب اور پنچم بر جبت ہی لیکن رکھب سکاری آتی ہی مثلاً

انہ ناتوم تانہ انہ نہ نا ا توم نا انہ تہ نا انہ ری نا ا توم

س س س نیٓ دہٓ سٓ سٓ نیٓ سٓ سٓ گٓ گٓ رگٓ مٓ گٓ رٓ سٓ

تان سری راگ کے پنچم اسکی بادی اور رکھب سمبادی اور دھیوت کومل ہی۔

ا نا آ نہ این ری نہ نا انہ توم اون ام نا ا نا

پٓ مٓ گٓ مٓ گٓ رٓ رٓ رٓ رٓ گ رٓ رٓ سٓ سٓ نیٓ سٓ سٓ

	تان اول میگھ راگ	

ا آ تا ا ا نہ نہ نا توم نہ ری نہ نہ نا

سٓ سٓ رٓ رٓ رٓ رٓ سٓ پٓ رٓ رٓ رٓ پٓ مٓ رٓ

نہ تہ نا ا توم اون م

رٓ رٓ سٓ سٓ رٓ رٓ رٓ سٓ

	تان راگنی ہاے مختلفہ	

اول تان

اول تان بھیروی راگ روپ کی

انا انہ نہ نہ نا اآ توم تہ نہ نہ نہ ری نا ا تورم

[illegible]

تان اول باگیسری کی

ا ا انا نہ توم نا ا نہ نہ نا انہ نا آ نہ این این این توم

[illegible]

پوریا جسکی رکھب سدھا اور بادی ہے اور گندھار سم بادی اور دھیوت انبادی جس سے
گر یہ اور انس اور بیانس ہو اور تان اول اسکی یہ ہے

انا انہ نہ نا ا توم نا آ نہ نہ نا ا ا توم اون ام آ

[illegible]

گوری کی پہلی تان

ا ا نا نہ نہ نہ این این ری ای تا آ نہ نا ا توم

[illegible]

پہلی تان مدھماد کی

انہ نا نہ تہ توم نہ نہ ری نہ نا انہ نہ نا ا توم نا انہ

[illegible]

نٹ راگ کی پہلی تان

انہ ناری نا توم انہ نہ نا انہ این این ری ای

[illegible]

نا آ آ توم اون ام اول تان چھایانٹ راگنی نٹ راگ

[illegible]

ا انا ا نہ ری نہ نہ نا انہ نہ نا ا توام

[illegible]

جسقدر تا نین اصل راگ راگنیون کی بطور نمونہ لکھی گئین باقی ان راگ راگنیون کی بقید سر و سرگم مذکورہ مندرجہ فصل راگ پر قیاس کرنی چاہئین بنظر اختصار تفصیل ہر ایک کی ترک کی اب شرح اچار اور ٹھاٹھ و اقسام سر وغیرہ ۳۲ راگنیہا سے مختلفہ کی حسب رواج متقدمین اور متاخرین کے علحدہ علحدہ لکھتے ہین

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۱	[illegible]	سوہا	۷	پ یا س	۰	بادی س رپ سمبادی ن انبادی گ دم اور کبھی مددگار انبادی گ و دن کومل باقی سادھ ہے
۲		پنچم	۷	پ یا س	للت فیارو	بادی پ سمبادی دہ انبادی گ س سدھ ر کومل گ تیور م دہ ن تیور ہی —
۳		سورٹھ	۷	س یا ن	نندرنی	بادی ن سمبادی دہ انبادی ر م پ سدھ م پ کومل ن تیور ر تیور دہ ہی —
۴		گندھار	۰	۰	۰	بادی م سمبادی ر انبادی ن اور کبھی پ گ مدھم ہوتی ہی
۵	[illegible]	ٹوڑی	۷	گ یا س	۰	بادی گ سمبادی اور بیانس دہ ہی —
۶		کھمبرتی	۶	دہ یا س	سوہا	بادی دہ سمبادی ن یا گ انبادی س م باقی مثل سوہا مندرجہ خانہ نمبر ا کے —
۷		گوری	۷	پ یا س	مارو	بادی سمبادی دہ انبادی گ اور ن ر دہ غیرہ ر کومل گ م ن دہ تیور ہی —
۸		جیتسری	۶	گ یا س	جیت	بادی گ سمبادی پ دہ ن غیرہ انبادی ر کومل سوا پنچم ثانی کے سب سر تیور ہین —
۹		کھٹ	۷	پ	۰	بادی پ انبادی دہ بیادی گ یا جو سر تیور ہو وہی بادی ہی
۱۰		اساوری	۵	دہ	۰	س ر دھ س ر س م پ بادی م دہ سمبادی انبادی پ یا گ ن ہی
۱۱	[illegible]	بسنت	۷	م یا س	ہنڈول و مارو	بادی م سمبادی پ انبادی دہ ر س دہ س پ کومل ر تیور گ سدھ م تیور دہ ن تیور ہو سکتے ہین —
۱۲		دھنلسری	۶	۰	مارو	ن بادی گ سمبادی پ دہ انبادی ر کومل گ تیور م تیور نیم پ سدھ دہ ن تیور ہی —
۱۳		مارو	۶ یا ۷	دہ یا س	ہنڈول	دہ بادی گ سمبادی رم انبادی ن مددگار انبادی ر کومل گ م دہ ن تیور نیم کو بعضے برجستہ کہتے ہین
۱۴		مالسری	۷	پ یا س	دھناسری	بادی پ گ سمبادی س ن انبادی س سدھ گ م ن تیور دہ برجستہ ہی —
۱۵		دھنی	۵	پ یا س	مہادہ	بادی پ سمبادی م انبادی ر دم پ سدھ تیور دن کومل ہی —
۱۶		ساونت	۵	ن یا س	بندراتی	بادی ن سمبادی م انبادی ر سدھ س پ —

ہانتیں فیت میں جو حروف مفرد (س ر گ م پ د ن) ہیں بجاے [illegible] سروں کے ہیں —

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نام راگنی جسکا شائبہ شامل ہے	کیفیت
۱۷	[illegible]	گوجری	ے	۰	۰	کومل گ دھ ن بادی پ انبادی گ ن ہ رکھب تیور ہے
۱۸		بھوپالی	ے	س	ایمن	بادی پ سمبادی ر انبادی ن اور رگ م دھ ن ع رس پ سم ہے
۱۹	[illegible]	رام کلی	ے	دھ	۰	سدھم پ اور تیور تم گ گاہ بیگاہ کومل رگ دھ ن ہے
۲۰		للت	ے	۰	۰	سدھ پ تیور ن کبھی کومل ر بادی دھ سمبادی پ انبادی گ م ن ہے
۲۱		پوربی	ے	گ یا م یا س	للت	بادی گ یا م انبادی پ وغیرہ کومل ر تیور گ م سدھ تر تیور اور دھ ن تیور س پ سدھ ہے
۲۲		ترون	۰	ر یا س	مارو	بادی پ سمبادی گ ن دھ انبادی ر کومل گ م ن تیور ہے
۲۳	[illegible]	بسی	٦	ر یا م	نوڑی	بادی ٹھر اسکا م سمبادی پ انبادی گ اور ر ن م پ سدھ باقی کومل ہین
۲۴		ہمیر	ے	دھ یا س	ایسا	بادی دھ سمبادی گ انبادی پ تیور ر اور گ م دھ ن تیور م سدھ من رس پ شدھ
۲۵		کیدارا	ے	پ یا س	ہمیر	بادی پ سمبادی سدھم انبادی ن سدھ پ تیور گ سدھم تیور تر دھ ن تیور س کاری پہلی تان مین ہے
۲۶		بھاکر	ے	پ یا س	کیدارا	بادی پ سمبادی گ انبادی ن سم دھ ن پ اور گ دھ ن تیور م سدھ تیور ہے
۲۷		ایمن	ے	گ یا س	کلیان	بادی گ سمبادی م انبادی پ اور ر دھ ن وغیرہ ہر گ ر م دھ ن تیور پ ہین یا سدھ ہین

متفرق راگنیان جو کسی راگ سے متعلق نہین

۱	ملتانی	ے	پ یا س	۰	بادی پ سمبادی م انبادی ن رگ اور دھ کومل مددگار انبادی س پ سدھ ہے ذکر اسکا کسی راگ مین نہین
۲	گونڈ	ے	پ یا س	کانہڑا	پ بادی م سمبادی گ انبادی ر دھ ن اور ر دھ ن گ کومل م پ سم ہے
۳	سانگ	ے	پ یا ر	۰	بادی پ سمبادی دھ انبادی ر دھ ن م تیور گ تیو تم نقل بر سدھم سدھم سدھ تیور تر پ سدھ دھ تیور ن تیور ہے
۴	بندرابنی	۰	پ یا س	سیگھ	بادی پ سمبادی م ن بعضے سر کومل اور اکثر تیور ہین
۵	کلیان	ے	گ یا س	ایمن	بادی گ سمبادی ر انبادی پ اور رگ م دھ ن تیور س پ سدھ ہے اسکا کسی راگ مین ذکر نہین ہے

فصل سوم تال کے بیان مین

واضح ہو کہ ساری خوبی گانے راگ راگنی کی تال پر ہی اسلیے ضرور ہی کہ ہر راگ راگنی بقید تال جداگانہ کے جو اُسکے ساتھ مناسب اور موافق ہو گایا جاوے کیونکہ راگ و راگنی بغیر تال کے صورت نہین باندھتا نہ خوشس آیند و دلچسپ ہو تال گویا راگ کی جنتری و میزان ہی۔ نزد بعض ۱۲ و نزد بعض ۱۹ تال ہین اور زبان زد عام ۳۶۰ تال ہین غرض اقسام تال کے بہت ہین مگر یہان صرف ۲۳ - اقسام جنمین سے اکثر رائج ہین بیان کیے جاتے ہین باقی لبسیط و غیر مروج جانکر قلم انداز کیے - مخفی نر ہے کہ تال کی اصل کال ہی اور درحقیقت کال و کال دونون ایک چیز ہین تال بمعنے حرکت و سکون کے ہی اور بمعنے لغوی اصول اور عسر یعنے وزن کے ہی تال نغمہ و ساز وغیرہ کی اصل ہی بلکہ زمین و زمان مین کل اشیا متحرکہ مقید بہ تال ہین دیکھو دورہ مہر و ماہ و انجم و لیل و نہار کا ایک حرکت معمولی پر دور اور مدار رفتار ہی پس اُنکا ایک چال پر چلنا یہی تال ہی و موجد و بانی اس تال کا بہ قول اہل ہند کے مہادیو اور پاربتی ہین - مہادیو اور پاربتی جو بہ عالم ذوق کبھی وجد مین رقص کرتے تھے تو مہادیو کے رقص کا نام تانڈہ اور پاربتی کے رقص کا نام لاس تھا پس بسبب کثرت استعمال کے تانڈہ سے لفظ تا اور لاس سے صرف حرف ل بنظر اختصار کے اخذ ہو کر تال نام رکھا گیا اور ابتک وہی مشہور ہی مگر یہ فرضی و بے اصل ہی واضعان فن نے مثل وزن نظم و نثر کے ہر ملک مین گانے کو بھی محدود کر کے ایک وزن قائم کیا ہی وہی تال ہی اور بناؤ تال کی ماترون پر ہی واضح ہو کہ اصطلاحات مقررہ تال کو پنڈ اور زبان سکون یعنے وقف کو خالی اور زمان حرکت یعنے ضرب کو پر بمعنی بھرا کہتے ہین اور مبدا ضرب اول کو کہ پھر اُسی پر جاوین اسکو بھی کہتے ہین اور پکھاوج و طبلہ مین یہ ۱۲ - الفاظ مخصوص اور معمول ہین - دہا دہد گدی تا تیٹ نن نا تر کت تت کڑان تگ اور یہ الفاظ حرکت و ضرب دست راست سے نکلتے ہین اور دست چپ سے صرف تین لفظ دھن دُھم کتا بجائے جاتے ہین اور نیسر لفظ گھنا دو دستی ہی یعنے دونون ہاتھ سے بجتا ہی اور سم سے کوئی تال خالی نہین سم وہ ہی جو پھر عود کر کے اُسی ضرب اول پر آجاوین گویا تال کا

دور اُسپر ختم ہوتا ہی اور وہ مدار دوسرے دور تال کا ہی —

پہلا مقام ماترے کے وصف مین

واضح ہو کہ بنا اور بقا تال کی ماترون پر ہی اور اصطلاح مین ماترے کو کلا کہتے ہین اور ہر ایک تال مین ماترے معمولی ہین ماترا یا ماتر احرف سکون و ضرب و حرف خالی تال کو کہتے مین یس لگھ کو ایک ماترا یعنی بمقدار تلفظ کے ایک درجہ اعتبار کرتے ہین اور لگھ بمعنی خورد کے ہی اور حرف مفرد ہی ایک حرکت سے خواہ ضمہ ہو یا فتحہ ہو یا کسرہ اور مقدار وصف اسکا بقدر سکون درمیان دو حرکت نبض انسان صحیح البدن کے ہی یا جتنی دیر مین یہ پانچ حرف پڑہ سکین کَ کِ کُ گ ن اور صورت لگھ کی بصورت ا — اور حرف گرُو یا حرف گر کو دو ماترا یعنے بمقدار تلفظ کے دو درجہ اعتبار اور شمار کرتے ہین گر بمعنی کلان کے ہین بصورت الف ممدودہ آ یا الف مع واو یعنی آو یا ہ مع ہ کے آہ یا یاے تحتانی آی کے یا اُسکے آخر مین نون منونہ ہو یعنے آن کہ غنہ اور تنوین سے پڑھا جاوے ذکر ماترے کا سابق بھی گذرا ہی اور باقی جدول آیندہ مین درج کیا گیا اور نیز بیان ماترے کا پران مین ہی — .

شرح و تفریق تال کے ماترون کی

نمبر	لفظ ماترا	مقدار سکون	صورت ہر ایک ماترا	تعداد ماترا			شرح وقفہ
۱	لگھ	زمان سکون حرکت نبض انسان	ا	یک	خورد	۱	بقدر تلفظ یک حرف
۲	گرو یا گر	زمان سکون طویل درمیان دو نبض متعاقب	آ و آی آن	دو	کلان	۲	بقدر تلفظ دو لفظ
۳	پلت یا پلیت	ایضاً طویل	ٮ۱	۳	دراز	۳	۳ یا ہم حرف یا زیادہ
۴	ڈرت	٠	۵:	٠	٠	٠	وقفہ زمانہ کسیقدر حرف کا بنانا چاہیگر
۵	آن	٠	ب ہلال	٠	٠	٠	٠
۶	برام درت	۳ ر ربع	۱۱	۳ ربع	٠	٠	٠

مقام دوم پران تال کے احوال میں

واضح ہوکہ پران بھی ایک جزو اعظم تال کا ہے اور معنی پران کے جسم ہیں اور پران تال کا جسم ہے اور تان کے دس پران ہیں کال مارگ کریا انگ گرہ جات کلا شیے بشت پرستار تان۔ کال اسقدر باریک ہے کہ ۶ درجہ تک تو محسوس نہیں لیکن ساتویں درجہ پر معلوم ہوتی ہے درجہ اول مثلاً پھول کی ایک سوئی نیچے اوپر رکھکر سوئی ایکبار آسمین چھیدیں پس جسقدر وقفہ میں کہ شمول ان ایک سو برگ کے ایک برگ تین سو اخ اسقدر وقفہ کو کہ مرتبہ صدم ہے چھن کہتے ہیں دوم لو سوم کاشٹھا چہارم نمیکہ پنجم کلا ششم ترٹ ہفتم انُ اور زمانہ ۸ چھن کو بک کہتے ہیں اور مدت آٹھ بک کو کاشٹھا اور آٹھ کاشٹھا کو نمیکہ اور آٹھ نمیکہ کو کلا اور آٹھ کلا کو بک ترٹ اور دو ترٹ برابر ایک انُ کے اور دو انُ برابر درت اور دو درت برابر لگھو اور دو لگھو برابر گرو اور تین لگھو برابر ایک پلت کے ہے یہاں تک تو مدارج اور مدت تال کی ہے اور اس سے زیادہ مدت و زمانہ ماہ و سال کا ہے یعنی دس پلت کو ایک پل اور ۶۰ پل کو ایک گھڑی اور ۶۰ گھڑی کا ایک دن ہوتا ہے اس حساب سے ماہ سال وغیرہ سب تال مینے سنسار مین پر چلتے ہیں اور شرح گرو اور لگھو وغیرہ کی اوپر مذکور ہو چکی۔ دوم مارگ اور وہ چار طرح پر ہے اول ایک ماترے سے دوم دو ماترے سے سوم تین ماترے سے چہارم چار ماترے سے ہے سوم کرنا اسکا وصف نہیں ملا چہارم انگ وہ سات ہیں یعنے درت اور لگھو وغیرہ جو اوپر مذکور ہوئے پنجم گرہ وہ چار قسم ہے ذکر ان اقسام اربعہ کا گرہ کے مقام سوم مین مفصل آویگا ششم جات اسکی آٹھ قسم ہیں اول لگھ ایک حرف سے ادا ہو مثل تھا تانیا دو حرف سے تھا تا ثانیا تین حرف سے تکھار ابعا چار حرف سے تکٹ تکٹ خامسا پانچ حرف سے تکٹ تنک بھاو سا چھ حرف سے تکٹ تک تکٹ ثامنیا آٹھ حرف تک تک تک تک یہ سب حروف تفاوت اور نام انجھر کے ہیں ورنہ وہی فقط ایک لگھو ہے کہ سب مین ادا ہوتا ہے اور تفاوت لگھو ہے کہ سب مین ادا ہوتا ہے اور تفاوت لگھو اور گرو وغیرہ برتاو سے بخوبی ظاہر ہوگا ہشتم لَے ذکر اسکا مقام سوم کے آخر مین آویگا نہم جتی وہ کہ توقف واسطے لَے کے قرار دیتے ہیں اور وہ پانچ قسم ہے اول سما کہ اول آخر اور وسط اسکا سب لَے مین برابر ہو دوم سروتوگتا

لہ عوض کلا کے بجاے ... [illegible] ... ۱۲

کہ اُسکے اول مین درت اور آخر مین مدھ یا اول مدھ اور آخر مکت ہو یعنی سُر نو در یا یعنی ابتدا کم اور انتہا زیادہ ہو کہ یہ اول وقت کم اور آخر وقت زیادہ ہی اسواسطے سُر نوکتا اسکا نام ہی سوم مرذنگا کا اول آخر درت ہو اور درمیان مین مدھ یا اول آخر اسکے مدھ بلت ہو مانند مرذنگ کے چہارم پپیلکا وہ کہ اول آخر بالعکس مرذنگا کے مثل مورچہ کے ہو کہ درمیان سے لاغر ہوتا ہی پنجم گوپچھا اول مدھ و آخر بکث اور اوسط مین درت ہو مانند دم گاؤ کے دہم پرستار یعنی اٹھانا[چھینٹا ۱۲] صورت مختلفہ کا مانند تان پر ستار کے ہی اور خلاصہ یکجائی تال اور اُسکے ماترے اور صورت وغیرہ کا نقشہ مندرجہ مقام پنجم سے معلوم ہو گا۔

مقام سوم وصف لَے کے بیان مین

واضح ہو کہ مثل سُر کھرج کے لَے بھی داد الٰہی ہی اور لَے چار قسم ہی اول سم دوم بشم یا بکھم سوم اتیت چہارم اناگھات سم وہ کہ گیت اور تال اور سُر اور ساز و سازندہ و حرکت اعضاب وقت مقررہ پر گانے مین برابر پڑین یا جاے مقررہ سے ذرا کم ایسی لَے اکثر خیال مین رائج ہی اور ایسے خیال کو کبیر کی چھیپ کہتے ہین یعنے کبیر کا برتاؤ اس طور پر تھا۔ بکھم یا بشم وہ کہ لَے سے ہرگز واقف نہ ہو اور جاے مقررہ پر نہ آوے بلکہ برعکس اُسکے و نزد بعض یہ کہ تال دوسری تال سے مخلوط ہو یعنے سم اپنی جگہ سے تجاوز نہ کر جاوے اس سے مراد بے تالہ ہی۔ اتیت وہ کہ اول حرف گیت ادا ہو اور سم کچھ فاصلے سے سُر پر آوے یعنی سم کچھ ذرا جاے معینہ سے زیادہ جاوے یہ لَے اکثر ٹپہ مین خصوصاً بنارس مین جہان ٹپہ گانے کا خاتمہ ہی مروج ہی اسلیے کہ سُر کے گھٹاؤ بڑھاؤ مین قصور نہ آجاوے چنانچہ وقت آمد سم کے ٹپہ مین لَے کی صورت کما حقہ معلوم ہوتی ہی اور بیان سے خوب معلوم نہین ہوتی مراد اس سے خالی پر سم آنا ہی اناگھات وہ کہ اول تال سے ابتدا کر کے گیت گاوین اور جاے مقررہ سم سے جان بوجھکر اور جگہ جانا اور کبھی جاے مقررہ پر آجانا اور سامعین کو اس بات سے آگاہ کر دینا یہ لَے نایاب اور لطف انگیز ہی اور حقیقتاً لَے وہ ہی کہ توقف مابین یعنی درمیان ضربین تال کے واقع ہو اور اسکی تین قسمین ہین اول درت کہ جلد ہو دوم مدھ کہ متوسط ہو سوم بلنپت یا بلمپت کہ آہستہ و چند سکون رکھتی ہو۔

مقام چہارم بیان ساز

ساز سے گانے کا لطف و خوبی اور تاثیر دوچند اور نہایت دلچسپ ہوجاتی ہی بشرطیکہ سازندہ
مشاق و کامل اور ساز بھی عمدہ اور سُریلا ہو اور بعض ساز ایسے بے بہا اور جادو نما ہین کہ گلے
کو مات کرتے ہین گانے والے بھی سنکر اسی کا دم بھرتے ہین بین کا تو کیا کہنا ہی واضح ہو کہ بین
اور رُدبرد کا واضع مہادیو کو قرار دیا ہی پھر اُس سے پکھاوج اور اُسی سے سدھا خان نے
طبلہ ایجاد کیا اگرچہ بین غالبًا کسی موجد ہند کی ایجاد ہی اور حضرت امیر خسرو نے بین کو نصف کرکے
ستار بنایا اور سارنگی کسی حکیم کی ایجاد مشہور ہی مگر غلط یہ ساز ہند ہی کا ایجاد ہی اس سے چھوٹا پکا
اور دوتارا ہی غالب ہی کہ اول یہی سہل استعمال ساز ایجاد ہوئے سارنگی ہرنی مشق کے بعد بنی ہو
سینائی جو بغلط العام شہنائی اور سرنائی مشہور ہی نزد بعض سرنا مخفف سورناسور بمعنے جشن کہ بروز جشن
اسکو بجاتے ہین اسکا موجد شیخ بوعلی سینا ہی اسلیے اُسی کے نام سے سینائی مع یا نسبت کے
مشہور ہی مگر غلط یہ نوبت کا لازمہ ہی اور مع دیگر ساز کے ہند کا ہی ایجاد ہی اور اور ملک مین مثل
سینا کے ساز ہین مگر مثل علم موسیقی کے ہر جگہ ساز بھی ایجاد ہوئے۔ بانس بریلی کے
ایک صاحب نے ستار کا مخفف کرکے ایک ساز بنام محفل دنگ اسم باسمی بنایا ہی ستار کو
مثل سارنگی کے گز سے بجا کر اسکا نام طاؤس رکھا ہی الحاصل اول کوئی ساز نہ تھا
پھر آلات بن بنی ہوئے رفتہ رفتہ اب سیکڑون ساز پر نوبت ہی مخفی نرہے کہ کل ساز چار قسم ہین
تت یا تنت۔ تبت یا بےتت۔ گھن۔ سکھر یا سوسرت۔ تت وہ جو زخمہ اور مضراب و ناخنہ
چوبی یا آہنی سے بجایا جاوے اور تار آہن یا رودہ رکھتا ہو مثلاً ستار بین جنتر مثل
بین پانچ تار کا ہی رباب سرود چارتار قانون اور تبت جو چرم سے منڈھا ہو
اور جو گز یا کمانچہ جو بالون سے بنتا ہی بجایا جاوے جیسے سارنگی سارندہ طاؤس
سنتور۔ کمانچ۔ دوتارہ۔ چکارہ۔ کمانچہ۔ ارغنون۔ یا ارغن عرف ارگن۔
محفل دنگ گھن وہ جو آلہ چوبی سے بجے مثل نقارہ۔ جلترن۔ تاشہ۔ دہل
ڈھولک۔ طنبور۔ سکھر وہ جو باد او دوم کے منہ سے بجاوین جیسے بانسلی۔
نے۔ الغوزہ۔ سینائی۔ نفیری۔ توری۔ کرنا۔ بین بوگی۔ مونہہ چنگ

یعنے طبلان سوا اسکے تنبورہ دف دائرہ ڈفلی طبلہ پکھاوج جھانجھ مجیرہ یا تال رکھٹ تال ڈبرو یہ سب ساز ہاتھون سے بجتے ہین اور زنگولہ یعنے گھونگھرو پیرون سے ساز دن مین سب سے اعلیٰ بین اور بعدہ رباب ہی کہ گلے کا ساتھ اور تقلید کامل اسی سے ہوتی ہی بعدہ سارنگی اور ستار بھی بین کا ہم پہلو ہی اور ساز ملک روم و ساز انگریزی جسمین بہت گنجایش ہی مشہور ہین واقف آدمی ہر ملک کی گت اسمین بجا سکتا ہی —

مقام پنجم بیان تال مین

اوپر مذکور ہوا ہی کہ نزد بعض ۱۲ تال و نزد بعض ۱۹ تال ہین منجملہ اُنکے ۲۳ تال جو دریافت ہوئین اُنمین سے ۱۲ تال کو جو زیادہ مروج و مشہور ہین جدول علیحدہ مین اور گیارہ تال کو جو کم مروج و کم مشہور ہین جدول علیحدہ مین مع اشارات معمولی مذکورۂ سابق اور بول ٹھیکہ کے درج کیے جاتے ہین اور یون ۳۶۰ تال زبان زد عام ہین مگر سوا رے تال مندرجہ جدول کے ۲۵ تال کے نام جو معلوم ہوئے وہ بھی درج ہین اس حساب سے یہ سب ۵۸ تال ہین واضح ہو کہ یہ صرف تال کے قواعد ہین ورنہ فقط مطالعہ سے بغیر مشق اور کثرت کے کہ یہ علم محتاج عمل کا ہی بجا لینا اور سمجھ لینا تالون کا ناممکن ہی منجملہ تالہاے مندرجہ جدول ذیل کے تال سورفاختہ حضرت امیر خسرو کی ایجاد ہی اسمین سم سے کوئی تال خالی نہین ہی —

جدول تال دوازدہ گانہ مع اوصاف

نمبر شمار	۱	۲	۳	۴	۵	۶
نام تال	اوتال یعنی جلد یکتالہ یکفرقہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تتالا دھیما تال	جلد تتالا تال
تعداد ماترا	۲	[illegible]	۴	۳	۷	[illegible]
تعداد ضرب	۱	۳	۳	۲	۳	۳
ضرب جس پر سم ہے	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲	[illegible]
مثال ضرب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تعداد الفاظ ٹھیکہ	۱۲	۱۶	۰	۱۲	۱۱	
بول ٹھیکہ	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ترکیب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

	چت کن تال یعنی سواری تال	۷ یا ۱۱	۴ یا ۵	۳ بعد	[illegible]	۰		اس کی ۵ ضرب ہیں ۲ ضرب باندک تفاوت و ۳ ضرب متواترہ ہیں مرکب ۲ پلٹ اگر پھر الٹ سے وزن بعض ماترا لیتے ۲ گر اول و ۳ میان الگ آخر پھر اگر سے اور بلکہ ہیں تو اول ۲ الگ درمیان اور ۳ آخر پھر الگ سے اور سم ۲ ماترہ پر
۱۱	درست سنگیت تال یعنی ارا چوتالہ	۷	۴	۴ ۱ پر	[illegible]	۲۸	دھین تا دھین دھین تا کت تا دھین دھین تا دھین دھین تا تن تا تین الگ تا تا دھین تا دھین دھین تا	۲ ضرب باندک فاصلہ متواترہ ہیں و مرکب ۲ گر ایک الگ پھر ایک گر سے ہو دھین اول ضرب سم پر ہے۔
۱۰	عجیب ہشت تال چوتالہ	۶	۴	۴ ۱ پر		۱۶	تا دہ نا تک و دہ دہ نہ تک دہ نہ تک دہ دہ دہی کہ نہ تک	اول ایک ضرب باندک فاصلہ سہ ضرب متواترہ پر ضرب سوم کے حساب سے چہارم سم ہو و مرکب اگر ۲ الگ پھر اگر سے ضرب چہارم یعنے اول حرف تا ٹھیکا کا ہے۔
۹	جھپ تال	۵	۳	۲ یا اوسط پر		۱۰	دھین تا دھین دھین تا تین تا دھین دھین نا	۲ ضرب متصل باندک توقف سم کے و مرکب اگر ۲ الگ پھر ایک گر سے ہے تین تا خالی پر اور سم دھین تا پر بعض ضرب پر
۸	درست برام یعنی بہل فاختہ یا سوبھا تال	سہ یا ۱۰	۳	۱ پر		۷	دہ نہ تک دہ دہ دہ نہ تک	مثال تال دھمال کے ہے و مرکب اگر ۲ درست سے وزن بعض ۲ ماترا بعض ماترا سے۔
۷	دھمال تال یعنی تال ہول	۷	۱ یا ۳	۳ پر		۸	تہ دہ دہ دھا کہ دھن دھن دھا	ضرب متصل و ضرب سوم الگ باندک فاصلہ تا سہ عدد شمار کرتے ہیں مرکب ۲ گر و الٹ سے۔

جدول یازدہ تال متفرقہ

نمبر شمار	نام تال	تعداد ضرب	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۱	دھرم تال	۰	-	۰	بول ان تالون کے نعلے
۲	پچھمی تال	۱۸	۰	۱۸	
۳	خمستہ تال	۵	۰	۵	
۴	ذو وجہ	۰	۰	۰	
۵	[illegible]	۵	۰	۲	موجد اسکے حضرت امیر خسرو ہین اور یہ مرکب ہی ایکت ۳ لکھ پھر ایلت اسکا لکھ اول اور اختتام اسکا کل ۹ ماترے پر ہی مثلاً
۶	ہوری جبتا یا جبر جبری	۳	۱۰	۳	دھین دھین دھاگی تن نہ دھین تاکی نہ تن
۷	بٹ تال	۰	۰	۰	بول انکے نعلے
۸	جھوم را تال	۳	۰	۲	
۹	برم تال یا برہما تال	۱۰	۰	۱۰	
۱۰	دادرا	۱ پہرہ	۳	ہر ضرب [illegible]	دِھنَ تہ دِھنَ
۱۱	چھزوس	۱۴	۰	۰	

نام ۵۲ تال تان

چوتالا پنچ تالا اشٹ تالا گنیش تال بھیروشن تال چھمبک تال کوشٹہ تال اوشٹ
تال سودھ تال جاجیوت تال جیجوت تال روپا تال درشٹ لیلا تال سری کمل
امی لیلا تال رنگ تال وردین تال گج لیلا تال ہنس لیلا تال سور رنگ لیلا تال
رنگ وات تال راج تال سنگد تال ہالی تال انگ تال ہنس ناینگھ تال
بجے تال نندن تال کوکلا تال دیپک تال نرسکی تال رام تال سمتال
بے سم تال کوکلا تال اہی نند تال ابھی نند تال برم تال بیدبا دہر تال بیرتال
کل تال اوربھن تال دہر تال راج بیدبا تال ایک تال سرکیت تال
جے منگل تال گند رب تال بکرم تال چربہت تال رنگ بھرن تال نرت تال

مقام ششم رقص کے بیان مین

واضح ہو کہ راگ اور تال ہر ملک اور ہر قوم کا جدا گانہ ہی اسی طرح وضع رقص بھی علیحدہ ہی ہو یگانہ ہی القصہ جسطرح گانا اور بجانا ہند کا ہر قوم و ہر اقلیم پر فائق ہی اسی طرح ناچ بھی نایاب اور وضع داری ہنود مین موجد رقص مہادیو اور پاربتی ہین مگر ایک زمانہ دراز سے ہند مین کامل ہوا ہی اسکے کتھک ہین مخفی نرہے کہ ناچ کی گت بھی ۰۶ سو مشہور ہین مگر فی زمانہ دس بارہ ہی رائج ہین اور رقص کی گت کے الفاظ مقررہ اور مروجہ تین ہین تا تھئی تت یہی الفاظ آگے پیچھے آتے ہین اور اگر کامل اور کتھک سے مشق کرے تو یقین ہی کہ پاؤن پکھاوج اور پیرن کے برابر تیار ہو جاوین گے اور بھاو جدی چیزون ہی یعنے غزل ٹھپہ ٹھمری دادرا کھمسہ گیت کہ انہین مین بھاو بتانا چاہیے نہ کہ خیال دھرپد ترانہ سرگم وغیرہ مین جو چیز گائے موافق مضمون اسکے اُسکے معنی اور مطلب کو ہاتھ پیر کی حرکت و سکون و آنکھ و ابرو و نگاہ و چہرہ کے اشارہ اور انداز سے جس سے متعلق ہو تمام ناز و ادا موزون لے کے کرکے اسطرح بتائے کہ گویا خود صورت مضمون مجسم بنجائے اور جو مضمون گیت مین گائے استادانہ اُسی طرح اور اُسی انداز اور صورت سے حالیہ اور لعینہ کر دکھاوے گویا ہر ایک حالت اور مضمون کی صورت آپ بنائے ناچ گانے مین جب یہ بات بھی جمع ہو تب معاً تاثیر حاصل ہوتی ہی بشرطیکہ اُستاد کا بتلایا ہو کہ

نے بھاگو واضح ہو کہ بھاؤ چار قسم ہی پہلا بھاؤ وہ کہ جیسی محفل ہو ویسا بھاؤ اور سب کو بتلاوے اور دوسرا ارتھ بھاؤ وہ کہ جو بول ہوں اُسکا مضمون اور بھاؤ بتاوے تیسرا انگ بھاؤ وہ کہ گیت کے مضمون کو اعضاے بدن سے بزبان حال ثابت کرے یہ سب سے زیادہ مشکل ہی چوتھا نین بھاؤ وہ ہی کہ گیت کے بول کو صرف چتون کے اشارہ سے بتادے روپ اِس سے مراد ہی کہ صورت کو موافق اختلاف مضمون کے گیت کئی طرح بنلاوے اور اُسکو گت ارتھ بھی کہتے ہیں اور نرت بھاؤ صرف چہرے سے بتاتا ہی

جدول گت رقص چاردہ گانہ مسلمہ شاہ اودھ

نمبر	نام گت	صفت
۱	پری گت	پری کی طرح پر تولنا یعنے ناز و ادا سے کھڑے ہو کر جیب تختی اور ہاتھ عوض سجا کر دونوں ہاتھ سر کے برابر کھڑے اور بلند کیے جاویں تو محرابی گت ہی دونوں ہاتھ پھیلا کر جیسے پرندہ پر تولتا ہی جانا اور لوٹ آنا نظر ہر مرتبہ ہاتھوں پر ہو
۲	سلامی گت	دست راست سر پر کج رکھنا اور دست چپ بطور خود چھوڑ دینا اور اُسی پہ نظر رکھکر جانا اور پھر آنا
۳	فریاد گت	دست راست کج یعنے پشت دست اپنی طرف ہو بند دست سر تک اونچا کرنا اور اُسی پر نظر رکھکر دست چپ بطور خود رہا کرکے جانا اور بے چلے آنا ترچھی گت بھی اسکا نام ہی
۴	مکٹ گت	دونوں ہاتھ کی سر انگشت باہم گانٹھکر یعنے ملاکر مکھ کے سامنے سر کے اوپر تک اونچا کرنا مثل ہلال کے حلقہ چہرے کا باندھ لینا اور نظر ان انگشت پر رکھکر جانا اور لوٹ آنا
۵	انچل گت	پشت دست راست سر کے اوپر رکھکر اور دست چپ سے ذرا سا انچل دوپٹہ کا پکڑ کر نظر پیرون پر رکھکر جانا اور پھر آنا
۶	خندہ گت یعنی مسکراتی گت	میانہ پشت دست راست کا نیچے کے لب پر اور دست چپ کی پشت باندھ کر کمر پر اور کنپٹی ذرا کج کرکے اور خندہ پیشانی سے تبسم کرنا نظر روبرو رکھکے جانا اور آنا مصداق شعر ؎ غنچہ میں نہاں ہاتھ سے ہونٹوں میں ہنسی ؎ بند تبسم پہ ہی کھلا کو نہیں

نمبر شمار	نام گت	صفت
٧	موو ب گت یعنی وہشت زدہ	کف دست راست کف دست چپ پر اسطرح ملادین جیسے تال دیتے ہین اور ناف شکم کے برابر لانا اور اُنپر نظر رکھکر رقص کرنا۔
٨	حُسن گت	مشت دست راست باندھکر درمیان ہر دو پستان کے چھاتی پر رکھنا اور نظر پستان پر اور دست چپ بطور خود رہا کرتے ناچنا۔
٩	گھونگھٹ گت	گھونگھٹ ہاتھ بھر کا لٹکا کر اسکو دست چپ سے پکڑنا اور دست راست سر پر رکھکر نظر پستان پر کرکے جانا اور لوٹ آنا۔
١٠	محجوب گت	بطرز بالا ایک ہاتھ گھونگھٹ لٹکا کر دونون ہاتھ بطور خود چھوڑ کر بسطرح راہ چلتے ہین ناز سے نظر ناف پر رکھکر رقص کرنا۔
١١	ناز گت	مشت دست چپ باندھکر ناف پر رکھکر اور مشت پر کہنی دست راست کی رکھکر دست درمیان ہر دو پستان سے سیدھا مثل ستون کے کھڑا کرکے پشت دست راست زنخدان پر اور نظر پستان چپ پر رکھکر ناچنا۔
١٢	غمزہ گت	اسکا ٹیڑھی گت بھی نام ہے دست راست سر پر اور دست چپ بطور خود چھوڑ کر اوپر کے دانت سے لب زیرین دبا کر آنکھین نیچی کرنا اور بھوین تان کر اور نظر پستان چپ پر کرکے جانا اور پھر آنا۔
١٣	ادا گت	دونون ہاتھ سر پیچ رکھکر سر بطرف آسمان کرکے اور نظر اوپر کرکے رقص کرنا۔
١٤	نیک گت	نیچے دونون ہاتھ کے بغل مین دبا اور نظر بطرف آسمان کرکے ایسی چال سے جانا اور لوٹ آنا۔

خاتمہ

قواعد ستار

واضح ہو کہ بین مین تو فقط آلاپ اور بعینہ سب گلے کی نقل گویا نرا ترانہ بجتا ہی اور ستار مین یہ الفاظ معمول ہین دِر دارا دا اور انترہ آستائی اور پلٹ پھرت مین بھی الفاظ ہیم اور مکرر وسکرر آگے پیچھے آتے ہین اور مضراب ہین مکرر اور بدل کر بجتے ہین مثلاً دِر دِر دِرا دِرا دا دِرا دِر دِر دا دار دا وغیرہ اور اسی سے تیار ہوتا ہی مگر بجانے مین شرط یہ ہی کہ بول صاف نکلے اور ہل چل کر بگڑ نہ جائے اور قید تال اور سُر اور صحت ٹھاٹھ کی بھی مقدم ہی اور علاوہ گتون کے جو استادون کی باندھی ہوئی ہین ہر صاحب استعداد اور باندھ سکتا ہی آدمی کچھ راگ اور سُر سے آشنا ہو تب ستار خوب اور جلد صحیح بجاتا ہی جب یہ بول ستار کے ہاتھ کی مشق سے صاف اور صحیح کر کے بجائے اور ٹھاٹھ یا ہر راگ و راگنی کی گت جاننے اور بنانے لگے تو لگے صرف ہاتھ کی تیاری ہی سو وہ جب آدمی پر شوق غالب ہو حاصل ہو جاتی ہی اور جب قدرت ہو جائے تو گلے کا ساتھ اور ہر قسم کے بول اور انگریزی گت اور آلاپ چاری مثل بین اور رباب اور سرود وغیرہ کے سب کچھ بج سکتی ہی باقی محل اور مشق سے متعلق ہین یہ مدہم ستار کا ذکر ہی اور بہارگاہ تو صرف فقیرون کے انگ کھانے کا ٹھیکرا ہی اور درحقیقت ستار بڑا مونس اور غمگسار تنہائی ہی —

پنجاب کے گیت کو عموماً ٹپہ کہتے ہین ہند مین میان شوری کے وقت سے اسکا رواج ہوا مگر ہند مین بنارس سے بہتر کہین ٹپہ گایا نہین جاتا اور سب جگہ بھی وہین کی قطع پر گاتے ہین ہند مین بخلاف پنجاب کے ٹپہ کی ایک خاص قطع اور انداز پر جھول دیکر ٹھاٹے مین گایا جاتا ہی بعضے اسی قطع پر فارسی اور اردو کے ٹپے بھی یہ آمیزش نظم وغیرہ گاتے ہین مگر قطع سب کی ایک ہی پنجاب مین ٹپے کی وہ قطع اور رسلے نہین ہی — میان شوری نے پنجاب مین زبان پنجابی تھوڑی سی سیکھ کر ٹپے کو ہند مین رائج کیا تب سے ٹپہ ہندکا روز بروز نہایت باریک اور شایستہ ہو گیا —

مولف

یہ تمام انتخاب علم وفن موسیقی ہند کا کتب اہل ہند سے کیا گیا ہی - مگر اسمین جو باتین اصول وفروع علم وفن موسیقی سے علاقہ رکھتی ہین وہ سب قرین قیاس اور قابل استعمال ہین باقی فسانے دور از قیاس و بے اصل ہین اسلیے کہ یہ علم عقلی ہی جو بات عقل مین نہ آئے اور اُسکا سلسلۂ ثبوت بھی نہ ہو تو اُسکا کہنا اور ماننا دونون غلط بر غلط ہین -

جسطرح اور تمام علوم معقول خداے عزوجل نے انسان کو عطا فرمائے ہین علی ہذا علم موسیقی بھی انسان کے حصہ مین آیا ہی دیو اور جن اور فرشتہ کو اُس سے کیا علاقہ ہی - مگر جسطرح اور تمام علوم عقلی ایجاد ہو کر بتدریج ترقی پذیر اور رائج ہوئے اسی طرح ہر علم وعمل موسیقی بھی ہر ملک مین اول ایجاد ہوا پھر ہر زمانہ مین علی قدر مشق وتجربہ ترقی ہوئی اور پھر تدوین اور انضباط ہو کر ایک علم ٹھہر گیا اور کتب مبسوط لکھی گئین مگر کتب سے یہ تاریخی ثبوت نہین ملتا کہ کس زمانہ مین ایجاد ہوا اور کب تدوین ہوئی اور کب اُسنے ترقی پکڑی -

مگر اسقدر دریافت ہوتا ہی کہ چارون بید یعنی رگ بید - شام بید - ججر بید اتھربن بید - جو ہنود کی مقدس کتب مذہبی ہین جب وہ پڑھے جاتے ہین یا اُنکے منتر کبھی جگ اور برت مین پڑھے جاتے ہین یا ہوم مین اُسکے اشلوک برہمن لوگ پڑھتے ہین وہ ایک قسم کے راگ مین پڑھے جاتے ہین -

مگر دراصل وہ راگ نہین ہی بلکہ مثل قراۃ کے ایک ادا ہی اور ہر ایک بید کے لیے ایک خاص طرز اور ادا مقرر ہی اور وہ اسی ادا سے مقررہ اور صداے معینہ مین پڑھا جاتا ہی اور اُسکے ساتھ ہاتھ کی ایک حرکت بھی ہر ایک بید کے واسطے علٰحدہ علٰحدہ مقرر ہی اور پڑھتے وقت زیر وبم آواز مین ہاتھ بلند اور پست کیا جاتا ہی - بید خوانی کے واسطے ایسی قید اور حکم نہین ہی کہ وہ کسی خاص راگ راگنی مین گایا جاوے اور یہ پڑھنا بھی بغیر مضامیر اور ساز کے معمول ہی اُس ادا کو صرف ایک قراۃ سمجھنا چاہیے مگر تاہم راگ سے خالی نہین -

بید سے دوسرے درجے پر رامائن بالمیک ہی اسمین لکھا ہی کہ بالمیک رکھی نے . لو کش دو فرزند مہاراجہ رامچندر کو پرورش اور تربیت کر کے اپنی بنائی ہوئی نظم کتاب رامائن

جو سرگذشت مہاراجہ موصوف مین تصنیف کی تھی یاد کراکر اور بین سکھا کر مہاراجہ کی جگ مین
آن ہر دو فرزند مہاراجہ کو ساتھ لائے اور اُنسے مہاراجہ کو بین پر رامائن سنوائی تھی۔ اس سے
صرف اسقدر ثابت ہوتا ہو کہ بین اُسوقت رائج تھی اور رامائن بین کے ساتھ گاکر سُنائی گئی
مگر اس سے یہ ثابت نہین ہوسکتا کہ وہ بین موافق بین مروجہ حال کے تھی اور اُسمین راگ
اسی طرح بجایا جاتا تھا جیسا کہ اب بجایا جاتا ہو نہ یہ ثابت ہوتا ہو کہ موافق اصول علم وفن موسیقی
کے رامائن بطور ترانہ اور خیال وغیرہ کے گائی گئی ہو بلکہ قیاس سے صرف اسقدر معلوم ہوتا ہو کہ
بجائے تنبورہ کے بین کے تارون سے صرف آس اور مدد سرون کی آواز کے ساتھ کے واسطے
لیجاتی ہوگی اور خوش آوازی اور خوش ادائی سے رامائن سُنائی گئی ہوگی جسطرح اکثر کتب
قصص ایک اداے خاص اور صداے دلکش سے پڑھتے ہین۔ مگر یہ پڑھنا اور شئی ہو اور
گانا اور چیز ہو مگر راگ سے خالی نہین۔
اور کرشن کنھیا کا جو کمال بانسلی اور رقص مین مشہور ہو اُن بیانون سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ
یہ دونون کام بقید اصول علم وفن موسیقی کے کیے جاتے تھے بلکہ ایسا پایا جاتا ہو کہ جسطرح اہل ذوق
وشوق ایک عالم ذوق وشوق مین بانسلی بجاتے ہین اور عالم وجدانی مین ناچتے ہین اسیطرح
وہ ناچنا بجانا تھا۔
سواے اِسکے جو پچھلے اور سوانح مشہور حالات مہاراجہ رامچندر اور کرشن اور گورو پانڈو
اور راجہ اجیپال اور بدھ اوتار اور سکندر کے ہین اُنمین کہین یہ ثابت نہین ہوا کہ اس علم وفن
موسیقی کا اُن عہدون مین کمال یا عام رواج تھا۔ بلکہ اور علوم ہند مروج اور مشہور تھے اور
اُنہین کا سوانحات ہند مین مذکور بھی ہو مثلاً علم طب یعنے بیدک اور ہندسہ اور فن
سپاہگری اور علم جوتش یعنی نجوم وجوگ وشاعری وغیرہ چنانچہ زرتشت نے اپنے موجود
وساتیر مین بید بیاس کی تعریف لکھی اور سکندر بھی ہند سے ایک بید کو اپنے ہمراہ لیگیا ہو اور
یونانی مورخون نے بھی اور علوم ہند کا ذکر لکھا ہو واضح ہو کہ علوم منقول ودین کی ترقی اور دین
تو اسلیے ضروری ہو کہ اُسپر انسان کی نجات منحصر ہو۔ رہے علوم معقول وفنون اُنسے بھی عوام
اور بادشاہان وقت کو ایک خاص تعلق ہو اور مدار انتظام وحسن معاشرت وحیثیت اُنپر موقوف ہو

چنانچہ ایسے علوم کی ترقی اور تالیف اور تصنیف کتب ہمیشہ جاری رہین اور وہ ابتک پائی جاتی ہین
مگر یہ علم وفن موسیقی صرف امیر پسند ایک شوق کی چیز ہی یا امرا اُسکو بعد فراغ اپنے فرائض
کے شنکر حظ نفس حاصل کرین یا اسکو پیشہ ور اُسکے ذریعہ سے قوت لایموت بہم پہونچا دین —
پس یہی دو سبب اسکی ترقی کے ہین مگر امرا اور راجہاے عہد سابق عیاشی و تن پرور غافل نہ تھے
بلکہ حافظ اوقات اور جفاکش اور سیدھے سادے ہوتے تھے اور اُنکا کام آبادی ملک
و انصاف و حفاظت رعایا تھا یا آپس مین جنگ و جدل یا شکار علی ہذا الناس علی دین
ملوکہم — یعنے اسی طرح رعایا بھی اپنے حال و اشغال مین سادگی سے بسر کرتے تھے
یہی باعث ہی کہ اس علم وفن کا سلسل اور رواج کتب عہد سابق مین نظر نہین آتا —
مگر البتہ جب ملک ہند خوب آباد اور دولتمند ہوا اور جا بجا اکثر راجہ مہاراجہ ذی اقتدار
ہوئے اور برہمنون نے اُنکے عہد مین رسوخ اور دخل پایا اور بڑے معابد اور مندر
عام و خاص کے مرجع ہوے اُسوقت ایسے مندرون مین گوئے اور پاترین اور گائنین
یعنے زنانے طایفے بکثرت ان مندرون سے متعلق تھے اور وہ صرف اسی امر پر
مامور تھے کہ مندرون مین باوقات معینہ گایا ناچا کرین — مگر ایسا فراغ اور رواج
بعد زمانہ بدھ کے ہند مین پایا جاتا ہی جو دو ہزار برس کے اندر فرض کیا جا سکتا ہی
چنانچہ تخمیناً نو سو برس گذرے جب محمود غزنوی نے مندر سومناتھ لوٹا تھا تو اُسمین کئی
ہزار گائنین تھین اور سات سو برس زمانہ راجہ جے چند والی قنوج کو گذرے جنکے
عروج سلطنت مین قنوج مین پانچ ہزار گھر پاترون کے تھے — مگر ایسے طوائف سے
یہ ثابت نہین ہوتا کہ اس علم وفن کا عام رواج یا ہر زمانہ مین صاحب کمال موجود تھا —
بلکہ صاحب کمال ہر ملک اور عہد مین شاذ ہی ہوتے ہین — چنانچہ آئین اکبری مین نسبت
تان سین کے لکھا ہی چنے کہ درین ہزار سال مثل او نشان ندہند — حالانکہ تان سین
اعلے درجہ کا منتہی گویّہ یعنے نایک نہ تھا اور اُس مدت ہزار سال مین مثل مہاراجہ جے چند
والی قنوج اور راجہ پنجاب و چتور و منڈور و کالنجر و گوالیار وغیرہ کے اپنے اپنے زمانہ مین
کئی بڑے بڑے راجہ صاحب اقتدار گذرے ہین گویا آج سے تیرہ سو برس کے اندر

تان سین ایک بیمثال و بینظیر گویا شمار ہوتا تھا جس سے ہمارے بیان کا ثبوت ہو۔ مدعا یہ ہو کہ ایسے علم وفن امیر پسند ہین جب کوئی شخص اپنے شوق اور محنت اور مناسبت طبیعت سے کمال حاصل کرے تو اسکی شہرت یا تکمیل صرف قدردانی اُمرا و حضور رسی ہی ہوتی ہو جب سے اُمرا کو اس طرف توجہ ہوئی اُسی وقت سے اس علم وفن نے بھی ترقی اور فروغ پایا الحق

؎ کسب کمال کن کہ عزیز جہان شوی —

اسقدر پایا جاتا ہو کہ رواج اور تدوین اس علم وفن کی ہند مین ایک زمانہ سے چلی آئی ہو اور کسی نہ کسی عہد مین بعض بعض اہل کمال بھی ہو گذرے ہین مگر زیادہ تر اہل کمال کا یکجا ہونا اور اسمین طرح طرح کی ترقی اور اصلاح ہونا عہد شاہان اسلام مین ہی رائج ہند ہوا اسلیے کہ مختلف ریاستین سمٹ کر چند بادشاہون کے اور اخیر کو ایک ہی شاہنشاہ دہلی کے تخت مین آکر ایک سلطنت مستقل قائم ہوئی اسوقت ہند بھر کی ملک اور ممالک فارس اور روم و ترکستان وغیرہ کے اہل کمال بھی اور زیادہ تر اول عہد شاہنشاہ اکبر مین جمع ہوئے اور گانے اور بجانے والے بھی ایک سے ایک بڑھکر تھے اس جمعیت اور قدردانی سے یہ فن زیادہ تر فروغ اور ترقی اور اصلاح اور ایجاد سے کمال پر پہونچا۔ اور پھر وہ پشت در پشت ہر عہد سلطنت مین رائج رہا علی الخصوص عہد محمد شاہ مین بادشاہ کی محویت اور شوق سے اس کمال کو پہونچا کہ اسی کا کمال باعث زوال سلطنت ہوا گویون کا اقتدار و عروج حد سے گذر گیا تھا اور مزاج بادشاہ پر محیط اور امورات مملکت پر دخیل تھے ایسی فراغ بالی نے اُنکے فن کو کمال پر پہونچایا اور بہت گوئے نامی نامی اور متعدد بین نواز اور سازندے کامل جمع تھے چنانچہ ابتک جو نامی سازندے اور گوئے ہوتے چلے آئے ہین یا باقی ہین وہ اُنھین کی نسل یا شاگردون کے سلسلہ مین ہین اور فی زمانہ واجد علی شاہ بادشاہ اودھ کے شوق نے فن موسیقی نئے طرز پر کمال کو پہونچا دیا مگر ساتھ اسکے گویون کے اقتدار نے اس سلطنت کو بھی کھو دیا۔ غرض زمانہ حال تک چند نامی گوئے اور سازندے ہند مین باقی تھے اب پچھلے با کمال تو مرگئے اور ویسے ہین کار اور گوئے اب باقی نہ رہے مگر بعض ریاست مین جو باقی ہین فی زمانہ وہ بھی مغتنمات مین سے ہین —

غرض ہندوستانی ریاستون مین جو ہند مین موجود ہین اور اُنمین علی الرسم اس فن کے لوگ نوکر رہتے ہین اسلیے اسکا چرچا وہان باقی چلا جاتا ہی اور جب کوئی رئیس شوقین اور قدردان پیدا ہوگیا تو اُس فن کی بھی ترقی اور اہل فن کو بھی امید قدر سے زیادہ کمال حاصل ہوجاتا ہی مگر اب جو شائستگی یورپ ترقی روز افزون پر ہی اسلیئے ایسے فضول اشغال وکمال بھی موجب بیقدری قرار دیئے گئے بلکہ بعض اُسکو معیوب جانتے ہین اگر یہی حال رہا تو کیا عجب ہی کہ آیندہ برائے نام ہی بعض باکمال باقی رہین۔ مگر چونکہ اب ہند کے ہر خطہ اور سواد اور قوم مین یہ فن ہر دل عزیز اور مروج اور عام پسند چیز ہی اسلیے یہ فن گو کسی حالت ناپرسانی مین ہو اور اعلے درجہ کے باکمال بھی موجود نہ ہون مگر سلسلہ رواج بدستور باقی رہیگا ۔

عہد محمد شاہ مین مین کار اور خیالیے اور دھرپدیے بڑے بڑے صاحب کمال تھے اور اُسوقت تک راگ ہی کا برتاؤ تھا مگر عہد واجد علی شاہ مین راگ کا برتاؤ جاتا رہا اور صرف ٹھمری اور غزل ٹھمری انگ نے شاہ پسندی سے رواج اور ترقی پائی اور ناچ اور بھاؤ اپنے کمال ترقی پر پہونچگیا اور شاہ ممدوح نے غزل اور ٹھمری کا طرز بھی نہایت دلچسپ اور آسان ایجاد کیا کہ اب تمام ہند مین یہی ہر دل عزیز رائج ہوگیا ہی اور بھاؤ مین تو وہ ترقی کی کہ نامی اور قدیمی کتھک بھی بحلف معترف اور عاجز تھے ۔ طبیعت موزون اور ہمہ تن توجہ بلیغ اور اُسپر تمام سامان ناز ونعم وکرشمہ وعیش خداداد پیش نظر پھر کمال کیونکر نہو ۔

فی زمانہ ٹھمری وغزل وناچ وبھاؤ لکھنؤ کا اور ٹپہ گرہ بند جو شوری نے زبان پنجاب مین اخیر زمانہ مین ایجاد کیا ہی بنارس کا اور خیال رباب کے باکمال گوالیر مین اور بعض باکمال ریاست رامپور دریوان وغیرہ مین بھی موجود ہین مگر ہند بھر سے یکتا اُستاد مسلم الثبوت وفرد کامل مفقود ہی اگرچہ سلطنت ہند ولکھنؤ اس فن کے نظیر ہوئی مگر بادشاہ تو اپنے ذوق شوق مین مستغرق رہے اور اہل کمال فن موسیقی اپنے عروج وخود پسندی مین سہو محو رہے اسلیے کوسیقدر کمال وفروغ اس فن کو ہوا مگر کسی نے کوئی ایسا اصول قایم اور جاری نہ کیا جس سے اُن نقصون کی اصلاح ہوجاتی جو اس فن یا گانے اور سازون مین ہین بالنسبہ طنطنہ کمال ترقی موسیقی

وعروج کلاونت وہ سب نقص بدستور باقی رہے اور تمام ساز اپنے اُسی پرانے نقش اور طرز پر ہی رائج رہے اور ہین سونے چاندی اور جواہرات سے سازون کو زینت دی گئی مگر نہ اُسکے ذاتی نقص دور کیئے گئے نہ اُنہین ایجاد ہوا اور جبتک ہر شی کے تمام نقص اصلاح پذیر نہو جاوین تب تک اُسکی خوبی اور کمال قابل اعتبار نہین ــ

اسکا سبب صرف بے علمی و بے پروائی ہی اور یہ اصلاح جب ہی ممکن ہی جبکہ شوقین رئیس یا خود اُستادان فن بشرطیکہ علم و عقل سلیم رکھتے ہین بدل متوجہ و ساعی ہون ورنہ یہ طوفان بے تمیزی جیسا ابتدا سے آج تک چلا آتا ہی بدستور چلا جاے گا کلکتہ مین چند سال سے چند شوقین بنگالیون نے ایک مدرسہ اسکی تعلیم کا قائم کیا ہی مگر جب دیکھا گیا تو اُنہین بھی بجز معمولی تعلیم کے کوئی اور طریقہ اور فکر ان نقصون کی اصلاح کے واسطے نہین کی گئی البتہ ایسا مدرسہ ایک ذریعہ اصلاح ہی جب اُسکو اُسپر توجہ ہو جائے ــ

اُن نقص سازون کا اصلاح طلب ہی جنسے گانے کو فروغ ہی مثلاً تنبورہ جسپر خیال اور دھرپد اور ترانہ وسرگم اور راگ گایا جاتا ہی وہ کمبخت جب سے ایجاد ہوا ہی اپنی اُسی حالت نا پرسانی مین ہی اور ایک بڑا اجر ثقیل اور مہمل اور بے ہدا ساز ہی اور مشکل یہ ہی کہ سُرون کے تار دیر مین ملائے جاتے ہین اور جلد بے سرے ہو جاتے ہین اسلیے گانا روک کر سُر ملانے پڑتے ہین اور ملاتے ملاتے تیا کا وقت تار کا ٹوٹنا اور باعث دلشکنی ہوتا ہی تنبورہ سے غرض صرف یہ ہی کہ گلے کی آواز کو آس اور مدد ملے اور سُر روشن ہو جاوین ــ اس کام کے واسطے اگر تنبورہ مین کوئی اصلاح ایسی کیجاوے کہ یہ ہرج موقوف ہو جاوین تو کچھ بڑی بات نہین ہی یا یہ کہ بجاے تنبورہ کے اور کوئی ساز ایجاد کیا جاوے کہ ادنی حرکت یا اسانی سے مثل آواز تنبورہ کے یا اُس سے بہتر آس اور آواز اُن سُرون کی پیدا ہو سکے جس سے باطمینان خاطر گویہ کے گلے کی آواز کو مدد مل سکے ــ

انگریزی باجون مین علاوہ پیانو کے بعض دم کش چھوٹے ساز آتے ہین کہ اُن سے صحیح اور خوش آیند سُر پیدا ہوتے ہین ــ دوسری خرابی یہ ہی کہ گویے کی آواز کو تنبورہ سے نسبت نہو وہ بڑے تنبورے پر ہی گاتا ہی موزون یہ ہی کہ اگر گلے کی آواز سے تنبورہ کے سُر پست نہون تو غیر برابر تو ہون ــ

اُس سے بڑھکر پکھاوج ہی اُسکو خوش قطع کرنا اور اُسکے نقصون کی اصلاح کرنا بھی مشکل نہین ہی
کس شکل سے ٹھونک کر اُسکے سُر درست کیے جاتے ہین اور بجتے بجاتے سُر اُتر کر
بے سُرے ہو جانے سے گانا بند کر کے پھر ٹھونکنے اور سُر ملانے کی ضرورت پیش آتی ہی
اور بسبب اُسکے ثقیل اور طولانی ساخت کے بجانے مین طاقت جسمانی بہت خرچ ہوتی ہی
اگر طبع ایجاد پسند اور ذکی ہو یا کوئی امیر اشتہار انعام دیکر چاہے تو خواہ یہی پکھاوج
اِن نقصون سے پاک ہو کر سبک اور درست ہو سکتی ہی یا کوئی اور ایسا ساز یا اُسکا قائم
مقام ایجاد ہو سکتا ہی جو پکھاوج کا کام دے اور وہی گمک اُسمین موجود ہو اور اِسقدر زور
اور کشمکش اور کاہش کی ضرورت نہ پڑے علی ہذا طبلہ- ان دونون ساز مین کوئی ایسی
اسپرنگ یا کمانی یا چکر لگایا جاوے کہ باسانی اور جلد اُسکے سُر چڑھ اور اُتر سکین اور
ساخت مین نزاکت پیدا کیجاوے اور سُر کی جگہ گونج کے وسائل بڑھا دیے جاوین
جس سے آواز مین گمک اور لوچ ہو اور آواز اس سے زیادہ بڑھ جاے اور قد پکھاوج
اور طبلہ کا مختلف کر دیا جاوے یعنے جس درجہ کے گویے کی آواز ہو اُسی کے مناسب اُس
ساز کی آواز ہو یہ بات جب ہی ممکن ہی جبکہ قد اُس ساز کا چھوٹا بڑا بنایا جاوے گا ورنہ بڑے
ساز کی بلند اور سنگین آواز مین کم آواز اور باریک آواز گویے کی دب جاتی ہی اور یہ بڑا نقصان ہی-
علی ہذا بین اور سارنگی جنکے پردے اور سُرون کا ملانا اور قائم رکھنا خالی از مشکلات نہین اور باوجود
اس تعداد اور جنجال کے پھر بھی بین کی آواز نہایت پست اور ٹھس ہی چاہیے کہ جیسا عمدہ ساز ہی اُسیقدر اُسکی
آواز بھی بھینی اور زیادہ اور باج مین ترقی ہو-

گو عادت سے ان سازون کا استعمال گوارا ہی مگر اصلاح اور ایجاد سے اُنکی مشکلات آسان
ہو جائین اور بجاے ان نقص قدیم کے اور خوبیان پیدا ہو جائین تو کیا اچھی بات ہو-
طبائع جب اُنکو عدم سے وجود مین لائے تو اُنکی ترقی خوبی اور رفع نقص کیا دشوار ہی-
مشکلے نیست کہ آسان نشود + دیکھو صناعان یورپ نے ایجاد طبعی سے اپنے ملکی سازون کو کس
رتبہ ترقی پر پہونچایا ہی اور پہونچاتے چلے جاتے ہین اور اِسلیے اُنکی قدر اور اُنمین سہولیت زیادہ
ہوتی جاتی ہی-

ایک خرابی یہ ہی کہ اگرچہ سازہاے ہندوستانی گانے کے ساتھ کے واسطے نہایت موزون اور
مناسب ہین مگر مثل پکھاوج و طبلہ و سارنگی و مجیرہ کے گانے کے ساتھ وہ اُس بے تمیزی
اور نافہمی سے بعادت قدیم اس زور شور سے بجائے جاتے ہین کہ گانے والے کی آواز دبجاتی ہی
اب گانے والا ایک یا دو شخص ہم آواز ہین اور اُسکی سنگت مین ساز بلند آواز کئی ہین یعنے
پکھاوج و تنبورہ اور مجیرہ اور سارنگی یا صرف طبلہ اور دو سارنگی اور مجیرہ پس اس مجموعی
آوازون کے سامنے ایک دو گانے والے کی آواز خواہ مخواہ پست اور دبی ہوئی رہتی ہی
گو تیر ایک ہون مگر جب اصل گانے والے کی آواز دبی رہی تو اُسکی باریکیان اور خوبی و دلچسپی
بہت کم ہوجاتی ہی خصوصاً آواز کے دبے رہنے سے جب وہ زیادہ زور لگاکر گاتا ہی
تب آواز کا رس اور گدازگی اور اثر اور بھی کم ہوجاتا ہی اور اسپر یہ طوفان بے تمیزی
کہ پکھاوجی اور طبلیہ اپنے اظہار کمال کے واسطے جدا اپنے پرن زور مار مار کر کمال
شورش اور سینہ زوری سے اوڑاتا ہی جس سے سامعین کے کان اور اوسان
پریشان ہین اور مکان اسقدر گونج رہا ہی کہ کانون کے پردے پھٹے جاتے ہین مگر اُنکو
اسکا کچھ خیال اور پروا نہین کہ مکان کس درجہ اور شان کا ہی اور اس آواز سے اُسکو
کیا مناسبت ہی یا سامعین کس دل اور دماغ اور مزاج کے ہین یا وقت اور موسم
اور صحبت کیسی ہی غرض وہ اپنے جوش خودنمائی مین اندھے بہرے ہوکر اسقدر سرگرم شورش
ہوتے ہین کہ سامعین مصداق شعر سعدی ہوجاتے ہین اور بجاے حصول لطف سماع
کے اس سے نفور ہوکر گھبراتے ہین فرمائیے جب سامعین کی طبیعت کو وحشت ہوئی
اور دل اوچاٹ ہوا تو گانے بجانے اور سننے کا کیا فائدہ ہی بلکہ در دسر ہی شعر
پنبہ ام در گوش کن تا نشنوم ٭ یا درے بکشاے تا بیرون روم ٭ جس طبیعت کے پکھاوجی
اور طبلیہ ہین اُسی عادت کے سارنگیہ اور مجیرہ نواز بھی ہین چنانچہ وہ بھی اپنے اظہار
کمال کے لیے دل کا حوصلہ نکالتے اور زور شور سے بجاتے ہین اس سے اور بھی
شورش بڑھجاتی ہی۔ علی ہذا سارنگیہ اپنی سنگت کے ساتھ گانے کے وقت مین وہ تانین
سارنگی مین لیتے ہین کہ گانے والے کی کبھی مے نہ جانے۔ غرض گویہ اور سازندون کا غول سے

ایک غول بیابانی بن جاتا ہی بجز اسکے کہ صرف سُر سب کے ایک ہین اور کسی بات مین پورا ساتھ نہین
سب اپنی اپنی راہ ہوتے ہین یہی باعث ہی کہ اس شورش آئند و لپسند گانے بجانے کا پورا اثر
اور دلچسپی حاصل نہین ہوتی اور جو اس سے مقصود ہی۔ دیکھو بمعنے سرکار و سلطنت جو لفظ
گورنمنٹ مشہور ہو اسکے معنے یہ ہین کہ تال سُر سے ملے ہوئے پس اسی طرح گانے
بجانے والون کا بھی تال سُر پورا ہونا چاہئے۔

جہان تک بکری اور بحث اور کمال آزمائی اور مقابلہ ہو وہان اس شورش کا مضائقہ نہین اور
وقت تعلیم کے بھی ایسی جودت دکھانی ناموزون نہین مگر جب کسی دربار یا محفل یا جلسہ مین صرف
واسطے رجھانے کے گانا بجانا ہو تو ضرور ہی کہ اس موقع پر گانے والے کے قوہ اور آواز کا
اندازہ دیکھ کر اُنکی مناسبت سے اس سہولیت اور تال میل سے بجائے جاوین کہ گانے
والے کی آواز نمودار رہے اور اُسکا پورا ساتھ بلکہ اتباع ہو اور جو تان گویا لیتا ہو وہی
سارنگی سے اور وہی پرن طبلہ یا پکھاوج سے نکلے یا صرف سیدھا سیدھا گویے کا ساتھ
کرے غرض سازندے گویے کے مطیع و مقلد رہین نہ کہ گویہ اُنکی سنگت پر مجبور ہو کر اُنکا ساتھ
کرے۔ اگر اس طرز خاص سے گایا بجایا جاویگا تب ضرور گانے والا اپنی حد قدرت و کمال
تک اپنے طرز پر کشادہ دلی سے خوب کھُل کر گاویگا اور ایسے تال میل سے لطف بھی حاصل ہوگا
اور گانے والے کے کمالات بھی بخوبی ظاہر ہونگے اور سننے والے بھی محظوظ ہونگے
اور سمان بندھکر جو اثر خداداد کہ ساز اور آواز مین ہی وہ سامعین پر بخوبی نمایان ہوگا
اور یہی گانا سننے کا مقصود ہی۔

اسی طرح جو بین کار یا ستار نواز یا رباب یا سارنگیا وغیرہ صرف اپنے ساز کو سنانا چاہے تو
لازم ہی کہ اُسکی سنگت مین بھی جو تنبورہ یا سارنگی اور پکھاوج و طبلہ یا ڈھولک یا صرف بایان
یعنے ایک فرد طبلہ کا ہو وہ بھی رعایت اور احتیاط سے صرف اصل سازندے کی تائید و
تقلید مین بجایا جاوے۔ مقصد یہ ہی کہ خواہ گویا ہو یا سازندہ جسکا سنانا منظور ہی اور وہی اصل
مقصود ہی وہ بخوبی نمایان رہے اور جو اُسکا لازمہ صرف اُسکی تائید و تزئین کے واسطے ہی وہ
صرف اُسکا ایسا ساتھ دے کہ اصل گانا بجانا اُسکی شورش سے دب نہ جاوے اور اپنا جوہر کمال

بغیر بہر اور اتباع سنگت کے آزادانہ طور سے بخوبی دکھا اور سنا سکے ۔
جسقدر اس سنگت اور سازندہ کا ان اصول سنبھالکر بجانا ضرور ہی اسیقدر بلکہ اُس سے زیادہ خود
گویہ کا سنبھلکر گانا اور عیوب اور نقص سے بچنا از ہمہ واجبات ہی واضح ہو کہ گانا بہت مشکل فن ہی چاہیئے
اول اُسکے علمی اصول سے آگاہ ہو اور اچھے استاد سے صحیح سیکھا ہو اور برسون کی محنت شاقہ
اور عرق ریزی سے اُسکو کمال پر پہونچایا ہو تب وہ اس قابل ہو گا کہ دوسرون کو خوش کر سکے
اور اہل فن سے داد حاصل کرے سازون مین بین اور اُسکے بعد ستار اور رباب اور
سارنگی مشکل ساز ہی اور گانے مین ترانہ دھرپد اور خیال بڑا مشکل ہی اُسکے بعد ٹپہ ۔ اگرچہ ٹھمری اور
غزل بظاہر آسان ہین مگر وہ بھی اپنے رنگ ڈھنگ مین کمال کے ساتھ گانا خالی از مشکلات
نہین اُنکی خوبی بھی یہی ہی کہ وہ اپنے رنگ مین گائی جاوے مگر جو ایک قسم کے گانے والے ہین
جب وہ دوسری چیز گاتے ہین تو اپنے ہی طرز خاص مین اُسکو بھی گاتے ہین مثلاً خیالیے
ٹپہ ٹھمری غزل کو خیال انگ کرکے اور ٹپہ گانے والے خیال کو ٹپہ انگ کرکے گاتے ہین
یہ عیب صرف عجز گویے سے ہی اور جو کامل اور ہر رنگ ڈھنگ پر قادر ہین وہ جس شی کو گاوینگے
اُسی کے طرز اور رنگ پر گا سکینگے یہی خوبی اور کمال مشاقی ہی اور یون ہی گانا چاہیئے ۔ ۔
ساز بجانے کے واسطے بھی گانا جاننا مقدم ہی بغیر گانا سیکھے کوئی ساز صحیح بجا نہین سکتا جبتک
راگ راگنی کی صورت معلوم نہ ہوگی اور تان پلٹا گلے سے نہ جانتا ہو گا تب تک ہاتھ سے
ستار اور بین وغیرہ سازون مین کیونکر ادا کر سکتے ہین یعنے ہاتھ اور ساز گویا گلے کی نقل ہی ۔
اگرچہ سنتے سنتے بھی ہوشیار آدمی راگ راگنی اور تال اور تان پلٹہ سے واقف ہو جاتا ہی اور ایک
ملکہ حاصل کرکے اُسکے عیب و صواب جاننے لگتا ہی مگر اُسکو کن رسیا کہینگے گنی جبھی ہو گا جب
خود باقاعدہ گانا بجانا جانتا ہو اور ساز سے زیادہ تر گلے سے گانا مشکل ہی جب ایسا شوق کرے
اور چاہے کہ اُسکو صحیح طور سے سیکھے تو لازم ہی کہ اول سرون کی ایسی مشق کرے کہ اُنکے ادا
پر بخوبی قادر ہو اسلیے کہ راگ کی جان سُر ہین وقت مشق آخر شب خوب ہی جب کھانا ہضم ہو چکے
اور حوائج ضروری سے فراغت پا لئے اور عالم تنہائی ہو اُسوقت سرون کی مشق کرے
معدہ خالی ہو گا اور بعالم تنہائی طبیعت یکسو اور سبک اور ہمہ تن آمادہ اور متوجہ ہو گی

اور حتی الوسع مکان بھی بند ہوگا اور سُر اپنے اندازہ اور قاعدے سے گلے سے ادا ہونگے از
خود اُسکا عیب وصواب نظر آئیگا اور وہ ایسے روشن اور صحیح اور خوش آیند پیدا ہونگے
کہ خود مشاق کو لطف حاصل ہوگا جبتک طبیعت آمادہ اور متوجہ رہے مشق کرے جب
تھک جاے یا دل گریز کرے یا آواز کام نہ دے فوراً چھوڑ دے۔ غرض گانے کی اصل
آواز اور سُر ہی جب آدمی سُرون اور سپتک پر قادر اور اُسکا بخوبی ماہر ہو گیا پھر راگ کو
اُسکی صورت مین گانا اور تال پلٹہ وغیرہ پیدا کرنا آسان ہو جاتا ہی۔ تان پلٹہ صرف آواز کا
زیور ہی ورنہ راگ راگنی کی شکل اور گانے کی تاثیر جو کچھ ہی وہ سیدھے اور سپاٹ
گانے مین اور سپاٹ سرون مین ہی ہی چاہیے کہ اپنے دل اور دماغ اور قوہ اور حد آواز
کو جانچ کر ایسے سرون مین گاوے کہ اُس درجہ آواز پر بلا جبر بخوبی و بآسانی قادر رہو اگر اُس سے
پست یا بلند آواز مین گاوے گا پچھتاویگا جب سرون اور سپتک پر مشق سے قادر ہو جاے
اور خوب دم بڑھ جائے اسلیے دم بڑھنے پر ہی مدار قدرت ہی اور راگ راگنی کی صورتون سے
سے بھی واقف اور تال سے ماہر ہو جاوے تب تان پلٹہ کی مشق کرے اور تان ایسی
صحیح ہو کہ نہ بےسُری ہو جائے نہ تال سے باہر جاے نہ اس راگ راگنی سے باہر ہو جائے
معمولی اور بندھی ہوئی تانین معتبر ہین جو استاد سے صحیح پہونچی ہون یا کسی استاد سے سُنکر
اخذ کی ہون۔ ہمیشہ ہر زمانہ مین ہر شخص اپنے زور طبع اور مشق سے تانین ایجاد کرتا چلا آیا ہی
اگر یہ خود بھی جودت طبع سے خوش آیند تان ایجاد کرکے اُسپر قابو حاصل کرے تو وہ بھی
معتبر ہی غیر معتبر صرف طبعی تان ہی جو اتفاقیہ گلے سے نکلے اور پھر چاہے تو اُسکو دوبارہ
نہ لے سکے یہی معیوب وغیر معتبر ہی گو کیسی ہی خوش آیند ہو مگر اُسکا اعتبار نہین ۔
اسکا گُر یہ ہی کہ اپنی آواز اور طاقت کی حد یہ خود جانتا ہی پس اُسی کی مناسب تان لے
اور دوسرے کی دیکھا دیکھی سے افراط تفریط مین نہ پڑے ۔
کمال خوبی تان کی یہ ہی کہ ایک ہی دم مین ثابت تان آوے اور دوم درجہ کی وہ تان ہی
کہ سُرون کے چڑھاؤ یعنے روہی تک نصف تان لے اور آروہی یعنے اوتار مین
دوسرے دم مین پلٹہ اور تان پوری کرے ۔

اور اُسکے خلاف اگر صرف چڑاؤ مین یا محض اوتار مین دم توڑ توڑ کر تال کے کئی ٹکڑے کرے
یہ نہایت معیوب ہی بجاے لطف کے ایسے گویے کو پشیمانی اور سامعین کو نفرت ہوتی ہی
گو ایک ہی دم مین یا دو دم مین تان پوری ہو مگر کچھ بھی تو لطف نہین ہی بلکہ خوبی اسمین ہی کہ جس
اور رنگ ڈھنگ سے تان شروع کی ہی ایک یا دو سانس مین اُسی شان سے تان پوری
ہو جاے اسی مین گلے اور سُر اور راگ کا پورا رنگ قائم رہیگا اور اسی یکرنگی سے عجیب
تاثیر پیدا ہوگی اور اپنے آپ کو بھی مزا آئیگا - ورنہ آخر وقت مین دم گھبرا گیا اور سانس
پھول گئی تو سرون مین وہ روشنی اور خوبی نہین رہتی اور اسی سے وہ تان پلٹہ خوش آیند
بھی نہین ہوتا - اب عادت اور رسم سے گویون مین یہ عیب ہی کہ گو سب عیب تان پلٹہ مین
ہون مگر صرف تال اور سم پورا ہو جاے یہی بڑی غلطی ہی - گانے کی اصل سُر اور پھر راگ
و تال ہی چاہیے کہ تینون اصول کی رعایت یکسان ہو یعنے سُر اپنی شان اور حد خوش آیند تک
قائم رہے اور راگ اپنی صورت اصلی پر قائم رہے اور تان پلٹہ مین تال اور سم اپنے قاعدے
سے قائم رہے جب گانا ہی - تال صرف وزن اور اندازہ ہی چاہیے کہ تان پلٹہ اُسکے دایرے
اور احاطہ سے باہر نہ ہو جاے مگر یہ نہ چاہیے کہ جبر اور کاہش سے سرون کو اور تان پلٹہ کو کھینچ
تان کر سم پر ڈال دیا جاوے گو وہ خوش آیند نہ ہو - اول چاہیے کہ سمان باندھنے اور تاثیر پیدا کرنے
کے واسطے سیدھے اور سپاٹ سرون مین گا دے جب راگ کا رنگ جماوے اور سمان
بندھ جاوے اور اُس سے لوگ محظوظ ہو لین تب چاہیے کہ اپنے سُر آورد اور تان پلٹہ اور راگ
دھاری کا کمال دکھاوے مثلاً بدا - وغیرہ سُر جو اُس راگ مین نہین لگتے کسیقدر اُنکا رنگ قصداً
ملا کر دکھاوے مگر اس خوش اسلوبی سے ایسے موقع پر آڑے اور بڈا سُر لگا وے کہ راگ بگڑنے نہ پاے
بلکہ خوش آیند ہو وہ قدرت جو سرون کی اس مشق سے حاصل کی ہی یہان کام آتی ہی -
علی ہذا دوسرے راگون کا رنگ اس راگ مین کہین بطور چاشنی کے لگا لگا کر دکھاوے
اس سے عجیب لطف پیدا ہوتا ہی اور واقفان فن سے داد ملتی ہی - مگر یہ بات بھی جب ہی میسر ہوگی
جبکہ مشاقی سے ہر راگ کی صحت سے گانے اور برتاؤ پر قادر ہو چکا ہی اور سب راگ کی صورت اُسکے
ذہن مین خوب محفوظ ہی علی ہذا تال کی آڑ اور سم کا جگہ بے جگہ دکھانا اور اظہار موجب کمال

تحسین سامعین ہین اگر گویہ قدرتی بدآواز ہو اور اُس پابندی سے اصول پر عمل کرے جبتک تندرست رہیگا اور قواے جسمانی مین نقص اور کمی نہ اویگی ضرور صاحب تاثیر و ہر دل عزیز اور نامی گرامی ہوگا مگر معذا جو غذا اور حرکات آواز کے لیے مضر ہین اُنسے بھی احتراز دائمی ضرور ہے۔ جب پیادہ پا یا زیادہ چلیگا اور محنت شاقہ اور حرکات انیقہ و بیاری اور عیاشی اور پرخوری و بدخوابی سے اُسکے دم کو نقصان پہونچیگا ضرور آواز خراب ہوجاویگی گو وہ کتنا ہی گانے مگر صرف راگ او تال کا لطف باقی رہیگا مگر جو گانے کی جان ہے یعنے سُر کی روشنی اور گمک اور آواز کی کھنک میسر نہ ہوگی اور تاثیر اور مزا اُسی مین ہے۔

سواے کمال فن موسیقی کے گویے کو علم نوشت خواند بھی بقدر احتیاج واجبات سے ہے ورنہ بغیر علم کتابی کے اکثر نقص رہجاتے ہین۔ پوری تکمیل جب ہی ممکن ہے کہ عمل کے ساتھ کتابی علم موسیقی بھی حاصل ہو اور گانے مین صحت الفاظ بھی لابد ہو اور وہ صحت کتابی علم پر منحصر ہے جسطرح یورپ اور ایران وغیرہ مین سازندہ اور گویے لکھے پڑھے ہوتے ہین اسی طرح ہند مین بھی عہد شاہان چغتہ تک خواندہ ہوتے رہے مگر بعد زوال سلطنت کے کتابی علم بھی اس فرقہ سے جاتا رہا علاوہ صحت الفاظ اور طاقت علمی اور درستی فہم اور طاقت لسانی وغیرہ کے ایک ادنیٰ خوبی یہ ہے کہ ہمایون کو ایک خواندہ یعنے ایرانی گویے نے ہی صرف اپنے جوہر علمی سے حافظ کی وہ غزل گا کر رلایا جو مناسب حال ہمایون تھی ہمایون جب کہ خراسان مین بارادۂ ملاقات شاہ طہماسپ کے پہونچتے تھے یہ بات صرف علم سے ہی اُس گویے کو حاصل ہوئی کہ اُسکا ذہن اس غزل مناسب حال کی طرف منتقل ہوگیا جسکے سنتے ہی خود ہمایون اور سارے درباری ہمایونی پر عالم رقت اور کیفیت وجدانی طاری ہوگئی وہ غزل یہ ہے۔

غزل

ہمایون کشورے کانرا شہنشاہے چنین باشد	مبارک منزلے کان چرخ را ماہے چنین باشد
زتیغ و راحت گیتی مرنجان و مشو خرم	کہ انداز جہان گاہے چنان گاہے چنین باشد

جب تان پلٹے تو ضرور ہے کہ اُنکو ایسے حروف مین ادا کرے جنمین مد صوت جائز ہو مثلاً الف یا یا وغیرہ یا جو حروف متحرک ہین اُنمین بلا جبر و اکراہ آسانی سے مد صوت ممکن ہے بخلاف حروف ساکن کے یا جن حروف مین صوت مشکل ہو کہ یہ فعل معیوب بدنما ہے

علی ہذا الگنکری اور تحریر اور زمزمہ اور آرجارسرون کے سب ایسے ہی الفاظ اور حروف مین آسان اور خوشس آیند اور موزون ہی۔

اسی طرح نکی مین یعنی ناک کی آواز اور غنہ سے گانا یا جبڑے مین آواز دباکر گانا مکروہ ہی۔ مگر کوئی موقع مناسب پر بطور چاشنی کے ایسے ادا کرنا خالی از لطف نہین۔

اور بعض موقع پر الفاظ کی تکرار خواہ واسطے پورا کرنے تال اور سم کے یا ایک ادا سے خاص سے عموماً معمول ہی مگر یہ ایک غیر ضروری اور محض فضول حرکت ہی۔ حتی الوسع اصل گیت اور نغمہ کو بلا تکرار الفاظ گاوے اور اگر کہین تکرار قصداً کرے تو اسی گیت کے بول کی تکرار کرے اُسکے سوا اور زائد الفاظ اجی اور ارے اور ہا اور ہانجی وغیرہ نہایت ملعون و بے معنی و فضول و مکروہ ہین۔ بعد ازان علمی اور عملی رعایتون کے ایک خاص احتیاط ضروریات سے ہی یعنے گانے وقت صورت کا نہ بگڑنے دینا اور بکشادہ پیشانی گانا اور ہاتھ پیر نہ مارنا یا اور ایسی فضول حرکات نکرنا ایسی حرکات یا تو رد ربید او جبر طبیعت سے اُسوقت پیدا ہوتے ہین جب کہ اپنی حد طاقت سے تجاوز کرکے خلاف ہدایت بالا گائے فی زمانہ بعض گویّون نے یہ فعل قصداً اس خیال خام سے اختیار کیا ہی کہ اسکو اپنا نمونۂ کمال جانتے ہین تاکہ یہ معلوم ہو کہ یہ تان پلٹہ اسقدر زور طلب اور مشکل تھا۔ اسی سے اُنکی حرکات موجب ریشخند ہو جاتے ہین اور سامعین نفور۔ جب ایسی حرکات سے جمعیت خاطر نہ ہو بلکہ سامعین پریشان خاطر ہو جائین پھر سمان کیونکر بندھے اور تاثیر کیسے پیدا ہو۔ بلکہ تاثیر اُسیوقت ممکن ہی کہ سازندہ اور گویندہ سب ہمہ تن متوجہ ہو کر تال میل سے ململ ہو کر گائین بجائین اور سامعین صبر و سکوت سے سنین تب گانے اور سننے کا لطف ہی ورنہ زر دادن و درد سر خریدن عبث سا ور جب گویئے کی آواز اور طبیعت یاری نہ دے متعاً موقوف کردے بے لطف گانے سے نہ گانا بہتر ہی جسطرح سازندہ اور گویئے کو یہ سب آداب اور رعایتین ضرور ہین اسی طرح سامعین اور مکین کے لیے بھی اسقدر رعایتین لابد ہین کہ مکان مناسب وقت اور موسم کے ہو اور جلسہ و صحبت یلدر یار بھی ایسے ہی لوگون کا ہو جو شوق سے سننے اور سمجھنے والے ہون اور شور و غل نہ ہو اور جب تک سُننا منظور ہو صبر و سکوت سے ہمہ تن

بدل متوجہ ہو کر سُننے اور صرف موقع داد پر ہی داد دین ورنہ سکوت ہی بہتر ہی اور یہ جو شب بھر
جگا جگا اور گوا گوا کے تھکا کر جبراً سُنتے ہین نہایت بے کیف و خلاف عقل ہی۔ جب دیکھین کہ اب
کسی ضرورت یا کسل یا بیداری سے طبیعت منتشر ہی اُسی وقت محفل برخاست کرین غرض بغیر
توجہ قلبی جبراً سننا محض تضیع اوقات و گناہ بے لذت ہی غرض گانے بجانے اور گانا سُننے
کا لطف صرف ایسی ہی صحبت خاص و تخلیہ پر منحصر ہی جسمین غیر جنس اور نا آشناے فن
موسیقی داخل صحبت نہو ورنہ دربار اور جشن اور بیاہ شادی اور عرس اور چکری اور جیسے جلسوں
مین بجز رسم و رونق کے سُننے کا کچھ لطف نہین ہی اتفاق سے کسی وقت سمان بندھ جاتا
اور تاثیر کا پیدا ہو جانا اور بات ہو سدر۔
دراصل یہ علم و فن موسیقی اور گانا او ساز کا سننا قطع نظر اسکے کہ شرعاً نامشروع ہی فی
نفسہ انسان کے واسطے مخرب اخلاق اور برا نہین ہی بلکہ اگر حفظ اوقات اور واجبی مراعات سے
وقت خاص پر سنے تو ضرور قدرتی اثر خداداد سے تسکین خاطر اور حضور و رقت قلب
و رحمدلی اور تصفیۂ قلبی حاصل ہوتا ہی اگر عادت یا عدالت یا غیظ و غضب یا قلق و مصیبت
پریشان خاطری کے وقت سنے تو ضرور حالت انسان بدلجاتی ہی اور اُس سے
نتائج نیک پیدا ہوتے ہین مگر ایسا سُننا اُنھین حافظ اوقات صاحب عقل سلیم اور خاص
اشخاص و صوفیہ کا کام ہی جو افراط تفریط مین نہ پڑسکین ورنہ جہان حد سے تجاوز ہوا اور
رفتہ رفتہ اس ذوق شوق کا گردیدہ ہوا بس بجاے ہنر کے عیب ہو کر وہی انجام دکھلاتا
ہی جو محمد شاہ اور واجد علی شاہ دیکھ چکے ہین جنکے عہد مین ان گویون کا عالم طوائف الملوکی
باعث زوال سلطنتین ہوا۔ غرض ہر حال مین اعتدال شرط ہی۔ خیر الامور اوسطہا
جو لوگ اس فن سے نابلد ہین وہ صرف مضمون خیال و ٹپہ و ٹھمری و غزل پر رجھتے ہین
یا صرف سرون سے حظ پاتے ہین اسلیے کہ راگ سے اُنکو مس نہین۔ اور جو راگ کو
پہچانتے ہین انکو صرف بین یا گلے کے الاپ سے لطف آتا ہی اور تمام کیفیت مُہرا اور
تان پلٹہ اور راگ رنگ کی اُسمین بخوبی نمایان اور دلچسپ ہوتی ہی ؎
بعد اُسکے سرگم و ترانہ اور اُسکے بعد رتبہ دھرپد و خیال کا ہی راگ پسند اور موسیقی دان لوگون کو ٹھمری

غزل سننے سے نہ طبیعت خوش اور سیر ہو نہ اسپر توجہ تام اسلیے کہ اُسمین تان پلٹہ اور سُر آواز کی گنجایش نہین نہ اُسمین راگ اور اُسکے لوازم کے سمانے کی وسعت ہی یہ طرز صرف نقل محفل اور عام پسند اور محض گن رسیون کے واسطے ہی وبس چونکہ مرد مین قدرتی طاقت اور حیل قوت جسمانی زیادہ ہی اور خلقت مین مرد عورت سے قوی ہی اسلیے اُسکا دم بڑا اور آواز قوی ہی اور اُسمین گمک اور رکشنی بھی زیادہ ہی اور راگ گانا اور برتنا یہ کام طاقت کا ہی لہذا راگ گانا جس سے مراد ہی وہ صرف مرد کے واسطے ہی موزون ہی اور اُسی کے سننے سے لطف آتا ہی باقی ٹپہ ٹھمری غزل ترانہ یہ محض عورات کے واسطے زیبا ہی جنکے قوہ اور آواز اُسکے لیے موزون اور مناسب ہی اور جب مرد یہ زنانہ گانا گاتا ہی ـ عورت کی نقل معلوم ہوتی ہی اور وہ لطف اُس سے حاصل نہین ہوتا مرد کی آواز گداز اور مردانہ اور اس گانے کے واسطے جو بھاؤ لازم ملزوم ہی وہ بھی عورت کا کام ہی گو اُسکو ٹھک خوب کرتے ہین اور وہ اس فن کے اُستاد مین مگر اُسپر بھی موزون نہین ہی بلکہ وہ عورت پر ہی موزون ہی علی ہذا جب کوئی عورت مردانہ گانا یعنی خیال دھرپد الاپ گاتی ہی اُسکی مہارت سے اُسمین بھی مردانہ پن آجاتا ہی اور دیکھو جو حق اس مردانہ گانے کا ہی وہ مرد کے واسطے موزون ہی وہ لطف نغمہ عورت سے حاصل نہین ہوتا اگرچہ عورت کی خلقی نرم اور نازک آواز دلچسپ ہونے سے خوش آیند اور دلپسند ہوتی ہی مگر جو حق اس قسم گانے کا ہی وہ اُس سے حاصل نہین ہوتا وہ صرف مرد پر ہی منحصر ہی ـ الحق ہر کارے و ہر مردے ـ کیونکہ اس قسم کا مردانہ گانا نہایت کٹھن اور مشکل اور زور طلب ہے اسیواسطے ابتدا ر زمانہ سے آج تک کوئی عورت مثل صاحب کمال مرد کے سُنی نہین گئی اور جو دو چار نامی گرامی دھرپد خیال گانے والے طایفے سُنے گئے اگرچہ وہ عورات مین یکتا تھے اور خیال و دھرپد صحیح گاتے تھے اور اُنکا یہ گانا خوش آیند اور ٹکسالی تھا اور استادون فن سے حاصل کرکے مشق کو اپنی حد قدرت تک پہونچایا تھا مگر تاہم وہ مردانہ گانے کے ہم پلہ ہرگز نہ تھے ـ

اور جب گویہ عمر کہولت کو پہونچے اور طاقت جسمانی جواب دے اور ضعف کبرسنی سے آواز کی حلاوت اور کھنک اور گمک جاتی رہے علی الخصوص جب دانت کم ہو جاوین تب گانا ترک کرے اسلیے کہ گو وہ کیسا ہی کہنہ مشاق ہو مگر سُر اور سانس اور تان پلٹہ پر اُسکو وہ قدرت نہین رہتی

اب اسکا کام یہ ہی کہ شاگردون کو بتائے اور خود نہ گائے ورنہ اُسوقت کے گانے سے
آسکے اگلے کمال شہرت کو بھی بٹہ لگتا ہی اور سامعین کی نظرون سے گرجاتا ہی ـ
یہی حال سازندے کا ہی مگر بہ نسبت گویے کے سازندہ پھر بھی بعالم ضعیفی ساز کسی قدر خوش آئند
بجا سکتا ہی اگر گویون اور شائقین اور والیان ملک کو اپنے یہان گانا بجانا اور آئندہ چرچا اور
اُسکی اصلاح اور کمال باقی رکھنا مدنظر ہو تو آسان سبیل یہ ہی کہ ہفتہ وار ورنہ پانزدہ روزہ
ایک خاص جگہ پر چکری مقرر کردین اور اُسکو خاص قواعد کے ساتھ منضبط کردین تاکہ ہر قسم کے
سازندے اور نوازندے مقیم اور مسافر اور نوکر اور غیر نوکر کبھی گایا بجایا کرین اور انکی مشق عمل
اور مقابلہ اور مختلف صادر و وارد کے سُننے وسُنانے سے یہ علم ایک حد تک باقی رہے اور
جن باکمال کو علی الخصوص ملازمان ریاست کو ہر کس وناکس مشتاق سُن نہین سکتے وہ اُنکو آزادانہ
طور سے باسانی سُن سکین مگر ایک وزاول وقت جلسہ ہوا کرے یعنی صبحدم سے چاشت تک
اور دوسرے پہر سے شام تک اور ایک وز بعد شام سے نصف شب تک اسمین یہ فائدہ ہی
کہ ہر وقت کے راگ راگنی بجانے مین آجاوینگے اور اختلاف موسم بھی مانع نہوگا اور دیدہ
سُننے والے بھی سُن سکینگے اور آسکے ضروری مصارف بھی اُسی کی آمدنی ٹکٹ سے نکالے
جاوینگے یعنی ہر درجہ کا ٹکٹ قیمتی مقرر ہوجاوے اور ہمیشہ آنے والون کے واسطے چندہ ـ
ہر علم وفن مشق اور چرچہ سے بڑھتا ہی اور باقی رہتا ہی اس فن مین جو ابتری اور ضعف اور
نقص آگئے اسکا ایک باعث یہ بھی ہی کہ کوئی چکری اور جلسہ خاص شہرون اور ریاستون
مین مروج نہین ہی ـ
بخلاف ہند کے ملک یورپ مین باوجود ترقی تہذیب اور شایستگی اور علم وعقل شعور
کے اس فن کیلیے بھی تعلیم اور ترویج کے وسایل اور قواعد جاری ہین اور تماشا گاہین
مقرر ہین جہان کاملان فن کو اپنے اظہار کمال کا بے تکلف موقع ملتا ہی اور آنکی قدر ومفاد
عظیم ہوتا ہی اور یہی باعث ترقی ہی ـ اور ہر درجہ کے سامعین کو بھی ہر درجہ کے ٹکٹ سے باسانی
موقع اعلی سے اعلی سازندہ اور گویے کے سُننے کا ہاتھ آتا ہی اور کسی کو ارمان باقی
نہین رہتا ـ عہد حضرت داؤد علیہ السلام سے ابتک یہود ونصاری مین گانا بجانا جائز

اور مروج علی الخصوص وقت عبادت کے معمولات سے ہی اور حمد آلہی و دعا و زبور و امت
عیسائی و موسائی مین ہنوز بعد نماز پیانو وغیرہ باجون مین گائی جاتی ہی اور کیسی خوش آیند
و دلربا ہوتی ہی مگر اسی کمبخت دلربائی کے سبب سے مذہب اسلام مین مزامیر پر
گانا او مزامیر کا بجانا حرام ہوگیا اور ہنود مین مشروع بلکہ لازمہ عبادت ہی۔
یہ بحث مذہبی یہان غیر ضروری ہی مدعا سے تحریر یہ ہی کہ یہ علم و فن ہند کا دنیا کے تمام
اقالیم مین لاثانی ہی اور گو اب آتی ناپرسی اور ناسازی زمانہ سے درجہ انحطاط کو پہونچ
گیا ہی مگر تاہم یورپ کے علم و فن موسیقی سے جہان عقل اور علم اور ایجاد اور تجربہ کا طنطنہ ہی
بدرجہا بڑھا ہوا ہی۔ اسلیے اس قدیم فن خاص ہند کو ہند مین اپنی حالت پر باقی رکھنا یا اسکو
اصلاح و ترقی سے شایستہ اور آراستہ کرنا اہل ہند ہی کا فرض ہی اور اسکے واسطے یہ تدبیر
آسان ہی کہ کوئی والی ملک ایک کمیٹی خاص واسطے اسی اصلاح اصول علم و فن موسیقی کے قرار
دے اور کل نامی گویے اور سازندے اور عطائی اور ذی علم موسیقی کو بلاکر تنقیح و تحقیق کے
اتفاق رائے سے ایک طرز خاص قائم کرے۔ فی زمانا بسبب اجراے ریل کے ہر خطہ کے
باکمال کا جمع ہونا آسان ہی مگر ہمت شرط ہی۔ وما علینا الا البلاغ۔

جب اسکی اصلاح کامل ہوجاے تب یہ بھی ضرور ہی کہ کوئی رئیس باہمت موافق اصلاح
اور تکمیل کے ایک جامع کتاب مفصل اور مدلل تالیف کراکر اسکی ایسی تدوین فرمائے کہ اگر
آیندہ زمانہ مین پھر یہ فن روبانحطاط لائے تو اس کتاب سے اسکی اصلاح بآسانی ممکن ہو اور
اب جو ذریعہ چھاپہ کا ہی جس سے کتاب اور علم زندۂ جاوید رہ سکتا ہی [illegible] سے ایسی کتاب
ہر دل عزیز طبع ہوکر جابجا باقی رہیگی اور یقین ہی کہ ذریعہ حصول علم و فن یا [illegible] اصلاح و صحت کا
ہر زمانہ مین میسر رہیگا اور شایقین ان میراثی اور کلاونتون کے مغالطون مین [illegible] نہ ہونگے جنکی
بے علمی و مشق ناقص اور جہل بسیط سے اس علم و فن کو داغ لگتا ہی اور وہ مصداق اس مصرع
کے ہین ع او خویشتن گم ست کرا رہبری کند

یہ حقیقت حال دیرینہ تجربہ اور غور سے لکھی ہی گو نئی بات عام طبائع پر گران گذرتی ہی مگر جب
اسپر عمل درآمد ہوجاتا ہی تو وہی دستور العمل ہوجاتی ہی اور پھر اسکی قدر ہوتی ہی عقلا کے

نزدیک یہ خیال آرائی نہین بلکہ قابل قدر وترویج وعمل درآمد کے ہی۔
زمانہ نے ہزارون برس مین بہت رنگ بدلے اور گابجانے کے طرز نے بھی بہت تبدیلات پیدا کین مگر قدیم اصول علمی اُسی حال پر لکھے چلے جاتے ہین جو ہزارون برس پہلے ہند مین تھے حالانکہ وہ اکثر متروک العمل ہین اسلیے یہ تقویم پارینہ بھی قابل نظر ثانی کے اصلاح طلب ہین فی زمانہ علم کچھ اور ہی اور اُسکا عمل کچھ اور ۔ اب ایسی تلاش اور اصلاح اور صحت کام مین لانی ضرور ہی جو اصول قطعی متروک ہو گئے اور وہ اب اختیار اور استعمال بھی نہین ہو سکتے یا قابل اختیار نہین وہ قطعی متروک کیے جا دین اور جو نقص گانے بجانے مین اصلاح طلب یا قابل نظر انداز ہین وہ قطعاً دور اور موقوف ہون اور جو نئے طرز قابل تسلیم وجواز ہین وہ پابند اصول ہوکر داخل کتاب ہون ۔ اُسوقت یہ تخالف جو علم اور عمل مین پڑ گیا ہی جاتا رہیگا ۔ اور ایک شایستہ اصول صحیح بہ صحت تمام یہ علم وعمل آیندہ باقی رہیگا والسلام وعلی من اتبع الکلام الحمد للہ تعالے علے ختم المرام والصلواہ والسلام علے رسولہ فخر الانام وآلہ وصحبہ الکرام الے یوم القیام فقط



تقریظ خاتمۂ کتاب غنچۂ راگ

مصنفۂ

نظام الدولہ نواب حاجی محمد مردانعلیخان مرحوم متخلص نظام

ادب بکلکم نیازے دارد و فارمن امتیاز دار — بہر رگِ سنگ ناز دارد خطیکہ بیادمی نگارم
بدون زگردِ نمود م اماز اسم و اسم غنچہ مسمی — ہنوز نقشی زمان عنقا بصفحۂ یادمی نگارم

کچھ بہت دن نہین گذرے کہ اس مطبوعہ کتاب کو بعد نظر ثانی وحشو وزوائد مصنف مرحوم نے از سر نو طبع کرنے کے لیے ہمارے پاس بھیجا تھا افسوس ہو کہ یہ کتاب چھپنے بھی نپائی کہ مصنف مرحوم بمقام سری نگر کشمیر بمرض ہیضہ وبائی داخل فردوس برین ہوئے اور ساری حسرتین دل ہی مین رہین سے جو دیکھا یاس وحسرت شوق وارمان خون مین غلطان تھے ؛ بجاے دل مرے پہلو مین اک گنج شہیدان تھا ۔

نظام الدولہ مرحوم کے اخلاق انسانی اور صفات برگزیدہ مدت تک یادگار رہینگے آپکی طبیعت کو مختلف علوم اور فنون مین ایسی مناسبت تھی کہ جس بات کی طرف توجہ ہوئی اسکو بغیر حاصل کیے نہین چھوڑا بہت سے ایسے فنون مین آپ کو کامل تحقیقات میسر تھی کہ کسی استاد سے انکی تعلیم نپائی تھی الحق خداداد استعداد او[illegible] بھی عجیب شی ہو آپکو چونکہ متعدد علوم کا مذاق اور تحقیق اور تفتیش کا شوق تھا اسیلیے [illegible] کتابین تصنیف فرمائین کسی نے آپ کو ستار بجاتے یا راگ میں [illegible] دیکھا مگر باینہمہ جس آب و تاب اور جس خوبی سے کتاب غنچۂ راگ تصنیف [illegible] سے ثابت ہوتا ہو کہ آپ کو علم موسیقی مین بھی دیگر علوم و فنون کی طرح اعلے درجے کا کمال حاصل تھا ۔

فی الحقیقت ہندوستان مین علم موسیقی کا بڑا رواج ہو اور یہان کا علم موسیقی باعتبار دیگر اقالیم کے ایک عجیب ملیح اور شور انگیز ہو اور یہ علم نہایت ہی دقیق اور باریک ہونے کے

سبب سے قطع نظر عوام سے اکثر خواص بلکہ اُن لوگون پر بھی جو اُسکے بڑے جاننے والے اور استاد مسلم الثبوت کہلاتے ہین مخفی ہو رہا ہی۔ ہندوستان مین ایسے اہل فن تعدی نظر آئینگے جو علم موسیقی کے پورے پورے اصول اور نکات سے واقف ہون باوصف اِس امر کے کہ ہندوستان مین اس فن کا اسقدر رواج ہی لیکن آج تک کوئی رسالہ جس سے اس فن کے شایقون کو مدد ملے تصنیف نہین ہوا۔ ہندوستان مین کتابی اصول کے مفقود ہو جانے سے یہ فن گویا کتابی ہی نہین رہا یہان کے بعض جاہل لوگ جواب دیتے ہین کہ لکھنے پڑھنے سے کچھ نہین ہوتا۔ علم در سینہ نہ کہ در سفینہ۔ کیا اچھا جواب ہی یہ تو قاعدے کی بات ہی کہ کسی شی کے اصول قایم نہین ہوتے اسکو علم اور فن نہین کہا جاتا علم اور فن کے معنی ہی یہ ہین کہ اُسمین اصول موضوعہ اور علوم متعارفہ ہون۔

صرف زبانی جمع خرچ سے علم کے قواعد اور اصول منضبط نہین ہو سکتے۔ نواب نظام الدولہ مرحوم نے جب ہندوستان مین علم موسیقی کے مدوّن ہونے کی ضرورت دیکھی تو یہ کتاب تصنیف فرمائی۔ فی الحقیقت اپنی تحقیق اور ہمہ دانی کی داد دی ہی جس شخص کو علم موسیقی سے کچھ بھی لگاؤ ہوگا وہ اُسکے مطالعہ سے اچھا واقف کار ہو سکتا ہی۔ گانا بجانا اور کلاونت بننا تو دوسری شی ہی کیونکہ وہ عمل سے علاقہ رکھتا ہی مگر ہم کہ سکتے ہین کہ اسس کتاب کا دیکھنے والا البتہ موسیقی کے اصول پر کماینبغی حاوی ہو سکتا ہی۔

چونکہ یہ فن کتا[illegible] وجہ سے ہندوستان سے مفقود ہو چلا تھا اور جو کتب [illegible] ان سنسکرت مین موجود تھین اُنکا پتا نہ ملتا تھا اسلیے [illegible] فرمائی گویا اسس فن کو از سرِ نو زندہ اور اس فن کے شایقین [illegible] اپنی مساعی موفورہ سے ممنون کیا اور اِس فن کے دقیق اور مشکل مطالب کو اسیطرح حل کیا کہ ہر ایک طبیعت دار آدمی آسانی سے سمجھ سکتا ہی اس فن مین زمانے کے گذر جانے پر جو ابتریان اور نقص شامل ہو گئے تھے باختلاف قیاس باتین مشہور رہ گئی تھین اُنکو بیان مؤلف نے صاف

اور درست کردیا اگر ناظرین باتمکین انپر غور کرینگے تو مصنف کا اصل منشار سمجھ جائینگے
اور غلطی سے محفوظ رہینگے اور یہ ہندوستان کا قدیمی علم جو اکثر ممالک مین لاثانی ہر
تازہ دم ہوکر خاص و عام کو فائدہ پہونچائیگا اور قیامت تک یادگار رہیگا ۔
باوصف اس امر کے کہ آپ نے صرف تحقیق کی غرض سے اس فن کی طرف
توجہ فرمائی اور ہندوستان کے اعلے درجون کے کلانوتون ۔ بین کارون ۔
گویون ستار بازون سے جو نامی گرامی اُستاد مسلم الثبوت ہین اس فن کو سُنا
اور کما حقہ چھان بین کی اور صرف بذریعۂ سماعت اپنی جودت فکر اور ذہن رسا سے
اس فن کے اصول ذہن نشین کیے اور جو باتین حسل طلب تھین یا عمل اور تجربہ سے
علاقہ رکھتی تھین انکو بذریعہ ستار کے ثابت کرکے اپنا اطمینان خاطر کیا مگر نواب
مرحوم نے اس قسم کے اشغال مین کبھی اپنے اوقات معہودہ مین فرق نہین آنے دیا
اگرچہ ریاستون مین اقتدار منصبی آپ رکھتے تھے جہان اس قسم کے اسباب بکثرت موجود
اور مروج ہین مگر کیا ممکن ہو کہ اسمین مزاولت کی ہو یا اس ذریعہ سے اپنے گرانمایہ معہودہ اوقات
مین خلل ڈالا ہو۔ حال آنکہ یہ قاعدہ کی بات ہر کہ جو شخص راگ کے مذاق سے آشنا ہو جاتا ہر تو اُسکو
ترک نہین کرسکتا۔ مگر آپکو بوجہ متشرع اور متورع ہونے کے ہمیشہ اُس سے نفرت رہی ۔
یہ کام صرف آپ نے اس مردہ علم کے زندہ کرنے کے لیے اختیار کیا تھا اور صرف علم موسیقی ہی
پر موقوف نہین بلکہ اکثر علوم ہندی اور سنسکرت کی کتابون کا ترجمہ عام فہم اُردو زبان مین تالیف
فرماکر طبع کرایا کاشش اس زندہ جاوید کی عمر وفا کرتی تو اُسی قسم کے کام اور بھی اُسکے ہاتھون
انجام پذیر ہوتے اور دنیا مین یادگار رہتے ۔ رفاہ قوم کا جسقدر خیال نظام الدولہ مرحوم
کو تھا اگر ہندوستان مین چند حضرات ایسے ہی اور بھی پیدا ہو جاوین تو
نعم البدل ممکن ہر ۔
اس کتاب مین کتب موسیقی ہند کا تمام و کمال انتخاب کیا گیا ہر اور جو باتین اصول
یا فروع کی رو سے قرین قیاس اور قابل استعمال ثابت ہوئی ہین انکو تمام و کمال
درج کیا ہر اور جو باتین بطور فسانے کے مشہور ہین اور عقل انسانی انکو قبول نہین کرتی

واگذاشت کی گئی ہین اور فی الحقیقت ایسے لغو امور کا ذکر کرنا لاحاصل اور محض لغو ہی جسطرح تمام علوم عقلی یا حسی خدا تعالے کی طرف سے انسان کو عطا ہوئے ہین اسی طرح علم موسیقی بھی انسان کے حصے مین آیا ہی مگر دیو اور پری اور جنات وغیرہ سے اُسکو کیا علاقہ۔

جسطرح دوسرے علوم وفنون ایجاد ہوکر آہستہ آہستہ ترقی پذیر اور مروج ہوئے۔ اسیطرح موسیقی کا علم وعمل بھی ہر ملک اور زمانے مین مشق اور تجربے کے ساتھ ترقی کرتا گیا اور منضبط ہوکر ایک مستقل فن بنگیا۔ اور مبسوط کتابین تصنیف ہوگئین تواریخ سے ثابت نہین ہوتا کہ اس فن نے کب ترقی کی اور کب ایجاد ہوا مگر اسقدر دریافت ہوتا ہی کہ چارون بید۔ یعنے رگ بید۔ شام بید۔ یجر بید۔ اتھربن بید جو ہنود کی مقدس مذہبی کتابین ہین جب وہ یا اُنکے منتر کسی جگ اور برنی مین پڑھے جاتے ہین یا ہوم مین اُنکا اشلوک پنڈت یا برہمن پڑھتے ہین تو وہ ایک قسم کے راگ اور لہجے مین پڑھے جاتے ہین مگر در اصل وہ راگ نہین ہی بلکہ مثل قرأت اہل آواز ہی اور ہر ایک بید کے لیے ایک خاص قرأت اور لہجہ مقرر ہی اور اُسی مقررہ لہجہ مین ہر ایک بید پڑھا جاتا ہی اور ساتھہی ہاتھ کی ایک حرکت بھی ہر ایک بید کے واسطے علیحدہ علیحدہ مقرر ہی اور پڑھتے وقت ہاتھ بلند اور پست کیا جاتا ہی بید خوانی کے واسطے یہ قید اور حکم نہین ہی کہ وہ کسی خاص راگ یا راگنی مین پڑھا جائے یا اُسمین مزامیر اور ساز کا خلط کیا جائے مگر تاہم راگ سے خالی نہین بید سے دوسرے درجے پر رامائن بالمیک ہی اُسمین لکھا ہی کہ سری بالمیک رکھی نے لو۔ کس دونون فرزند مہاراجہ رامچندر جی کو پرورش اور تربیت کرکے اپنی بنائی ہوئی نظم کتاب رامائن جو مہاراجہ صاحب موصوف کی سرگذشت مین تصنیف فرمائی تھی یاد کرائی اور اُنکو بین سکھاکر مہاراجہ صاحب کی جگ مین ہردو فرزند مہاراجہ صاحب کو اپنے ساتھ لائے اُس سے ثابت ہوتا ہی کہ بین اُس زمانہ مین رائج تھی اور رامائن بین کے ساتھ گاکر سنائی گئی تھی مگر اُس سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ وہ بین موافق مروجہ حال کے تھی۔

اور سری کرشن کنھیا جی کا جو کمال بانسلی اور رقص مین مشہور ہی اُن بیانات سے

یہ ثابت نہین ہوتا کہ یہ دونون کام بقید علم موسیقی کیے جاتے تھے بلکہ ایسا پایا جاتا ہے کہ جسطرح اہل ذوق و شوق اپنے ذوق و شوق کے عالم مین بانسلی بجاتے تین اور عالم وجدانی مین وجد اور رقص کرتے ہین وہ ناچنا اور گانا بھی اسی طرح کا تھا۔

مہاراجہ رامچندر اور کرشن اور کورو پانڈو اور راجہ اچھواک اور بدھا وتار وغیرہ کے سوانح عظیم اور واقعات جسیم سے کہین ثابت نہین ہوتا کہ فن موسیقی کا اس زمانے مین کمال یا عام رواج تھا جیسا اور علوم طب۔ وبیدک۔ سپاہگری۔ ہندسہ نجوم جوتش شاعری وغیرہ کا۔ چنانچہ زرتشت نے اپنے نامہ موجودہ دساتیر مین بید بیاس کی تعریف لکھی ہے اور سکندر بھی ہندوستان سے ایک بید اپنے ہمراہ لیگیا تھا اور یونانی مورخون نے بھی علوم ہندوستان کا ذکر لکھا ہے۔

چونکہ بادشاہون اور امیرون کے واسطے تفریح اور دل لگی بھی ضرور ہے پس اسلیے یہ فن ایجاد ہوا تاکہ وہ کسی وقت اس سے حظ اٹھائین اور گوَیے اور کلاونت وغیرہ اس فن کی بدولت قوت لایموت حاصل کرین۔ ہندوستان مین یہ فن ہمیشہ بزرگ رہا اور آج تک واقفکار کامل اس فن کے مقدس خیال کیے جاتے ہین۔

آخری اور زوال قوت محمد شاہ کے عہد سلطنت تک بین کار اور خیالیے اور دھرپتیے بڑے بڑے صاحب کمال موجود تھے مگر واجد علی شاہ کے زمانے مین اور راگ تو جاتے رہے صرف ٹھمری اور غزل کا رواج اک نئی شان [illegible] سے جاری ہوا اور ناچ اور بھاؤ نے کمال ترقی کی اور فی الحقیقت شاہ [illegible] ٹھمری کا طرز نہایت آسان اور دلکش ایجاد کیا۔ اور یہ اور [illegible] اور نیچنیے بطلف معترف یہ قصور ہین طبیعت موزون اور ہر قسم کے [illegible] میا ہمہ کمال کیونکر نہ ہو۔

فی زمانا لکھنو کی ٹھمری اور غزل ناچ اور بھاؤ۔ بنارس کا ٹپہ جو شوری نے پنجابی زبان مین ایجاد کیا۔ گوالیار کا خیال۔ بے پور سوائی کی بین اور ستار ضرب المثل ہے۔

ریاست رام پور اور ریاست ریوان وغیرہ مین بھی بعض اہل کمال موجود ہین مگر تمام ہندوستان
سے اس فن کے مسلم الثبوت اُستاد اور فن دکامل مفقود ہو رہے ہین بلکہ عنقا اگرچہ عموماً سلطنت
ہند اور خصوصاً لکھنؤ اس فن کی نذر ہوئی مگر بادشاہ اور امراے بدستور اپنے ذوق شوق مین
مستغرق اور مبہوت رہے لیکن کسی نے اپنا خیال اسطرف رجوع نکیا کہ علم موسیقی کو حاصل کر کے
اُسکے اصول اور فروع منضبط کرسکتا اور جو نقص گانے بجانے یا سازون کے اعتبار سے
اس فن مین باقی ہین اُنکی اصلاح ہوجاتی گویون کو سونا چاندی اور جواہرات دیے گئے مگر
نہ علم موسیقی کے ذاتی نقص دور کیے گئے نہ اُنمین کسی طرح کا ایجاد ہوا۔ اور یہ قاعدہ کی
بات ہی کہ جب تک کسی شی کے سارے نقص دور نہ کیے جائینگے وہ شی قابل تسلیم
نہین ہوسکتی۔

کلکتے مین چند سال سے شوقین بنگالیون کے ایک گروہ نے اس فن کی تعلیم کے لیے
ایک مدرسہ قایم کیا ہی مگر جب دیکھا گیا تو اسمین بھی بجز معمولی تعلیم کے کوئی طریقہ علم موسیقی
کے نقصونکے دور کرنے کا نہین ہی جبتک ملک کے شوقین روسا یا خود استادان فن شیر طبیکہ
عقل سلیم رکھتے ہون بدل ساعی نہونگے یہ طوفان بے تمیزی جیسا ابتدا سے آجتک چلا آیا ہی
بدستور چلا جائیگا اول تو بعض ساز ہی اصلاح طلب ہین۔ مثلاً طنبورہ جسپر خیال دھرپت۔
ترانہ۔ سرگم۔ اور بڑے بڑے راگ گائے جاتے ہین کیسا بے ہنگم مہمل بھدا ساز ہی کمبخت
ساز جس کو [illegible] ایجاد ہوا ہی آجتک اُسی حالت مین موجود ہی ستار اور سارنگی
[illegible] طاوس وغیرہ نکالے گئے مگر یہ بدبخت اپنی اُسی جون مین رہا
[illegible] ملائے جاتے مین اور جلد بے سُرے ہوجاتے ہین سجھان
[illegible] بے سرا ہوا اور راگ کا سمان غارت ہوگیا اور اگر قسمت سے کوئی تار ٹوٹ گیا
[illegible] راگ مین کھنڈت ہی پڑگئی اور سارے جلسے پر تیا ناسی پھر گئی۔ طنبورے سے صرف
یہ غرض ہی کہ گلے کی آواز کو آس اور مدد ملے اور سُر روشن ہوجائین پس اس کام کے لیے اگر اِس
ساز مین اصلاح کیجائے تو کچھ دشوار ی نہین ہی۔ پھر رواج ہوگیا ہی کہ گویے کی آواز کیسی ہی پست ہو
مگر وہ بڑے طنبورے ہی پر گاتا ہی موزون یہ ہی کہ اگر گلے کی آواز سے طنبورے کے سُر پست ہون

توخیر برابر تو ہون -
طنبورے سے بڑھکر پکھاوج ہر کس شکل سے ٹھونک پیٹ کر اُسکے سُر درست کیے جاتے ہین اور جب بجاتے بجاتے بے سُرا ہوجاتا ہی تو گانا بند کر کے پھر اُسکی خدمتگذاری کی ضرورت پیش آتی ہی اور پھر یہ ایسا ثقیل اور طولانی ساز ہی جسکے بجانے مین بڑی قوت جسمانی صرف کرنی پڑتی ہی اگر کھڑے ہو کر بجاؤ تو گلے مین کم سے کم دھڑی بھر کا بوجھ لٹکاؤ - اگر طبیعت ایجاد پسند ہو تو یہ ساز بھی نقصون سے پاک ہو کر ٹھیک ہو سکتا ہی -
علی ہذا طبلہ اسمین کھڑے ہو کر بجانے سے علاوہ دوسرے نقصون کے اور بھی دقت اور تکلیف ہوتی ہی اگر پکھاوج اور طبلے مین کوئی کمانی یا چکر اس قسم کا لگایا جائے کہ آسانی سے اُسکے سُر بہت جلد اُترا اور چڑھ سکین اور ساخت مین نزاکت اسی کی پیدا ہو جائے اور سُرون کی گمک اور گونج بدستور رہے تو کچھ بڑی بات نہین -
اب بین اور سارنگی کی گت سنیے - اُنکے پردون اور سرون کا ملانا اور قایم رکھنا خالی از مشکلات نہین اور باوصف اسقدر خنجال اور دردسری کے پھر بھی اُنکی آواز نہایت پست ہی مناسب یہ ہی کہ جسقدر ساز عمدہ ہو اسیقدر اُسکی آواز خوش آیند اور بھینی اور زیادہ اور غیر مکروہ ہو -
گو ان غیر موزون سازون کا استعمال عادی ہونے کے سبب سے گوارا ہو گیا ہی مگر تاہم نقصون کا دور کرنا ضروری ہی - دیکھو صناعان یورپ نے ایجاد طبعی سے اپنے ملک کے سازون کو کیا کچھ فروغ دیا ہی - چھوٹے چھوٹے بہت سے ایسے ملکی ساز ہین کہ محنت کم پڑتی ہی اور آواز زیادہ پیدا ہوتی ہی -
ایک اور بڑی خرابی یہ ہی کہ اگرچہ ہندوستان کے ساز دیسی گانے بجانے کے واسطے نہایت موزون ہین لیکن پکھاوج اور طبلہ اور پھیرہ وغیرہ گانیکے کے ساتھ اس بدتمیزی اور ناقص اور اس زور شور سے حسب عادت قدیم بجایا جاتا ہی کہ گانے والے کی آواز دبجاتی ہی - اور راگ کی باریکی اور نفاست دلربا اور اُسبت کم سمجھ مین آتی ہی اور پھر یہ طوفان بے تمیزی برپا ہی کہ گویے اور سنگت والے اپنے اظہار کمال کے لیے بڑی دھینگا مشتی اور شد و مد سے

دھڑا دھڑ اپنے ساز پیٹ رہے ہین مکان گونج رہا ہی کانون کے پردے پھٹے جاتے ہین مگر انکو کچھ پروا نہین کہ موقع اور وقت کیسا ہی مکان کس قطع کا ہی سننے والونکی طبیعتین کس انداز کی ہین کیسا مزاج اور دماغ رکھتے ہین بہر حال ایسے وقت یہی کہنا پڑتا ہی

پنبہ ام در گوش کن تا نشنوم

یا درے بکشاے تا بیرون روم

گانے کی اصل اول سُر اور پھر راگ اور تال ہی مناسب ہی کہ تینون اصول کی رعایت یکسان ہو پس نظام الدولہ مرحوم نے علم موسیقی کے اسی قسم کے نقصون کی اصلاح کرنی چاہی تھی۔ اس کتاب کے بعد وہ اس فن مین اور کتاب بھی لکھتے مگر افسوس عرفت ربی بفسخ العزائم۔

اس کتاب کو علاوہ علمی اور تواریخی تحقیقات کے اس پیرایہ مین نثر اور نظم دلکش سے موزون فرمایا ہی کہ خواہ مخواہ دل فریفتہ ہوتا ہی جس مقام پر مصنف نے راگ اور راگنیون کی اپنے بیان مین تصویر کھینچی ہی۔ ہم اُسکا کسیقدر انتخاب نذر ناظرین کرتے ہین۔

مالکوس راگ دوم

ہر دفعہ [illegible] دنیا ہی مالکوس ہی ایک صدا سے لق و دق ہی کوئی آس نہ پاس [illegible] ہر دم آہ سرد بھرتا ہی۔ یاد حق کرتا ہی۔ معرفت گاتا ہی خستگان خواب [illegible] کو جگاتا ہی پچھلے شب تار مین خمار خواب کے آثار ہین۔ شب زندہ داری سے طالع خفتہ بیدار ہین ؎

[illegible] حق جب کر چکے ہم نفی ذات [illegible]

حقیقت مین ہمین جیتے بظاہر گرچہ ہارے ہم

ٹوڑی

بیاہ کا سمان۔ عروسانہ سہاگ۔ دولھا دولھن کے ٹونے۔ منڈی کا راگ۔ صحبت کی اُمنگ۔ زرگری جنگ۔ برات کی دھوم چاؤ کی رسوم ؎

وہ ہمکو دیکھتے ہین پیار کی نظرون سے در پردہ	ادا و ناز سے کرتے ہین انکو بھی اشارے ہم

سری راگ سوم

ایک سلیمان وقت تخت پر بیٹھا ہی - ہر جن و بشر دو بدو دست بستہ کھڑا ہی ہر ایک مرگ چھالا پوش اطاعت مین حلقہ بگوش ہی ؎

فقیری مین امیری دیکھنا کیا شان ہوتی ہی
اسی پر تم گرو ہو اور چیلے ہین تمھارے ہم

اساوری

مت اساوری جوگن سراپا جوبن گریبان چاک منھ پر خاک بین بجاتی ہوئی ایک عالم کو رجھاتی ہوئی کوہ و صحرا تک آوارہ گرد ہی دل مین درد لب پر آہ سرد ہی ؎

کسی کے عشق مین اب جوگیا نہ دشت غربت مین
بصد رنج و قلق پھرتے ہین آسن سب یہ مارے ہم

دیکھیے راگ اور راگنی کا کیسا سمان باندھا ہی - ان راگنیون مین سے جب کوئی راگنی گائی یا بجائی جاتی تو جو صورت اور حالت مصنف نے لکھی ہی وہی آنکھون کے سامنے پھر جاتی ہی اللہ اللہ کس رتبہ کا دماغ اور کس رتبہ کی تحقیق تھی اب یہ کتاب بحسن دلفریب چھپکر تیار ہی - اسکی ساری خوبیان اسکے مختلف نقشے جو راگ اور راگنیون کی تقسیم اور انکے اصول اور فروع کے باب مین جابجا کھینچے گئے ہین دیکھنے ہی سے علاقہ رکھتے ہین - پرور دگار عالم تصنیف لطیف زندہ دل دخواص دعوا [illegible] ک بخشے -

بہین در آئینہ نقشبند صورت غیب گرت زمک
ازین سموم کہ بر طرف بوستان بگذشت عجب کہ ر[illegible]

المندشہ

خاکسار نولکشور عفی عنہ مالک مطبع اودھ اخبار لکھنؤ

خاتمۃ الطبع - الحمد للہ کہ ان ایام مسرت انجام مین نشتر رگ دل رونق محفل موسوم بہ غنچہ راگ نقل مطابق اصل مطبع نامی وگرامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین بعالی ہمتی جناب منشی پراگ نراین صاحب مالک مطبع موصوف بار دوم ماہ جون ۱۸۹۶ع حلیہ طبع سے آراستہ ہوکر مقبول دلہاے مشتاقان ہوا

طلسم روحانی۔ تعبیر نامۂ خواب از مولوی حسین احمد
خال خیال۔ فالنامہ اُردو نظم۔
لطائف وظرائف۔ از منشی جگیوپال
رسالۂ معجزات النسائی از میر امداد حسین
نخل فریاد۔ مصنفۂ علی نقی صاحب۔
رسالۂ قیافۂ منظوم۔ از آغا حیدر علی بیگ
رسالۂ جوہر جلائے برقی۔ حصۂ اول
دربیان ملمع سازی وغیرہ از بابو جواہر لال۔
جامع التراکیب نظم۔ اقسام گلٹ کی
ترکیبیں از بابو جواہر لال۔
جادو پرکاش از منشی غلام نبی۔
دریائے طلسم۔ از منشی رام پرشاد
مظہر المضامین۔ از مولوی مظہر الحق دہلوی
گورکھ دھندھا۔ مسمیٰ بہ نگارنامہ معما
کشاف اسرار المشائخ۔ بالتصویر۔
گلشن فال۔ فالنامہ منظوم
مسدس حالی

کلیات ... سراج الدین ظفر بادشاہ
انتخاب کلیات ظفر۔
کلیات مومن۔ از استاد سخن مومن خان۔

دیوان ناسخ۔ اُستاد شیخ امام بخش ناسخ
کلیات آتش۔ اُستاد خواجہ حیدر علی
کلیات نعتیہ مجیدیہ۔ مولوی محمد عبد المجید خان
کلیات نظام رعنا۔ نواب مردان علیخان
کلیات امیر اللہ تسلیم۔ شاگرد حضرت نسیم
کلیات میر تقی۔ اُستاد مسلم الثبوت سخنوری
کلیات سودا۔ اُستاد مسلم معروف۔
کلیات انشاء اللہ خان۔ شاعر نامی
کلیات نساخ۔ عمدہ کلیات مولفہ و
مصنفۂ مولوی عبد الغفور خان
بہادر۔
کلیات صنعت۔ عجیب صنعت۔
دیوان شاہ تراب۔ کلام مشہور
عارف باللہ کاکوروی۔
کلیات وہبی۔ کلام سخنور کامل
از منشی شیو پرشاد۔
کلیات نظیر اکبرآبادی۔
دیوان ذوق۔ دہلوی استاد معروف
دیوان فدا۔ جلد ثانی مسمےٰ
بریاض گلفشان۔
دیوان رند۔ مسمیٰ بہ گلدستۂ عشق۔
دیوان غالب۔ از مرزا اسد اللہ خان غالب
دیوان سخن۔ دہلوی جلی قلم۔

دیوان خواجہ میر درد - دہلوی عارف
دیوان بہار عرب - از مولوی محمد نذیر
دیوان لطف - حافظ لطف علیخان
دیوان امیر موسوم بہ مرآۃ الغیب
دیوان غافل - منور خان صاحب -
دیوان مرغوب جہان - تصنیف سید
تجمل حسین خان صاحب -
دیوان نیاز - شاہ نیاز احمد دہلوی
دیوان نعت سروری - از مفتی غلام سرور
بہارستان اشعار -
دیوان شہیدی - از کرامت علیخان
دیوان جرار - کلام مرزا حسین جرار -
دیوان قلق - معروف بہ مظہر عشق -
بہارستان سخن - مجموعہ کلام استاد ناسخ
آتش آباد -
ترجمہ شرح قصاید عرفی - موسوم بہ عجیب
وغریب از مولانا عبد المجید خان -
علے
شرح یوسفی دیوان حافظ [illegible]
دیوان میکش - موسوم بہ میخانہ
جلد اول -
دیوان واسطی - سید فضل رسول
دیوان گویا - فقیر محمد خان بہادر رسالدار
دیوان عاشق - کلام لطیف از پنڈت

کنھیا لال تخلص عاشق -
دیوان ضامن - از سید ضامن علی شاہ
دیوان شایستہ یا سخن منشی ہرچند راے
دیوان چمنستان جوش -
دیوان احمد ایزدی - مفتی غلام سرور
دیوان سحر - ملقب بہ سحر سامری -
دیوان بختاور - از منشی بختاور سنگھ -
مجمع اشعار - چیدہ چیدہ اُستادون کا کلام
چمن بے نظیر - اشعار اُردو و فارسی
اساتذہ فراہم کردہ مولوی محمد ابراہیم
بن شہاب الدین -
گلدستہ امانت - چیدہ چیدہ غزلیات
اساتذہ کی ہین -
دیوان حیرت - از حافظ عبد الرحمن خان
گلدستہ حفیظ اللہ خان - معروف
بہ اشعار دلپسند -
ترجمہ شرح قصا[illegible] از
[illegible]
[illegible] ری صاحب نے
بحسن وخوبی تصنیف فرمایا ہے -

یہ مجموعۂ صنائع مکین فضل خلائق زمین و زمان

تسہیل البیان

مطبع نامی منشی نولکشور کانپور میں بطرز مقبول چھپا ہوا

معہ ـ جز
اور باہتمام بھلوا نندیال ایجنٹ اشاعت پائی۔

اطلاع

اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے ملاحظہ و معائنہ سے شائقان اصلی حالات کتب سے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادہ ہین آمنین بعض کتب علم موسیقی و نایاب زمانہ اردو وغیرہ کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب علم موسیقی اردو

نغمہ دلربا۔ حصہ اول اردو نظم از منشی جگناتھ سہائے

ایضاً حصہ دوم۔

قانون ستار اردو۔ مع نقشہ ٹھاٹھ ستار ہر راگ کے مرتبہ سید صفدر حسین خان۔

ایضاً ناگری۔

نغمہ جانفزا۔ معروف بہ تحفہ بے بہا۔

غنچہ راگ۔ مولفہ جناب نظام الدولہ نواب حاجی محمد مردان علیخان بہادر۔ فن موسیقی مین استاد بنانے والا رسالہ ہے۔

مجموعات نایاب زمانہ

عجائب المخلوقات و غرائب الموجودات باتصویر و اشکال رنگین کار مختلف یہ نادر ذخیرہ قابل دید ہے۔

ایضاً بمراتب مالا بغیر رنگ۔

باغ اعجاز جواہر۔ از منشی جواہر لال صاحب۔

ترجمہ مطلع العلوم و مجمع الفنون۔ مترجمہ منشی

زین العابدین خان صاحب۔

مطلع العجائب۔ باتصویر رنگین۔

ایضاً۔ بغیر رنگ۔

سلک مسلسل۔

بر آرندہ حاجات۔ مصنفہ منشی جے گوپال صاحب

حرز سلیمانی۔ از خواجہ محمد اشرف علی۔

عقد ثریا۔ در بیان فال و تعویذ و نسخہ جات مجرب۔

طلسم عجائب۔ مع تصاویر از مولوی احمد علی۔

کلید سخن۔ یعنی شرح انٹرنس کورس۔

معلم السیاست۔ مترجمہ مولوی ابوالحسن صاحب۔

دائرہ علم۔ حصہ اول۔ چند معلومات مین۔

رد الاباطیل۔ خیالات شگون وغیرہ کے ازالہ مین۔

کلام الملوک ملوک الکلام۔ ترجمہ ارشادات حضور لارڈ کرزن بہادر۔

مکتوبات لارڈ کرزن۔ از پنڈت رتن ناتھ در۔